بعونه خداوند زمین و زمان این نسخهٔ عجیبه ۱۸۷۵ء

بوقت محمود و ساعت سعیده ۱۲۹۲ھ

والا اقتدار ۱۲۹۲ھ نواب میر علیمراد خانصاحب بهادر دام اقباله

سرو غیبی

مسمّی به

خیابان تاریخ

مؤلفه منشی سید محمد علی حیای آبادی مقیم ملک خیرپور ۱۲۹۲ھ

بمطبع منشی نولکشور در لکهنؤ حلّهٔ طبع پوشید ۱۲۹۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد اوس صانع حقیقی کو سزاوار ہے کہ جسکی وحدانیت کا پرتو ہر شے مین
نمودار عدد واحد و حروف کی طرح ہر قالب مین نہان ہے جو حرف اوسکی وحدانیت
کی بیان کثرت مین وحدت مستتر ہے ہر عدد اپنے طرفین کی مجموعہ کا نصف ہوتا ہے
شعر ہر رنگ مین ہے اوسکا جلوہ ہر سنگ مین ہے وہی شرارہ پھر ایسے
وحدہ لاشریک کی حمد اور زبان گویا ہیہات ہیہات مصرعہ زبان آفرین ستائش
زبان جل جلالہ و عم نوالہ اور نعت بے حد اوسکے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو شایان کہ جسکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک کا فرمان اوسیکے
نور سے زمین و آسمان روشن ہے اوسیکے رنگ و بو کا شور چمن چمن شان اوسکی
نہین خدا کی شان ہے احمد بلا میم کہا ایمان شعر خدا سے کب جدا ہے تو
اوسکا زبان حق سے سن مذکور اوسکا علی آلہ و اصحابہ اجمعین بعدہ کہ

یعنی حاکم عہد ہے کہ اولی الامر منکم سے آشکار ہے جو خاص و عام ہمارا ہے
وہ کون ہے خیر الناصرین امام المسلمین سرتاج روساے ہندوستان افتخار
امراے عالیشان نافذ الحکم واجب التعظیم صاحب حلم مالک دیہیم سکندر اقبال
فلاطون مقال دارا شکوہ جم بشکوہ عدل گستر نوشیروان سیر آفتاب آسمان حشمت
ماہتاب چرخ شوکت امیر ابن امیر رئیس الاتدبیر محب آل رسول جہان جہان
امیر کبیر نواب میر علیمراد خان صاحب بہادر دام اقبالہم الی
ملک خیرپور رسندہ کہ جسکی سخاوت نے حاتم اور حاتم کی سخاوت کو گم کر دیا
بلکہ اوسکی گرمی بازار کو سرد کر دیا قطعہ یہ سخاوت ہے کہ بحر و دشت مین جاری ہے فیض
کاسۂ گل کی طرف دیکھا تو زر سے پر ہوا ❊ پھل صنوبر مین نہ تھا آخر اوسے بھی برملا ❊
ہاتھ پھیلانے صدقے اوسکو حاصل زر ہوا ❊ شجاعت کا یہ حال کہ گو رستم
بہادر جہان کا تھا لیکن اوسکے خوف سے کوے جہان کا تھا اسکے ارادہ کا نام و نشان
کہ دشمن کے سر پر موجود ہے اسکی ہیبت سے آتش دود قطعہ یہ شجاعت کا ہے
عالم آب دشمن ہو ہلاک ❊ واکیا مرجان نے پنجہ جوان آخر تر ہوا ❊ پنجہ شہرا
سامنے اوسکے نہ کوہستان کبھی جھک گیا دیکھ اوسکو نا و نہ ہوا خنجر ہوا ❊
عدالت کی یہ صورت کہ زبردست اور زیردست دونو برابر ہین بلکہ زبردست
زیردست سے کمتر گو ظاہر ہین ایک ہی صورت لکھتے ہین اسمین ایک یا اوسمین
دو نقطہ لکھتے ہین قطعہ مجال کیا ہے کوئی سر اوٹھائے نخوت سے ❊ فلک
بھی تو جھکے یہانتک زمین ہو جاے ❊ خبر ہو جو یہ اگر اسکے تیغ غفلت مین ❊
تو سرزنش اوسے گلگیر سے وہین ہو جا ❊ شوکت کا بیان خامہ بریدہ زبان

کیونکر ہو گنج کا شمار نہ لشکر کا حساب جو تھے ہی لا تعداد اور لا جواب ہے ربع سکونکا انتخاب ہے فیض اوسکا عالمگیر ہے فیاضی مین بے نظیر ہے شہرت اوسکی عالم مین گنج گنج ہے ہر چند کہ جویا اس گلشن مین سے مگر اوسکا نوا سنج مہد لعلیخان زکی سننے والی لکھنو کے اوصاف مین بارہ شعر کہے خلعت جاگیر و فیل سے ممتاز ہوئے جویا نے علی قدر مراتب وہ کچھ کہا کہ جسکے جلدو مین عمر بھر کو آزاد ہو گیا اور کیون نہو کہ اوسکی ذات فیض آیات مشہور جہات ہے اس رسالہ بے بہا کو اوسکے نام نامی پر تالیف کیا ہے اللہ تعالی تا قیام قیامت مقبول عام کرے جہان مین اوسکا نام کرے اب جویا چند اشعار مخاطبہ سے زبان کو گویا کر حق گذاری ادا کرتا ہی ہذا

تو وہ سخی ہے کہ جسپر تری نظر ہو جائے — اگر گدا ہے تو وہ شاہ بحر و بر ہو جائے
یہ انتظام کا عالم ہے تیرے عالم مین — مجال کیا ہے بشر سے کوئی بشر ہو جائے
یہ خوف سبکو پیدا ہے تیری ہیبت سے — کہین نہ آب مین تر دامن گہر ہو جائے
چمن مین زر سے لبالب ہین جام گل تجھسے — نگاہ تیری ادھر سے اگر ادھر ہو جائے
نہال فیض سے تیری ہے خلق برخوردار — ترے کرم سے صنوبر مین کیون نہ بر ہو جائے
زمین کی طرح نہو چرخ کی شکایت تجھے — زمانہ اسکے ادھر سے اگر ادھر ہو جائے
رئیس ابن رئیس و امیر ابن امیر — گدا کو شاہ کرے تیری گر نظر ہو جائے
ہمیشہ دہر مین اقبالمند تو رہوے — خدا کرے ترے قبضہ مین بحر و بر ہو جائے

الہی جب تک گلشن چرخ پر گلہائے اختر کھل رہے ہین ممدوح میر ہمیشہ گلخندان کی طرح خوش و خرم رہے اور عمر خضر اوسکو عطا ہو آمین ثم آمین یا رب العالمین

اظہار مدعای مؤلف

اس زمانہ مین کہ کمال سخن معدوم ہے بلکہ سخن گوئی معلوم اکثر ابنای زمانہ کو یہ گمان ہے کہ شاعری ایک فن آسان ہے اور باعث نام و نشان اور یہ غلط شاعری دشوار ہے اور نام و نشان کا ہونا شاعری پر مدار ہے بلکہ مبداء فیاض سے جسکا حصہ ہوتا ہے اوسیکو ملتا ہے ہر شخص لائق اس مضمون کے نہین ہے یہ ہر شخص کے واسطے موزون اگرچہ اس زمانہ مین ہر شخص کو دعوی ہے مگر بیجا گو جناب کو اسطرف توجہ کمال ہے جسکو دیکھو مخبط و خیال گر اصناف سخن پر کسیکو نظر نہین اقسام کلام سے ہرگز خبر نہین گل و بلبل کے مضامین کہ پیش پا افتادہ ہین اونکو زیر بر کرتے ہین شاعری پر مرتے ہین اور سخن آفرینی عبارت ایجاد سے ہے اور ایجاد جدت عنقا اب دیکھو تو کیا رہا مصرعہ حریفان بادہا خوردند و رفتند ۞ اب اقسام کلام مین کچھ جدت تاریخ گوئی مین رہگئی ہے اوسکی جانب کسیکو خیال نہین شاید انواع سخن مین اسکا ادخال نہین کہ فضول سمجھکر اوسکے جانب التفات نہین کرتے اور شاعری اسکا نام ہے کہ جملہ اصناف سخن پر ہمہ گیر ہو یہ نہین کہ ایک غزل گوئی اور وہی مضمون قدیم ہے یا اسکو نکما جانکر پرہیز کرتے ہین اور حقیقت مین اوسکی دشواری سے گریز کرتے ہین یہ عجز طبیعت ہے یا انکار شریعت شاعر کو اصناف سخن پر قادر ہونا چاہیے پھر ہر سخن کا نادر ہونا چاہیے اور تاریخ گوئی فنون شاعری سے ایک فن لطیف ہے کشف و الہام کا شعبہ ہے شریف ہے اکثر بکار آمد ہے نادر بیحد ہے دیکھو تو اعداد ابجد اسرار غیبی مین انوار لاریبی ہین اوقات سوانح جو مجہول ہین وہ اس فن سے معلوم ہوتی ہین

گزشتہ و وقائع جو مسئول ہیں وہ اس قیدین اگر مسئول ہوتے ہیں مگر جو جانتا ہے
وہی جانتا ہے — راز ہاست بسی محرم اسرار کجاست ۞ اور تاریخ کے معنی
وقت پیدا کردن ہے اسواسطے مادہ ہر وقت بنتا ہے پس شاعری عین تاریخ گوئی
اور تاریخ گوئی نفس سخن اور مادہ گفتار ہے مگر ہنا ہے شوارع تاریخ برنیاید تاریخ
برنیاید ۞ یعنے تا وقتیکہ پیچ برنیاید ۞ تاریخ برنیاید اور متقدمین سے اتبک جداگانہ
رسالہ اس فن کے ضوابط کا منضبط نہین کیا اکثر شائق اسکے جویا ہی رہے خصوصاً
منشی امید ان لعل منشی اور منشا رام مانتے کہ اس فن خاص سے مناسبت تام رکھتے
عدیم النظیر ہیں اکثر غزلین اور قصائد تاریخی لکھے گو عقدہ راقم سے کرتے ہیں مگر انکے
کلام میں چاشنی عجیبی ہے اللہم ازد فزد ولا تنقص محرک ہوئے کہ ایک رسالہ اس
فن خاص میں ایسا مرتب کر کہ مبتدی اوسکے قواعد سے واقف ہوں اور مصطلحات
اسکی ثبت ہوں کہ اکثر وقت انکی تحقیقات سے بحث کرنا پڑتا ہے چنانچہ انکی
تاکید سے اس ہیچمدان نے چند قواعد تاریخ گوئی کے اور کچھ مصطلحات
اوسکی درج رسالہ ہذا کیے اصحاب سے التجا ہے کہ سہو و خطا بمقتضائے بشری پاویں
بنظر اصلاح و مروت سے کریں کہ خاتمہ ہے محروم نفرمائیں ع ہر جا خطا است پیدا خطا

بیان حروف تہجی

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

تہجی بمعنی ہجے کرنا اور حروف مفردہ کو باہم ترکیب دینا اور حروف تہجی
الف با تا ثا کو کہتے ہیں اور یہ اٹھائیس حروف ہیں کہ ابجد کے سلسلہ میں
شامل ہیں اور عدد ان حروف کے حضرت آدم علی نبینا و علیہم السلام کو

اور بروایتے حضرت شیث پیغمبر علیہ السلام پر نازل ہوئے ہیں اور خلیفہ
ہارون رشید کے عہد میں اس ترتیب سے مرتب ہوئے یعنی الف سے
طا تک اکائی ہے نو تک بمراتب ہوتی ہیں اور یا سے صاد تک دہائی
نوے تک درجہ بدرجہ شمار کی جاتی ہیں اور قاف سے غین تک سیکڑہ
ہزار تک تصور کرنا چاہیے

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰

م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اور اس حساب کو حساب جمل اور حساب ابجد بھی کہتے ہیں اور ابجد میں ب اور
پ ب اور ٹ ت اور چ ج اور ژ ز اور گ ک اور ڈ د اور ڑ ر حکم عدد میں البتہ کہ
اگر ہمزہ شکل سے لکھیں گے کہ جیسا قائل اور یا کے عدد دیے جائیں گے اور
اسی طرح ب اور ج کو اگر بھ اور جھ سے لکھیں گے تو اونکے عدد بھی با اور
ہا اور جیم اور ہا کے لینگے تاریخ میں حرف مکتوبی کے عدد لیے جاتے ہیں
مگر بعض نے ترکیب فارسی اسمیہ میں صرف ایک الف لام کے ہی عدد لیے ہیں اور
اور لفظ صلوٰۃ میں اگرچہ بصورت وا ہے لیکن الف کے عدد لینگے اور ملفوظی جس طرح
آمدن و والفی میں اس طرح دو ہے اور لیے ہیں بھی دو یا ہیں اور جہاں ہمزہ
واقع ہوگا اور جس صورت پر واقع ہوگا اوسکے عدد لینگے اور بعض نے نہیں لیے
موقع شرط ہے۔ الفاظ کو صحت سے لکھنا چاہیے اکثر صاحب خورشید میں واو
بڑھا دیتے ہیں یہ ایجاد بندہ ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ جہاں تک ممکن ہو
قرآن مجید میں تاریخ تلاش کریں اور بعد اوسکے حدیث شریف میں ورنہ
ضرب المثل میں یا کلمہ صفت موصوف یا مضاف مضاف الیہ میں یا ایک لفظ

نکالیں ورنہ مصرعہ موزون بن کہیں اور ابتدا مین شعرا تاریخ ہوری کہتے تھے
چھ سو برس سے تاریخ منثوری نے زیور تجدد دیکھا ہے اور یہ ترکیب اعداد قدیم سے ہے
بلکہ قوم ہنود مین بہت روز روز کا عروج ہے پھر روز بروز آئین ایجاد ہوتا گیا

بیان تاریخ

جو چند حروف ایسے جمع کیے جاوین کہ جنکے عدد مطابق سنہ مطلوب کے ہون
اوسکو تاریخ کہتے ہین اور تاریخ کے معنی وقت پیدا کرنے کے ہین اور اوسی
مجموعہ کا نام مادہ ہے خواہ موزون ہو یا غیر موزون اور بہترین مادہ وہ ہے
کہ دلالت کرتا ہو واقعہ پر اور جب اسکی صراحت کرنی منظور ہوگی تو قطعہ یا نظم مین
تضمین کردینگے اور چونکہ مادہ قسم الہام سے ہے اسواسطے مقولہ ثالث لکھنا چاہیے
اور تاریخ اقسام بلاغت سے ہے اور یہ ذکر ہو چکا ہے کہ ہر واقعہ مین تاریخ کلام الہی
نکالنی چاہیے اور یا حدیث شریف یا ضرب المثل وغیرہ سے اب اونکی نظیر اقسام وار
ذیل مین لکھی جاتی ہے تاکہ دریافت ہو کہ اسطرح مادہ نکالنا چاہیے

مثال آیت قرآن شریف

تاریخ کتاب گلشن اخلاق کہ مولفہ مولف ہے الم ذلک الکتاب لاریب فیہ
1276
اسمین لاریب فیہ کا تخرجہ ہوا ہے کہ ذالک سے مراد اس کتاب سے ہے اور یہ تجانس لفظی ہے

یہ تاریخ انتقال گندا شاہ مجذوب کی ہے

کہ سن بارہ سو بیاسی مین رحلت کی تھی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
1282

تاریخ سفر خورشید سے

کہ مقام سبھے پور سے مراد آباد کو روانہ ہوا تھا فاللہ خیر حافظا
1282

تاریخ مرگ جمشید جی فارسی آتش پرست

کہ سن بارہ سو تراسی میں انتقال ہوا تھا اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون
۱۲۸۳

مثال حدیث شریف

راقم بیمار ہوا از بانفسہ بیاختہ کلا الدنیا سجن المومنین و جنت الکافرین
۱۲۸۷

مثال زبان عربی

تاریخ مسجد بنا کردہ مولوی فقیر محمد صاحب والائی بمقام جے پور بیدہ بیت الاسلام
تاریخ مسجد اصالت خان بندہ بیت السلام ۱۲۸۵
۱۲۸۴

مثال ضرب المثل

تاریخ ایک منحوس لکھی جو مسلی کہ مرتے ہیں سب بچہ ہوا تھا — مرگیا مردود نہ فاتحہ نہ درود
۱۲۸۸
تاریخ ایک متکبر کی کہ عہدہ سے برخاست ہو کر آدمی بن گیا معزول شد و بس معقول شد
۱۲۸۵
تاریخ ایک نابینا کی نکاح کی ہے کہ امیر بخش اوسکا نام تھا لگی اندھے کے ہاتھوں کیا سی بٹیر
۱۲۸۰
تاریخ طفلک مشتبہ کہ باپ اوسکا شیخ اور ماں بہتی تھی ماں بہتی باپ کلنگ بچہ اونکی رنگ برنگ
۱۲۹۰
تاریخ جنگ مرغان فوجدار خان کہ طرف ثانی کا مرغ بھاگا تو اوسوقت یہ کہا بول رے مرغی گکڑوں کوں

تاریخ ایک مرد اوراوسکے اسقاط ہونے کی — شیر کے موںھ کبھی لا لگی ۱۲۸۷
تاریخ اوسی شخص کی دوسری ہے — لومڑی کے بھاگون چھینکا ٹوٹ پڑا
۱۲۹۰
تاریخ طفلک پرورش یافتہ ہر قسم — بہ یانہ جوتا مرے سوتے نے دیا پوتا
۱۲۹۰
۱۲۸۵

مثال ایک لفظ کی

تاریخ جمعدار کرنسکان حکیم محمد سلیم خان صاحب ازرہ شہر جے پور — عزم فہم
۱۲۸۵
تاریخ مسند نشینی امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم خان بہادر صولت جنگ والی ٹونک کی فروغ
۱۲۸۴

تاریخ حضور صاحبزادہ افتخار الامرا افتخار الملک نواب محمد عبد الشکور خان بہادر فیروز جنگ کی عطیہ خطاب کی افتخار

۱۲۸۲

مثال مجملہ

صنعت موصوف جو یا مضاف و مضاف الیہ چنانچہ بنظر تحفہ اضافی کی ہے

تاریخ جناب ممتاز الدولہ نواب حاجی محمد فیض علی خان بہادر سی ایس آئی کے مکان کی

چو نواب فیض علیخان بہادر		مکانے بنا کرد در عصر فیض
سروش از فلک بہر سال بنا		بگفتا کہ چونہ بگو قصر فیض

۱۲۸۰

مثال مصرعہ موزون

تاریخ عطیہ جاگیر نواب محمد زین العابدین خان بہادر [illegible] جے پور کی

نواب کو علاقہ سرکار سے ملا ہے		تم بھی تو حضرت جو پاؤ اسکو مبارک کہو
تاریخ کی جو ہو مجھے [illegible]		جاگیر دی خدا نے وہ [illegible] مبارک ہو

۱۲۸۶

مثال لطیفہ

شہزادی [illegible] نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والی بھوپال نے ایک رسالہ لکھا تھا اوسکی آخر کے تین شعر لکھے جاتے ہیں اور باقی قصیدہ [illegible] کی نظم [illegible] تھی کہ یہ سہ شعر نظم مذکور کا تاریخی تھا

۱۲۸۵	بود تا کہ الٰہی [illegible] روش		گشت [illegible] ازین [illegible] رنگ لاکہ گلشن
۱۲۸۵	ز گلشن تا شود رنگ گل [illegible] بو		[illegible] گل بلبل غزل گو
۱۲۸۵	بود [illegible] تسنیم [illegible]	ایضاً	بر [illegible] شاہجہان شاہجہان جم

تاریخ مسند نشینی نواب [illegible] محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ والی ملک ٹونک کی [illegible]

زہے نواب فرخندہ جمال و صاحب حلم او		لواے شوکت و اقبال [illegible] افزون [illegible]
فلک [illegible] تا بود [illegible] جان [illegible]		بود تا آسمان سایہ فگن بر بارگہ [illegible]

۱۲۸۶

سرورِ علمی سی جایات [illegible]

ز فرمان تو آید آسمانہا بر زمین ار جا ہے	ہمہ عالم بود زیر نگین پاشہ جو با
۱۲۸۶	۱۲۸۶

مثال مثنوی

فقیر نے ایک مثنوی تہنیت مسند نشینی نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر [illegible] والی ملک ٹونک میں لکھی ہے کہ جسکے اشعار مجملاً ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور اسمیں یہ تکلف زیادہ ہے کہ ایک شعر میں سے تاریخ ہجری نکلتی ہے اور دوسرے شعر میں سے تاریخ عیسوی پیدا ہوتی ہے یعنی ایک شعر کا ہر مصرعہ ہجری ہے اور دوسرے شعر کا ہر مصرعہ عیسوی ہے وہو ہذا

ه خبر لیتا آ ساقی بہار — فدا دل سے ہے اور جان سے نثار
۱۲۸۶ — ۱۲۸۶

ع نہ دو دور سے ہے چمن غور کر — تری جنگ کی سے ہے شکایت مگر
۱۸۷۰ — ۱۸۷۰

ه نیا کر دے ساقی ترا راج ہے — مسرت نشان کیف تو آج ہے
۱۲۸۶ — ۱۲۸۶

ع پلا جاوے پیر مغان وہ شراب — کہ بہتر ہو شادی سے حال خراب
۱۸۷۰ — ۱۸۷۰

ه سخاوت کا رہے ہے تفاعلی نشان — مشتاق است آ اسے مرے مہربان
۱۲۸۶ — ۱۲۸۶

ع [illegible] ساقی تو ہے خدا — دو رنگ [illegible] فکر ہے ذرا
۱۸۷۰ — ۱۸۷۰

ه کہ ہے رنگ و بو [illegible] ٹونک کا — نشا جسمیں وہ خوب سی ہے پلا
۱۲۸۶ — ۱۲۸۶

ع سفر سے ہو [illegible] سیر خیال — خوش [illegible] جمال
۱۸۷۰ — ۱۸۷۰

ه [illegible] وقت ہے آب پی — رہے خورشید لیا سے ناب پی
۱۲۸۶ — ۱۲۸۶

ع خوشی سے ہوں آج وہ مثنوی — کہ عشرت میں ہم آپ ہوں ماہ سے
۱۸۷۰ — ۱۸۷۰

ه [illegible] کلام — پیا میں نے دریا سے عشق کا جام
۱۲۸۶ — ۱۲۸۶

ع وہ [illegible] خورشید [illegible] — کہ خورشید شرمندہ گل سے ہوا
۱۸۷۰ — ۱۸۷۰

صد عجب ہے آپ سے جو ہاے حکم
۱۲۸۶
رئیس معظم ہے نواب ٹونک
۱۸۷۰
زہے آسمان گشتہ فیروز ست
۱۲۸۶
چھپون لب سے ایک مطلع پیش خسرو
۱۸۷۰
شہنشاہ بہ سیم سند نشین
۱۲۸۶
خداداد حشمت ملی آپ سے سبھے
۱۸۷۰
زمانہ مین ہے فیض ایسا کہان
۱۲۸۶
ترے فیض سے آج عالم مین ہم
۱۸۷۰
تو عالم مین مشہور ہے پاک یم
۱۲۸۶
نظر کی نشتر جانب لالہ زار
۱۸۷۰
اگر سمت گل دیکھ لیا کبھی
۱۲۸۶
تجلی رخ سے نشین تاب حال
۱۸۷۰
دو سو سے شب ہو تا بلکہ قلم
۱۲۸۶
سخی و شجاع و حلیم و حکیم
۱۸۷۰
سہو و صفت دل پر شاہ زمان
۱۲۸۶
مین مشغول جان گلعذارین پل
۱۸۷۰
کہا تجو ہمالہ پہ ہر وقت ہے
۱۲۸۶
ہو نیا سے تجھے عیش و عشرت سدا

وہ ایسا جو خسرو ہی بولائے حکم
۱۲۸۶
بنیا جسکی جدت سے پہونچا ٹونک
۱۸۷۰
ہمایون براپن جشن امر ور شہ
۱۲۸۶
کہان تک رہے پائی خسرو سے در
۱۸۷۰
مبارک بشد سعادتیست این
۱۲۸۶
تری ہو یہ شوکت ملی ہے سبھے
۱۸۷۰
ہے دنیا مین مشہور تا آسمان
۱۲۸۶
ہوئی شکل جم کی بدل شکل غم
۱۸۷۰
کہ دنیا مین ہے تیرا دور کرم
۱۲۸۶
ہوا گل طبیعت مین باغ و بہار
۱۸۷۰
تو کر دیا گل سے بھی اول آ ہے
۱۲۸۶
لگا دستبکی نکہت گلستان کے شال
۱۸۷۰
اگر دیکھتا دیکھتا ہے وقت قلم
۱۲۸۶
خداوند بزم فیوض کرم
۱۸۷۰
کہ وہ مطلع نور اور یہ ثنا کی زبان
۱۲۸۶
صوت اگر راست ہے ہو متصل
۱۸۷۰
حکومت جوان ہو یہ ہر وقت ہے
۱۲۸۶
خدا تجھکو رکھے سلامت سدا

۱۸۷۰	مثال غزل کی	۱۸۷۰ع

تاریخ و مبارکبادی صحت جسم مبارک حضور لامع النور فیض گنجور مہاراجہ صاحب سری سوائی
رام سنگھ جی بہادر جی سی ایس آئی دام اقبالہم دا سے لکھی جی پور کہ اپنے وقت کا کسریٰ ہے
حلیم رحیم عادل ہیں ان کا دوسرا ہے نہ ایسا عالم میں یہی تعریف اوسکی کافی ہے
چند اشعار بطرز غزل کہے تھے کہ ہر مصرع اوسکا تاریخی ہے ۱۲۸۸ ہجری

چشم آنا جو روشن ہوئی دل شاد ہوا ۱۲۸۸ — فیض والا کا مرا ایک طالب امداد ہوا ۱۲۸۸
پھر ہوئی چشم تو سجانگی سب آدم بھی ۱۲۸۸ — کامت رزق کا پیدا یار دگر شاد ہوا ۱۲۸۸
دہر گرم سے ہوگا نہ کبھی پژمردہ ۱۲۸۸ — اس مسرت سے جو ای گل کوئی دلشاد ہوا ۱۲۸۸
کیوں اسکے لکھ کر کرتی ہی نرگس ۱۲۸۸ — سنکے آواز عطا [illegible] شاد ہوا ۱۲۸۸
چشم زخم اوسکے [illegible] چاہیے ۱۲۸۸ — جس مسرت کی ہوئی ہے کہ وہ ناشاد ہوا ۱۲۸۸
چاہیے اب سنان کا [illegible] دشمن کے لیے ۱۲۸۸ — بد خواہ جو شقی آپ ہی برباد ہوا ۱۲۸۸
قلب کرنے تیری نام کی [illegible] ۱۲۸۸ — کس [illegible] سے داد ہوا ۱۲۸۸
رام سنگھ جی کے [illegible] ۱۲۸۸ — گھر تو ہے ریاست کا [illegible] آباد ہوا ۱۲۸۸
لکھے اشعار [illegible] ۱۲۸۸ — لکھتے جو [illegible] عالم میں ہیں استاد ہوا ۱۲۸۸

مثال [illegible] کی
کسی کی مفارقت کی تاریخ ہے

پی [illegible] آرام بنا اب کاست کہوں [illegible] رام بنا جو [illegible] اولاد [illegible] جیادام بنا
اب کون [illegible] میں تربیت ہوں [illegible] جو [illegible] دن رات [illegible] نام بنا
۱۲۸۲ھ

مثال زبان سنسکرت
تاریخ انتقال پنڈت شیو دین صاحب راج [illegible]

پنڈت سے جو اس مکان کو چھوڑ افسوس … اور جا کے کیا عدم میں اپنا مسکن
یون ہید سے بھر سال نکلا اشلوک … تیادی شبہار آ در وپن کرتن ۱۸۶

مثال تاریخ پشتو زبان کی … تاریخ انتقال کالیخان لاہی

چو ہند آمد و رفت خان سوی خلد گشتہ الم جنان … کہ چشم اہل جہان شد سیہ بکشتن چو قلم جہان
چو بفکر بھر سنش شدم زار گشتہ صد بلند … وہی را شا گور اٹیا لیسیم بہین گفت سال وفات

مثال انگریزی زبان کی … تاریخ آمد مستر الفرڈ واسیم ۱۲۸۸

چون بیامد شفیق من آنوقت … شوق دل از وسے بے حد دیدم
بہر تاریخ مقدمش چو با … کم ہیر مستر الفرڈ و گفتم ۱۲۹۰

مثال پنجابی زبان کی … تاریخ ملاقات محبوب دلربا

جب نظر آیا مجھے وہ ماہ حسن … کیا کہون تب سے جو میرا حال ہے
یون کہا ہاتف نے جو با شاد ہو … نیو دے نظارہ اوسکا سال ہے

مثال زبان جیپور تاریخ وصال حضرت قطب وقت حق آگاہ میان خواجہ علیشاہ صاحب ۱۲۸۶

شکر لیے کہان دیکھیا مین اچھین یو رام کا پیارا … یوسیا سائکو نوانیان چہی کیہ جیپوا ان کا شی جہا
جو سمت اونکو یو جیسے تو یہی سب نے کہا جو با … جو بابا کیہون جہاری بہاری بیکنیہ تا شی جہا

مثال فقرات نثر ۱۲۸۶

مجھے جو رئیس نواب محمد ابراہیم علیخان دام اجلالہ امیر بہادر سے بہادر صولت جنگ
والی ملک ٹونک سوا و محمد آباد معروف ٹونک ۱۲۸۶ شکر صد شکر جو و آلہی بجا لاؤن ۱۲۸۶ ۱۲۸۶
کہ خدیو دنیا مسند نشین ہوا ۱۲۸۶ تمام عالم کو مژدہ ہمایون مبارک ۱۲۸۶ ای قدر دان سخنور
جو تو شاہ ابراہیم شاہ ۱۲۸۶ مین آج ظہور سی ہون ۱۲۸۶ مجھکو تو عالم مین قدر دان مادہ کم ملیگا ۱۲۸۶

۱۲۸۶ ۱۲۸۶ ۱۲۸۶

اور بادشاہ زمین کو ایسا شاعر یہ تاریخین   اور یہ مثنوی شاہ موسوم کہ مدح امیرش لکہا
امیدوار کہ قبول دولت زیبا فرمای جاوین   باوجود اس محنت شاقہ کی نام جو کو اوکی
مدحت سرا کو آج اوسکی گویائی کی مراد ملی

بحضور نواب امیر میر علیم اوخان بہادر والی ملک خیرپور سندہ دام اقبالہم

بنام ذوالجلال شاہ دو کون   حمد واحد و نعت حبیب پاک دشوار سمجھ کے
اب مین مدعاے دل ارقام کرتا ہون   عجب طرح کی قسم کا کام کرتا ہون
اول غور کیجیے   اور پسند طبع زیبا سے جو پاکو داد دیجیے گو کہ تعلی بھی شاعری کا نام ہے
پر بیان راست نگاری کا کام ہے   گو یہ خاکپاے بوتراب   جو پاے خراب و دل بے تاب
ہر چند خوشہ چین احباب کا ہے   لیکن شاعر بے عدیل کی ہمتا ہے اور کیون نہو جو پا اوسکا مدحت سرا
جی ہے   جسکی یاد مین سرشت آب و گل ہے   وہ کون ہے اب حضور عالیجناب خداوند جاہ جلال
شعر سخی و شجاع و بہادر رہے اب بہ جہان مین ہے کہ جسکا لقب ہے یعنی شاہ شاہان دوران
میر علیم اوخان زیبا اوج   امیر بہادر بے بہادر شیر فوج حاکم ملک خیرپور سندہ

دیگر بنام سررشتہ دار الہی

منشی ضمیر علی صاحب کو جناب منشی صاحب مخدوم   رقعہ الطاف مرقعہ نور خیابان
جب وہ تاریخین کہ جناب نے میری طرف سے بجا ارقام کی تھین دیکھین بار سے نہایت خوب
جی کو مرغوب   آج ضعف دل کی سبب سے مین یہ چاہا کہ کوئی سے شے تقویت
جو قلب زار کو بخشے   یعنی آج تو چوپا مثل حلواے سیدی کا آخر نفیس بکوا کر کھایا
وہ حلواے تند رنگ جوش لایا   آخر بیمار پڑ گیا   کل تو آپکا چوپا سواری اسپ کا جو بیا تھا
آج تو بادیا ہوا اور وہ سے بھی ڈرتا ہے کہ گر نجاے   ابھی آرام ہوا حاضر ہوا

احبابِ خاطر پاک جمع فرمایئے اب سوا تسلیم کی کیا گذارش کیا جا تا ہے لہذا بعید پرواز سیر لبالب محمد علی

بجناب افتخار الدولہ فخر الملک نواب محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ مدالہا مِ ریاست ٹونک

قدر دان نایب سکندر سلامت پرورانہ خاص بحر اساس کہ آں شتاب الحصول بحر ارج
و فانوس قالب جاں انشعِ زیبا نور سفر سہ شیم مہ حصول و کہل ما و دیدہ حصول گردید
اعنی ہر بس حسیم با طبید رسید از نوید با صحت طبیعت متعدس گلشن گلشن گلی انبساط شد
و چمن چمن نشاط طبیعت ما کردید حکیم ہادیٔ مطلق نواب با العصمت اثر دوام انجح مسرت ہم گرد
چند قطعات شکر سے کی جو شنو دی او ارسال شد امید کہ قبول احکام شوند سہم شہر شوال سنہ ہجری

مولصفہ محمد علی

رسالہ حالات مہاراجہ کھانڈو راؤ والیٔ بڑودہ

کہ حکایت سنجی با دل دریا دل تعویق اعتقاد و نیک نہاد سے بیان ہوا کہ بعد انتقال
آگ میں بھی سے نکلے اور یہ سب حال سال وبکا سیکھن درج ہے اور تمام رسالہ میں
فقرات تاریخی ہیں مشتے نمونہ از خروارے دو تین فقرے لکھے جاتے ہیں
بسم اللہ الاول العظیم حمد اوس خدا و برحق کو روا کہ جسنے خلیل کو نمرود کی آگ سے بچا یا
و قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم کہہ دیا

اقسام تاریخ

اور یہ بیان سب قسم کی تاریخ کا ہو چکا ہے اور ہر طرح کی تاریخ واسطے معائنہ کے
لکھی گئی اب اقسام تاریخ کا بیان کیا جاتا ہے کہ تاریخ کی کتنی قسم ہوتی ہے واضح ہو
کہ تاریخ کی تین قسم ہے کامل زائد ناقص اب خیال کرنا چاہیے کہ اقسام مذکورہ

کوئی تاریخ خارج نہیں سمجھانے کو واسطے ہر ایک کی نظیر ذیل مین لکھی جاتی گی یاد رکھو کہ کامل اوسکو کہتے ہین کہ جسمین کمی و بیشی کو دخل نہو یعنے سنہ مطلوبہ سے عدد زیادہ اور کم نہون جسطرح اس تاریخ مین کہ نواب محمد زین العابدین خان فوجدار شہر جلیسر کے واسطے لکھی تھی

سلامت رہے تو قیامت کے دن تک	نہو تیرے احباب کا بال بانکا
یہ سال تاریخ کر عمر بن جو پایا	مبارک ہو دن آج عید اضحی کا

۱۲۸۶

اور زائد وہ ہے کہ تعداد سنہ مطلوبہ سے کچھ عدد اوسمین زیادہ ہون اور مصرع اول مین کسی کنایہ سے اوسکو کم کردین اور اس فعل کو تخرجہ کہتے ہین جیسے اس تاریخ مین کہ جناب بیگم صاحبہ جنت آرامگاہ بنت نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رامپور کی انتقال کی ہے

بیگم مریم زمان ہے بجا با حیا بود افسوس گشت بسر حیا بگو تاریخ فخر زیب النسا بود افسوس

۱۲۸۶

اس تاریخ مین آٹھ عدد زائد تھے اسواسطے مصرع اول مین کنایہ سر حیا سے کہ حا ہے کم کر دیا ناقص وہ ہے کہ اوسمین کسی قدر عدد کم ہون اور مصرع اول مین اوسقدر عدد بڑہائے جاوین اور اس فعل کو تعمیہ کہتے ہین جیسے اس تاریخ مین تاریخ وفات شیخ امان اللہ کے

صد حیف کز آن یگانہ دہر ٭ تشریف بخلد در ربودستا ٭ سال از سر او گفت ہاتف ٭ کیتا بانضمام سنہ بودہ

۱۱۹۱

اس مادہ مین ایک عدد کم تھا سر آدے سے کہ الف ہے پورا کیا گیا

بیان تعمیہ و تخرجہ

تعمیہ اوسکو کہتے ہین جو مادہ مین کسیقدر عدد کم ہون اور کسی کنایہ سے اوسقدر عدد مادہ مین شامل کیے جاوین اور تخرجہ اوسکو کہتے ہین کہ جو مادہ مین کسیقدر زائد عدد ہون اور کسی کنایہ سے اوسقدر عدد مادہ سے کم کردیے جاوین لیکن تعمیہ اور تخرجہ دونو سے زیادہ معیوب ہے البتہ اوس حالت مین کہ کسی خوبی سے

داخل کیا جاوے تو اوسکا مضائقہ نہین بلکہ حسن مین شمار کیا جاتا ہے جیسے
اس تاریخ مین کہ محمد مظفر خان کرم کی انتقال کی ہے

گیا جنت کو جب وہ شاعر افسوس — کہون کیا غم ہوا عالم کو از حد
کہا ہاتف سے مین نے سال جو پایا — ہوا بیجان مظفر خان احمد
۱۲۱۸

لفظ خان کو نام سے خارج کیا گیا تو سنہ مطلوب برآمد ہوئے

بیان اقسام کنایہ تعمیہ و تخرجہ

شاعرون نے تعمیہ و تخرجہ کے چند اشارہ مقرر کیے ہین اونپر قیاس کرکے عمل کیا جاتا ہے

سر یا پہلے لفظ کو

ابتدا + اول + لب + دست + چشم + رخ + دہان + دندان + روی + زبان + بینی + پیش + شاخ + نیز کہتے ہین

حرف دوم کو

دوم اوسط میان کمر ضمیر دل قلب جگر شکم کہتے ہین

حرف سوم کو

سوم انجام پس پاے اصل پایان انتہا حد کہتے ہین

مثال لفظ ابتدا

تاریخ تشریف بری حضور لامع النور برادر دورہ بطور شکار حضور نواب صاحب بہادر ملک الامصر حیدرآباد

گیا نواب جو دورہ کو جو پایا — تو بیٹھین کوئی کر اور حال کھدے
ہوئی ابتدا ہی سے الم کچھ — خدا محفوظ رکھے سال کھدے
۱۸۷۴

ابتدا سے الم حرف الف ہے اوسکو کم کیا تاریخ حاصل ہوئی

مثال لفظ اول

[illegible]

تاریخ ولادت فرزند احمد جان استاد

ہو مبارک آپکو استاد احمد جان پسر یہ صدا دل سے وہی ہاتف نے جو پایا سال		مہر طلعت ماہ صورت اختر برج صفا آفتاب آرزو سے ماہتاب مدعا

ہاتف کا اول حرف ہا ہے اسکو شامل کیا ١٢٨٢

[illegible]

مثال لفظ سر

تاریخ روزگار نوار حسین تسلیم

تسلیم چو روزگار کرد تسلیم ٭ تاریخ زغیب زد دل آمد ناگاہ ٭ از بعد ہزار بر سر گر سال ٭ برخاست تسلیم آب بدیا للہ

١٨٦٢

مثال لفظ لب

تاریخ انتقال محمد مظفر خان کرم

[illegible]

سر شد دل از ذوق شعر حریفا ٭ شد زریخ و درد کرم سینہ چاک ٭ از لب چو یا شنیدیم سال آن ٭ بود کرمی سخن آہ کرم بالک

١٢٨٥

مثال لفظ دست

تاریخ نکاح ثانی خود

[illegible]

مل گیا اوس سے جسکا جو یا تھا ٭ رنگ لائی مری ہنر مندی آج ٭ دست دل نقد آرزو سے بھرا ٭ خوش ہو جو پائی سری حق

١٢٨٦

مثال لفظ چشم

تاریخ مثنوی مولفہ نواب مہر او بیگم صاحبہ بنت نواب یوسف علیخان بہادر

[illegible]

کیا مثنوی لکھی ہے بیگم نے ٭ رشک گلشن ٭ جان بخش روح افزا جان چمن گویا ٭ کھول آنکھ انیسی بلبل یوں چھچہے میں آئی ٭ مرحبا مثنوی کا تاریخ ہیں یا

١٢٩٤

[illegible]

مثال لفظ رخ

تاریخ انتقال بیابیں لاولد کہ باوجود ثروت ولیر داغ سے گیا

سر صرصر کی گردید دو ٭ خشک شد یکہ و دانہ دو الاں ٭ زنگ تاریخ از رخ گل پیدا ٭ رفت از دہر نامراد بیاکر

١٢٩٧

مثال لفظ دہان

تاریخ حکیم احسن اللہ خان

احسن اللہ خان طبیب اجل ؛ جان بجان آفرین سپرد افسوس ؛ از دہان ال این چہ آمد بہ ؛ وا سبکے العراط وقت ہرو افسوس
۱۲۹۰

مثال لفظ دندان

تاریخ کتخدائی منیر بخش کلاونت نابینا

خوش ہوا ہے منیر نابینا ؛ ملی عورت بھی اور زر کا ڈھیر ؛ کل کہا ہے ایسے لنت کہتی ہیں ؛ آگئی دندیہ کے ہاتھ ہوٹ بٹیر
۱۸۹۲

مثال لفظ روی

تاریخ عطای تمغہ نواب ممتاز الدولہ بہادر محمد جعفر علیخان مدارالمہام ریاست جاورہ

جب ملا تمغہ خسرو ہند سے ؛ اشتہارات آئے کا تمغہ ہوا اعلا ؛ ملے لیکے سیر اور ... نکلی ابھی ؛ تصرف روی ابھی سے کہا ... اترا وہاں
۱۲۸۷

مثال لفظ زبان

تاریخ فرزند پیر بخش

اوس خضر حج کو جو وسی کی ؛ بیٹا ابو الطفل ہو سیا ؛ کہا اپنی زبان سے یہ جو یا ؛ ہو سعید کل سے آج آیا
۱۲۸۱

مثال لفظ بینی

تاریخ ایک کسبی کی ناک کٹنے کی ہے ہرا وسکی شناخت عطا علیخان کی

ایک رنڈی کی اوسکے ہمجولی ؛ کاٹ لی ناک حقا کر ؛ تب تو بنی یہ ہے ان کی ہیں کمو الی آشنا سکی
۱۲۹۵

مثال لفظ پیش و پا

تاریخ رسالہ حالات ریل مولفہ منشی امداد علی امداد

کچھ نہیں لکھا اگر تو لکھا ؛ زرا میں سیر کیا اگر کا ؛ کیا کہوں تاریخ اوسکی میں بھلا ؛ پیش پا افتادہ ہے منزل ریل
۱۹۲۲

مثال لفظ شاخ

تاریخ ولادت برادرزادہ عبد العلی طول عمرہ

کیا کہوں کسقدر ہوئی فرحت		جب ہوا میرے بھائی کے لڑکا
شاخ سے دی صدا ہزار نے یوں		ہے گل باغ آرزو جویا

۱۲۸[illegible]ھ

لفظ دوم سوم اوسط

تاریخ انتقال نواب میرزا اسد اللہ خان غالب و نواب مصطفیٰ خان شیفتہ و مظفر خان گرم و مرزا رحیم بیگ سرور

در یکے سال زگیتی رفتند		غالب و شیفتہ و گرم و سرور
آنکہ در ہمہ اصناف سخن		چون سخن در ہمہ گیتی مشہور
سال تاریخ اگرے خواہی		ہمہ این چار حریف مسطور
اول و اوسط و ثانی و سوم		گیر ازین ہر ہمہ نام مغفور
باز ترکیب بدہ تا شنوی		فرد و مغفرت شان زغفور

۱۲۸۶

مثال لفظ شکم

تاریخ ولادت طفل مشتبہ از بطن عورتے کہ دو شکم داشت

شبہہ کا فرزند جب پیدا ہوا ایسا ہی شکل کا تھا ہر ایک ہوش تھا دنگ کا پیٹ دو سی شبہہ میں مشترک کو تو کہا [illegible]

۱۲۸[illegible]

مثال لفظ ضمیر

تاریخ والی ٹونک

شدہ نواب بر تخت ریاست * زمانہ از خوشی گوید مبارک سال ضمیر از دل آمد تاریخ [illegible]

۱۲۸[illegible]

مثال لفظ دل

تاریخ انتقال عورتے کہ بر سر مزار کندہ ہے

بگل قبر این گزینہ نہادہ بہر ملک عدم رسید ازدل اگر پرسی تاریخ * رحمت حق بر این مزار بود

۱۲۸۰

مثال لفظ میان

تاریخ انتقال پہلوان

[illegible] ہوں میان فلک سے آئی صدا پہ رستم عہد مر گیا افسوس

۱۲۸۴ھ

مثال لفظ جگر

تاریخ انتقال محبوبہ ولطف [illegible]

[illegible] جگر فگر داغدار ہوا خلق سے [illegible] گیا جو بیاہ

۱۲۸۱

مثال لفظ قلب

تاریخ تکمیل [illegible] جناب شاہجہان بیگم والی بھوپال

چو [illegible] بیگم [illegible]	بادل [illegible] گفت جو باغ [illegible]

۱۲۸۵

مثال لفظ کمر

تاریخ انتقال پہلوان دیگر

[illegible] زور کی [illegible] کمر [illegible] رستم گیا تاریخ ہے

۱۲۸۶

مثال لفظ انتہا

[illegible]	در دنیا بہشت زجہان طرح کرم انداختہ
[illegible]	شاہجہان بیگم [illegible] حسیں [illegible] انداختہ

۱۲۶۶

مثال لفظ صد

[illegible] گفت [illegible] عالم آباد گشت بردریا

۱۲۸۵

مثال لفظ پس

تاریخ [illegible] نواب [illegible] خان [illegible] ریاست ٹونک

سما سکتا نہ تھا جامہ میں اپنے	خوشی سے کیا کہون کیسا ہوا حال
بس شادی یہ جو دی ہاتف نے آواز	مبارک ہو [illegible] کی بیاہ سال

مثال لفظ پایان

تاریخ ضرب پای منشی محمد علی خان رشیدی

ای منشی شد شکستہ [illegible] پای [illegible] تاریخ [illegible]

مثال لفظ اجل

تاریخ افتادگی درخت [illegible]

کیا [illegible] کا تھا ہاتف [illegible] گیا [illegible]

مثال لفظ انجام

تاریخ رحلت شیخ بشیر الدین

لی جو رشوت تو [illegible] حاکم [illegible] ہوا [illegible] گیا [illegible]

طریق استخراج مادہ

واضح ہو کہ لفظ ہست و باشد و گو و گفت و غیرہ مستعمل ہے کہ واسطے [illegible]
مادہ میں ایسے لفظ داخل کرنے چاہیئں اور جہان تک مناسب ہو تعمیہ اور تخرجہ سے
مادہ کو علیحدہ رکھیں اور الفاظ شستہ و رفتہ لائیں [illegible] بچائیں اور جب
کسی تقریب کا مادہ نکالنا منظور ہو تو پہلے اوس تقریب کو [illegible] کہ تہنیت کے
واسطے ہے یا تعزیت کے لیے پاس تقریب کے [illegible] الفاظ [illegible] خواہ نثر
ہوں یا مصرعہ موزون میں اور اگر الفاظ [illegible] دوسرا لفظ
موافق کمی بیشی کے تلاش کریں مثلاً شادی کا مادہ [illegible] تلاش کرنا ہے

تو لفظ شادی کو لکھا اوسکے عدد لیں ۳۱۵ ہوتے ہیں اب دوسرا لفظ اسیطرح کا ڈھونڈنا چاہیے کہ جسکے عدد موافق کمی سنہ مطلوبہ کی ہوں وہ لفظ عشرت ہے کہ جسکے عدد ۹۷۰ ہوتے ہیں باہم جمع کیا تو بارہ سو پچاسی ہوے اور یہی مراد تھی غرض شادی عشرت مادہ ہاتھ آیا اسیطرح جس تقریب کی تاریخ نکالنی ہو خیال کرکے نکالیں اور تقریبوں کے سمجھانے کے واسطے چند تاریخیں مثالاً لکھی جاتی ہیں اونکے پڑھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک تو تقریبوں کی اقسام دریافت ہونگی اور دوسرے یہ معلوم ہوگا کہ ایسی تقریب میں اس قسم کے الفاظ آتے ہیں ہر طرح کی آگاہی ہوگی اس لئے ذیل میں چند اقسام تقریبوں کی لکھی جاتی ہیں اونکی نکات اور کنایات کو بغور معائنہ کرنا چاہیے

مثال تاریخ ہاے شادی

تاریخ کتخدائی جناب فخر الامرا افتخار الملک نواب محمد عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ مدار المہام ریاست ٹونک

چون ازین کتخدائی فرخ	همه خرسند و شادمان گشتند
سال تاریخ ناظم جویا	این سه مهر هم مکان گشتند

تاریخ کتخدائی ولیعہد والی رامپور

ولیعہد گرامی پایہ نواب	کہ راند رامپور از وی کف
با دامان مبارک کتخدا شد	لب آفاق شد وقف ترانہ
بسال جلوس او من نیز جویا	نوشتم بود جشن خسروانہ

۱۲۸۷ھ

ایضاً

شادی ہوئی شہزادہ کی پہنچا ہوئی ایسی خوشی	زہرہ کہیں ہے رقص میں اور جو بادہ خوشی سے
ہاتف نے [illegible] سے جو یا غیب تجکو فکر	ہے وصلت شمس و قمر اور یہی ہے اسکا سال

تاریخ نکاح ثانی نواب محمد زین العابدین خان عرف حیدر شہر جونپور

آج شادی ہوئی نواب کی وہ ——— جس سے سب دل ہی خورم ہین آج
بہر تاریخ کہا ہاتف نے ——— ماہ و خورشید دو باہم ہین کہو
۱۲۸۶

تاریخ شادی صاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے صاحب برادر زادہ نواب صاحب موصوف

ہوئی جبکہ شادی تو فرحان ہوئے سب ——— زمانہ مین ہر سمت عشرت کا سامان
پئے سال ہاتف پکار افلاک سے ——— ہو مژدہ بنا دولہا احمد رضا خان
۱۲۸۷ھ

ایضا

کہون کیا کہ کیا شکل او سدم بنی تھی ——— بنا جبکہ دولہ یہن تاج جوڑیا
پئے سال خوش ہوکے ہاتف پکارا ——— پیارا سہے احمد رضا آج جوڑیا
۱۲۸۷ھ

تاریخ نسبت علی محمد

نسبت مہہ ربان من گردید ——— شد مسرت کمال اے جویا
گفت ہاتف برائے تاریخش ——— خواستگاریست سال اے جویا
۱۲۸۸ھ

تاریخ مجہ رو سیاہ سراپا گناہ کی نکاح کی ہے کہ برباد ہی گئی آبادی آئی ہے ممنوعات شرعی تائب ہوا احکامات پر صائب ہوا

خدا نے پہیر کیا گہر اپنا آباد ——— چمن مین میرے بہی ہے رونق سی
کہا بلبل نے بہر سال جویا ——— صبا آئی خزان گلشن سے چلدی
۱۲۷۱ھ

مثال تاریخہائی تولد فرزند

تاریخ تولد فرزند ارجمند سید جمشید علی جم برادر راقم

چون جمشید علی سید حق داد ——— دل من شاد باکبست خوش شد

گفت ہاتف ... ز ... خوشی … سال تاریخ او بلند اختر

۱۲۸۷ھ

ایضاً

شد چو ... ز ... پیدا ... … در جلالت صورت مریخ شد
چو ... نام ... گشت … زو ... تمس انجمی تاریخ شد

۱۲۸۷ھ

ایضاً

شد چو فرزند ... پیدا … در جہان تا ابد نکو باشد
سال تاریخ حضرت ... … ... آرزو باشد

۱۲۸۶ھ

ایضاً

حق ... داد امروز … چون نکو ... شود برخوردار
... سال ... … الخ ... گفتیم ... برخوردار

۱۲۸۶ھ

تاریخ ولادت صاحبزادہ میان عبدالصمد صاحب

ہوا فرزند ... مبارک … ... با حسین ... نام
... خوش ... … تو میر افضل حسین ...

۱۲۸۹ھ   ۱۲۸۹ھ

تاریخ ولادت فرزند

جب ... پیدا ... … بے انتہا فرحت ہے اور ...
تاریخ ہے ... نام ... … خورشید علی ... منظور ...

۱۲۸۸ھ

تاریخ تولد فرزند ... تاریخ نورالدین

۱۲۸۸ھ

ہوا ... بیٹا مبارک ... … خوش اس ... تاریخ ...
کر ... سال ... … ظفر علی ... تاریخ نام ...

۱۲۹۰ھ

سہو کتابت میں ہے خیابان تاریخ

تاریخ تولد دختر نیک اختر نو جیہ رضا بہادر

جبکہ نواب کے ہوئی دختر	خوش ہوئے اوس سے کمال کہو
کیا نکالا ہے مادہ جویا	نیک دختر ہے اسکا سال کہو

یہ تاریخ بھی تولد فرزند ارجمند نواب صاحب ممدوح کی ہے ١٢٨٤ھ

جبکہ نواب کے ہوا بیٹا	گلستان کا جو آج سبزہ و رستہ
یوں کہا ہے سال ہاتف نے	اوسکی تاریخ نیک اختر ہے

یہ تاریخ بھی نواب صاحب موصوف کی دختر کی ہے کہ جو سر محل تولد ہوئی ١٢٨١ھ

ماہرو دختر عجب پیدا ہوئی	آگئی گویا بدل سے زہرہ شکل
فکر کیا کرتے ہو جویا سال کی	تو سنو تاریخ ہے فرخندہ شکل

١٢٨٩ھ

ایضاً

جو پیدا ہوئی دخت گلرو تو جویا	عدم کا کھلا سب یہ راز نہفتہ
کہے سال بلبل ہوئی چہچہ زن	گل جعفری و اہا ہے شگفتہ

١٢٨٩ھ

تاریخ ولادت دختر شیخ غلام مہدی

کی عنایت جو خدا نے دختر	روشنی سارے جہان میں کی
کہا یوں تاریخ لکھی ہے جویا	صبح امید غلام مہدی

تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب صاحب بہادر دام اقبالہ

مہاراج کو حق نے بیٹا دیا	درخشاں ہوا ماہتاب سپہر
کہے سال جویا کو بے تکلف	ہوا ہے طلوع آفتاب ریاست

١٢٨٥ھ

ایضاً

پیدا شدہ آن مہ ریاست جویا	شد شادازان تمام عالم اوجم
تاریخ بہ بسمتم آمدہ از بحسبہ نکو	نو گوہر شاہوار دریاے کرم ۱۲۸۵ھ

ایضاً

جبکہ فرزند ہوا راجہ کے	ماہ شعبان تھا اور دن اتوار
خوب ہاتف نے کہی ہے جویا	اوسکی تاریخ خجستہ اطوار

تاریخ تولد فرزند ارجمند نواب محمد زین العابدین خان فوجدار دار السرور ... ۱۲۸۵

دیا حق نے فرزند نواب کو	ہوئی ہر طرف سے سلامت مبارک
سے سال جویا یہ کر عرض و لئے	تجھے گوہر بحسبہ حشمت مبارک

تاریخ تولد فرزند ارجمند بابو ہر شنکر رئیس بنارس

نسافت نیر اعظم سواے این خورشید	فلک ز مشعل مہ شد مثال او جویا
سروش گفت ز گردون برای تاریخش	چراغ خانہ اوج ست سال او جویا

تاریخ تولد فرزند ارجمند حضور نواب میر علی مراد خان بہادر والی خیرپور سندھ

جب دیا نواب کو حق نے پسر	دل ہوا اوسکی خوشی سے باغ باغ
یون کہا ہاتف نے بحسبہ سال خوش	ہے یہی جویا امارت کا چراغ

تاریخ تولد فرزند رئیس بھرتپور یعنے مہاراجہ بھرتپور ۱۲۷۳ھ

شد چو آن خورشید علوت مہر ...	از فروغش گشت روشن یک جہان
گفت ہاتف بہر تاریخش چنین	ماہ مشرق و غرب پیدا سال آن

تاریخ تولد فرزند مستقیم منور علیخان صاحب کمیدان ۸ پلٹن چہارم

چون منور علیخان را داد	حق پسر صورت قمر جویا

عمر او ہمچو عمر خضر شود — بخت او باشد از فلک بالا
یا الٰہی بعافیت داریش — وز بلاہای دہر دور اورا
پی تاریخ چون خیالم شد — ناگہان شد صدای خوش پیدا
از سر آسمان بگفت سروش — شد منور ستارۂ زیبا

تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب نواب محمد الرحیم علیخان انبہا در الی — ۱۲۸۴

شد چو پیدا آن مہ رخشان جود — گوہر تابان بحر پاک فیض
فکر کردم کہ تا جویم سنش — گفت ہاتف نیر افلاک فیض

۱۲۸۴ھ

تاریخ تولد فرزند میر احمد علی

داد چو فرزند خدا مصروش — نیر افلاک خوش اقبال گو
گفت زجو یابی تاریخ چرخ — شمع شبستان بنی سال گو

۱۲۸۵ھ

تاریخ تولد فرزند اکبر علی بیگ

حق نے دیا تمکو آج فرزند — شادی ہین اسکی میرزا ہو
تاریخ جو پوچھتے ہو مجھسے — مظہر علی بیگ نام رکھو

نیم کے تھانہ مین ایک بقال کے بندر کا بچہ تولد ہوا اسکی تاریخ — ۱۲۸۷ھ

ہوا بقال کے بندر کا بچہ — عجب مین جوان سے اور سب پیر
کہا ہاتف نے مجھسے بہر تاریخ — یہ بچہ ہے عجیب الخلقت ای میر

تاریخ تولد فرزند شیخ عبد الرحیم پسر لاڈا جیلوان — ۱۲۸۴ھ

ہوا عبد الرحیم کے لڑکا — جسکا تاریخ اوسنے مجھسے کہا
بے تکلف اوٹھا کے مین نے قلم — شیخ عبد الکریم نام لکھا

۱۲۸۷ھ

ایضاً

دیا پہلوان کو خدا نے پسر
جہان مین یہ سہراب ثانی ہوا

سبے سال تاریخ جو یا کہو
تولد ہوا آج رستم لقا

۱۲۸۷ھ

ایضاً

عبدالرحیم کو جو خدا نے دیا پسر
ہونے سے جسکے سب کو مسرت کمال ہے

ہاتف نے دی صدا کہ نکو نکلا اسقدر
روشن چراغ کلبہ جان اسکا سال ہے

۱۲۸۱ھ

تاریخ تولد فرزند سید امیر حسین

دیا اللہ نے پسر ایسے
میر صاحب کے جان و دل کا چین

ہے یہی نام اور یہی تاریخ
کیون نہ اسکو کہون نظیر حسین

۱۲۸۸ھ

تاریخ تولد فرزند پیر بخش

شد چو پیدا پسر بصد اعزاز
در چمن آمدہ گل امید

گفت از لب شنش ہمین ہاتف
غنچہ راج آرزو گردید

۱۲۸۷ھ

تاریخ تولد فرزند احمد حسن

بر آئی امید آج احمد حسن کی
کہ تھا ایک مدت سے وہ آرزومند

تولد کی تاریخ جو یا کہو تم
مبارک خدا نے دیا آج فرزند

۱۲۸۸

یہ تاریخ تولد فرزند ایک شیخ کی ہے کہ عورت فاحشہ سے تولد ہوا

داد فرزند حرامی شیخ را
حق ز نعل عورت خانہ خراب

کلک از سر سال مولودش نوشت
قطرہ منان گہر شد در خلاب

یہ تاریخ بھی اسی قسم کی ہے کہ ایک اہل اسلام کی کسبی عورت فاحشہ سے آشنائی تھی وہ سکی فرزند ہوا

سرور غیبی سے یہ فیضان یا آخر

چون بلند اختر قضا و قدر | آب زمزم بجاہ کعبہ ستان
گفت تاریخ مولدش جویا | شد میان سفال در غلطان

۱۲۷۰ھ

ایضاً

شد چو طفل از بطن آن ہمہ تن | سالہا از خامہ جویا چکید
اے زمین شور سنبل بر دمید | وز زخم گل گل لالہ دمید

۱۲۸۷ھ ۱۲۸۶ھ

تاریخ فرزند کسبی

جب ہوا فاحشہ کی طفل حرام | اک تعجب ہوا زمانہ کو
بہر تاریخ یون کہا سب نے | قطرۂ حیض ہے یہ طفل کہو

۱۲۸۱ھ

تاریخ تولد فرزند رئیس پٹیالہ

ہوا جو تولد وہ مقصود دل | بر آئی سب اہل جہاں کی امید
کہا مجھے ہاتف نے جویا یہ سال | ہوا وارث ملک و تاج و کلید

۱۲۸۹ھ

ایضاً

آج اللہ نے فرزند دیا راجہ کو | اس مسرت سے ہر اک غیرت گل شاد ہوا
یہی تاریخ اوسکی کہو بیساختہ میر | گھر نوے ریاست کا گھر آباد ہوا

۱۲۸۹ھ

ایضاً

تولد ہوا مہر چرخ حشم | یہ اہل جہان کو بشارت ہے آج
پے سال ہاتف نے جویا کہا | طلوع آفتاب ریاست ہے آج

۱۲۸۹

تاریخہای ترقی و مراتب

تاریخ عطای تمغہ نواب ممتاز الدولہ محمد فیض علیخان بہادر

باین عروج کہ حق دادا زو فور سرور — کہ ہر گدیست بسامان قیصر و فغفور
بفکر سال ہمایون اوج او گفتہ — سروش غیب بجو بامبارکی عروج

۱۲۸۷ھ

ایضاً

ہیں جسکے سخاوت کے یہ مشہور دو نو — جون مہر جہان میں سب صفت انکا ظاہر ہے
گردون سے صدا آئی تاریخ یہ کہہ جویا — نیر ہیں مہاراجہ نواب جیب اختر ہے

۱۸۷۰ء

ایضاً

چو تمغہ عطا کرد نواب را — شہنشاہ انگلنڈ دریا نوال
سروش از فلک بہر تاریخ جویا — ز ممتاز ممتاز شد گفت سال

۱۲۸۷ھ

ایضاً

مرتبہ اعلیٰ ہوا نواب کا — اوج ثروت پر یہ تمغہ دال ہے
غیب سے آئی صدا جویا یقین — تمغہ بہجت ہی یہ ہی سال ہے

۱۸۷۰ء

ایضاً

کیا خوب ہے زمانہ جو ہے سراج خوش ہے — اس عہد میں ہر اک کو اک ناز ہو گیا ہے
ہاتف نے یہ صدا دی جویا خیال کیا ہے — کہہ ہند کا ستارہ ممتاز ہو گیا ہے

تاریخ عطائی شمشیر نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار الشہر

دی مہاراج نے جو اسکو تیغ — اب عدو کا بھی سر قلم ہے کہو
ہے جو زیبا یہ تیغ تیز اوسے — سال بھی تیغ تیز دم ہی کہو

۱۸۷۱ء

ایضاً

ملی ہے جو نواب کو تیغ آج — یہ شمشیر بیشک ہے ایران کی

سرور غیبی سے جیبا یاں لکھا تاریخ

سپے سال تاریخ جو یا کہو ‌ ‌ مہاراجہ صاحب نے کیا تیغ زنی

تاریخ فتح ملک زنگ کہ سرکار انگریزی نے اوسکو فتح کیا ۱۲۶۱

چڑھی فوج سرکار انگریز جب ‌ ‌ قیامت کہو مت لڑائی کہو
کہا بھید تاریخ ہاتف نے جو یا ‌ ‌ ظفر زنگ یہ آج پائی کہو

تاریخ فتح قلعہ المیرہ کہ فوج سری حضور مہاراج ادہراج مہاراجہ رام سنگہ بہادر والی دار السرور سوائی جیپور نے فتح کیا ۱۲۸۱

فوج راج آرا بزیر حکم کرد ‌ ‌ جنگ چون کردند باہم جنگ جو
گفت ہاتف بہر تاریخ اینچنین ‌ ‌ قلعہ الیرہ شد فتح بگو

تاریخ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم خان بہادر والی ملک پچلپت ۱۲۸۱

چو ابراہیم خان بر جاے والد ‌ ‌ سریر آرا و فرمان آفرین گشت
ندا ے از فلک آمد پے سال ‌ ‌ کرامے جو یا بگو مسند نشین گشت

تاریخ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر والی ملک ٹونک ۱۲۸۴

گشت چون مسند نشین آن شاہ دہر ‌ ‌ فکر ے کردم کہ تا جویم سنش
گفتہ ام تاریخ او خوشنادم برین ‌ ‌ تاج زیبا بر سرت گویم سنش

تاریخ نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر والی ٹونک کے اختیار دہی کی ۱۲۸۶

ملا ہے آج اوسے اختیار ملک شاہ ‌ ‌ خوشی سے اور ہی عالم کا حال ہے جو یا
کہا سروش نے کسواسطے ہی فکر تجہے ‌ ‌ اب اختیار ملا یہی سال ہے جو یا

تاریخ نواب محمد زین العابدین خان کو فوجداری عطا ہونیکی ۱۲۸۷

ہوا فروغ جو نواب کو نواب جو یا ‌ ‌ عجب طرح کا خوشی سے ہوا ہے سر اوجا

کہا سرور نے کرتا ہے کیسی تشویش	حضور باد مبارک یہی ہے اوسکا سال

تاریخ مسند نشینی نواب صاحب بہادر والی [illegible] ۱۲

ہوا نواب کو حکم ریاست	ملے آپ مقصد دنیا و دینی
کہا ہاتف نے جو یا صاف لکھدے	مبارک تجھکو یہ مسند نشینی

۱۲۸۹

تاریخ اپنی ملازمت کوتوالی کی

چو گویم دوستان زان شاد گشتند	چو بار استجے پور شد کام جویا
پئے سال از زبان خود بگفتم	بود فتح خنده و فرجام جویا

تاریخ ریاست کوٹہ کہ مہاراو معطل ہوئی اور نواب ممتاز الدولہ کی سپرد ہوئی ۱۲

کہا ہاتف کوٹہ میں سرکاری انتظام اپنا	اس انتظام سے خوش سیکڑوں ہزار ہی ہے
کام یہ نواب کو تو لکھدو سال	اجنٹ کوٹہ سے کے نواب نامدار ہو

تاریخ عطیہ خطاب فخر الملک بنام نواب علاء الدین خان بہادر رئیس لوہارو ۱۲۹۱

جبکہ سرکار سے خطاب ہوا	مجکو از حد خوشی ہوئی واللہ
فکر کرتا ہے کیلے جویا	سال تاریخ افتخار جاہ

تاریخ معطل شدن مہاراجہ بڑودہ ملہار راو بہادر ۱۲

دیکھی جو بد نظمی او سرکار نے	کر لیا کہتے ہیں اوسے آج ضبط
کہتا ہے ہر شخص پی سال میں	ہاے بڑودہ کا ہوا راج ضبط

صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر تاریخ خلعت یابت دوبارہ کی ہے ۱۲۹۱

ملا جبکہ خلعت دوبارہ اوسے	کہا اوسکو ہر ایک نے سردار کل
شکستہ فکر کرتا ہے تو انگری	پئے سال کہہ مختار کل

۱۲۹۱

تاریخ حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر جان اسٹریچی صاحب

اونکو ملا ہے عہدہ لفٹنٹی کا کھہ جو پایا — پایا آفتاب عز و شان اسٹریچی صاحب

بل رہی بحث کھدی تاریخ فی البدیہہ — لفٹنٹ ہو گئے جان اسٹریچی صاحب

تاریخ عطای عہدہ دیوانی بنام مرزا غلام احمد بیگ صاحب دیوان

عطا جب مہربان کو سرکار دیوانی ہوئی جو یا — کہون کیا جو سرکار سے اسلام ہو صاحب

سر دیوان عشرت سے لکھی تاریخ بالقصد — ہمیشہ کار دیوانی مبارک میرزا صاحب

١٢٨٨

تاریخ عید الضحی

وہ محمد سلیم خان حکیم — عیش اوسکو سدا مبارک ہو

یہ رہی تاریخ اوسکی ہے جو یا — اسکو عید الضحے مبارک ہو

١٢٨٦

تاریخ عید الضحی

نہین کرتا کوئی جو یائی اب قدر — مگر نواب زین العابدین خان

سے تاریخ جو یا چلائے — ترے اوپر کرے ان دشمن کو قربان

١٢٨٨

تاریخ صفائی دست ... صاحب

اب یہ قدرت ہوئی کہ کان مین سن — یا د صالت ... کہہ تو دو کہہ

اسکی تاریخ صاف صاف یہی — اب صفائی ہے دست کہہ

١٢٨٩

یہ تاریخ ایک آدمی کے اعلا ہونے کی

اوسکی قدرت ہے کہ آدمی کا بیت کا — ... سے انتقام ... کیا ہوتا

غیب سے آئی صدا جو یا یہی تاریخ کہہ — [illegible] آیا ہے ہوتا

١٢٩٢

تاریخ سررشتہ داری ... امان علی صاحب

دوست میرے امان علی جویا	ہوئے ممتاز اب بکار جلیل
لب ہاتف سے یہ صدا آئی	لو ہوئے وہ سررشتہ دار اپیل

تاریخ رونق افروزی حضور شاہزادہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا بمقام لوسک

جب الور میں انگلنڈ کا شاہزادہ	گیا اور ہوئی روشنی وہاں عجائب
ہوئی فکر مجھکو تو ہاتف یہ بولا	فروغ اوسکی تاریخ ہے کر رقم آب

۱۲۸۶

تاریخ تشریف آوری حضور مہاراجہ صاحب بہادر از شملہ

حضور مہاراج عالم پناہ	یہاں آئے شملہ سے جس وقت جویا
یہ سال ہاتف نے افلاک سے	مہاراجہ تشریف لائے کہا

۱۲۸۶

تاریخ مہاراجہ صاحب

آنکھہ سرکار کی بنی کہنا	سب کے آنکھوں کا نور اے جویا
بہر تاریخ کر تو عرض بھی	ہو مبارک حضور اے جویا

۱۲۸۸

تاریخ تشریف آوری حضور ولسیرای نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند بمقام الور

شہر میں آئے گورنر جب جاکے سفر کے	مدعا جتنے تھے جویا آج سب حاصل ہوئے
ایک صاحب نے کہا کیا پوچھتا ہے سفر تم	لاٹ صاحب آگئے دل شہر میں آکل ہوئے

۱۸۷۰ء

تاریخ واپسی

ملک کو آئے جب اجمیر سے گورنر آیا	خوشی کی سارے زمانہ میں تھی بلند آواز
کہا سروش نے سال معاودت جویا	وزیر اعظم ہندوستان آمدہ باز

یہ تاریخ ایک شخص کی ہے کہ اوس سے ایک طرح کی دل لگی تھی

کٹی کسطرح رات جویا مری	بغیر اسکے زندان ہوا سارا گھر

وہ آئے تو مین نے کہا سر اوٹھا	شب تار سے ہوگئی اب سحر

یہ تاریخ مہر و ماہ کے سرخ ہونے کی ہے ۱۲۸۵

کیون ہو رہی ہین سرخ مہر و ماہ جو یا اندون	جلوہ گر شاید ہوئی ہے بیکسون کی آہ
یا قیامت آگئی ہاتف نے دی آخر صدا	آگ کی شکل آج نکلے سرخ مہر و ماہ

یہ تاریخ شہاب ثاقب کی ہے کہ اسقدر کلان کبھی نہین گرا ۱۸

جب فلک سے گرا زمین پہ شہاب	ہو گیا سب پہ آشکارا صاف
اسکی تاریخ ہے یہی جو ما	آسمان سے گرا ستارۂ صاف

یہ تاریخ ایک محبوبہ دلنواز کی کانٹے سے لگنے کی ہے ۱۲۸

ہوا تر مرد وہ شکل گل کے مانند	کف پا مین لگا جب خار اوسکے
نہین کانٹا لگا جو پایا تشک	چھپا خار تا الم سال کہدے ۱۲۹۳

تاریخ غدر ہندی

کیا جب چرخ نے ایک حشر برپا	پھری شاہ جہان قوم کی قوم
قیامت دیکھ کر مین نے کہا یون	ہوا ہندوستان مین حشر کا یوم

یہ تاریخ مہاراجہ شیودان سنگھ والی الور کی علیحدگی ریاست کی ہے ۱۲

چو شد ملک راجہ بانتظامی آخر	سرتابی از ریاست وز راجہ کرد اقبال
ہاتف برای سالش گفت از فلک زجویا	شیودان سنگھ الور بیکار شد بگو سال ۱۲۸۷

ایضا

چو بخت مہاراج واژون شدہ	نماند بہر و شش بیک از ہزار
شد اقبال سرتاب و تاریخ گفت	مہاراج شیودان سنگہ شد نزار ۱۲۸۷

نواب کی ہاتھی کو شیر نے مارا اوسکی تاریخ ہے

مست ہو کر گیا جنگل کی طرف — شیر سے جا کے اڑا وہی ہاتھی
مر گیا جب تو کہی یہ تاریخ — شیر نے مار لیا ہے ہاتھی
۱۲۸۲

تاریخ فتح ملک فرانس

عالم میں ایک غلغلہ سا اوس وقت پڑ گیا — جب بادشہ کو لیگئے وہ لوگ پیاس کے
پیرسکو حق نے کر دیا پرسیال کہہ — بھاگے پروشیا سے دلاور فرانس کے
۱۲۸۶

ایضا

جب شہنشاہ کی شکست ہوئی — ملک دشمن نے لے لیا سارا
یہ ہی تاریخ اوسکی کہہ جو یا — بھیڑ بکری نے شیر کو مارا
۱۲۸۷

یہ تاریخ ایک معشوق کی ہے کہ بلندی سے گر کر مونچھہ کی کھائی خور تاریخ سنائی

چون فتاد از بلندی دیوار — آنکہ صد جان من بر و شیدا
بہر تاریخ بے تکلف گو — ضرب آمد بجبہ زیبا
۱۲۸۲

ایک دوست نے لکھنؤ میں سرمہ بھیجا اوسکی رسید میں تاریخ لکھی

انکا سرمہ اصفہان پہ کرے — رشک سے کام تیغ عبرت کا
پوچھتے کیا ہو اسکا سال رسید — کحل ندو سرمہ چشم حیرت کا

تاریخ نواب حسین علیخان متخلص بہ خراب ۱۲۸۵

گیسے زرد رو گیا جسم اوسی تغیر — احباب پوچھتے تھے کہو کیسا حال ہے
جو یا تو یوں کہا کہ بھلا پوچھتے ہو کیا — عاشق ہوا خراب یہی اوسکا سال ہے

یہ تاریخ ایک طوطے کے مرنے کی ۱۲۸۹

کس طرح کی کج ادائی مجھ سے کی طائر نے آہ — آخرش طوطا ہی تھا پیا نے اوڑا منہ موڑ کر
کیا کہوں جو پائی تاریخ کچھ مجھسے تو پوچھیے — اوڑ گیا طوطا بھلا تن کی قفس کو توڑ کر
سنہ ۱۲۸۲

تاریخ نرگاو کے مرنے کی

کیا کہوں کیا بیل تھا جو یا مرا — لیگیا کس فیل تن کو شیر موت
غم ہوا جب کم تو اوس نرگاو کی — گاو تک تک تک لکھی تاریخ فوت
سنہ ۱۲۸۶

سجع جناب مرزا غلام احمد بیگ صاحب دیوان ریاست چیلو

وصف کیا اوسکی ہو جو یا مجھسے — نام مین جسکے ہے نام احمد
ہے یہی سجع یہی ہے تاریخ — صاحب دین غلام احمد
سنہ ۱۲۹۰

خدا کی خیر کی کہ حضور مستر لیو صاحب بہادر یعنی نواب لفٹنٹ گورنر گھوڑے سے
گر پڑے اور محفوظ رہے اوسکی تاریخ ہے

کون کہتا ہو گرے محض غلط جو یا — اہل دل جھکتے ہین یہ ہوئی ہین بلند اختر
صاف تاریخ ہے اوسکی تو ہر اک سے سن لے — سجدۂ شکر کیا گھوڑے سے صاحب نے جب

تاریخ عمدہ مدار المہامی نظام الدولہ منتظم الملک نواب محمد مردان علی خان قائم جنگ دیوان جودھپور

کیوں نہ خوشنود ہوں ہیں اچھو یا — مخبر احباب ہین نظام الملک
جلوۂ رعنا کی تھا تو یہ بھلے — سے وہ نواب ہین نظام الملک

تاریخ مقدم جبہ شریف رسول کریم محبوب رحیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سنہ ۱۲۸۷

جبہ اقدس کے فیض نور سے — جب ہوئے جی پور واسطے کامیاب
یوں کہی تاریخ اوسکی ہین نہ میں — لائے ہین تشریف ملبوس جناب
سنہ ۱۲۹۰

تاریخ ٹھاکران فتح سنگھ جی صاحب

مہاراجہ کردند مختار ملک | چو دیدند شایان آن فتح سنگھ
سے سال جو یا گفتم ہمین | مبارک شود ٹھاکران فتح سنگھ

۱۸۷۳

یہ تاریخ آسمان کی روشنی کی ہے کہ قریب نصف آسمان کی سرخ ہوگیا تھا

ہمکو کھلتا نہین ہے بھید اوسکا | حق تعالے ہے واقف الاسرار
مین نے تاریخ یہ کہی اوسکی | آسمان سرخ ہوگیا ایکبار

۱۲۸۸

یہ تاریخ نوجدار صاحب جنگ مرغوں کی ہے کہ محمد ابوتراب خان صاحب خلف الصدق نواب محمد عثمان خان صاحب حاکم محکمہ اپیل خیبر کی مرغون سے بازی ہوئی تھی اور دونو مساوی رہے ایک قطعہ اسبات کے دوسرا اوس طرف کی

جیتا جو مرغ نامدار اوسکا جہان مین شور تہا | دی ایک ایسی ضرب کی دشمن کو کردیا لاچار
ہاتف پکارا چرخ سے جو پاے تاریخ کہہ | کالا ہوا ہے روسیاہ گجرا بنا گل کے مثل

۱۲۸۹

ایضا

کسقدر دلکو ہوئی ہے یا خوشی | ہوے اس مژدہ سے نوخوشحال کہہ
کیا ہی بھید دی ہے بازی کی خوشی | آج گجرا مرغ جیتا سال کہہ

۱۸۷۲

ایضا

سید جو پا بصد خوشی از دل | مرغ گجرا نمودہ فتح بگو
بہر سالش نواز سر انصاف | مرغ کالا نمودہ فتح بگو

۱۸۷۲

ایضا

عجب گجرا ہوا ہے مرغ سے سہیر | یہ رستم وقت کا ہے اپنے گویا

براے سال تو کرتا ہے کیا فکر ۔ بھلا یا مرغ اچھا لکھ یہ جویا
۱۲۸۹

روشنی فلک کی تاریخ

ایک نے بھی اسکے سر سے دی مجھکو خبر ۔ کوئی بھی واقف نہیں اس راز سے سبکو کہا
عجب تاریخ آسمان سی ہم غیبی نے کہا ۔ آسمان پر روشنی اچھی ہوئی سبکو کہا
۱۲۸۹

تاریخ تولد بچہ گربہ

جمعیت سے بچہ ہوا خوش لتا ۔ ہر اک دیکھا اوسکو خوشحال ہے
عبث فکر کرتے ہو تم اسکی میر ۔ ہے مرغوب بلی یہی سال ہے
۱۲

یہ تاریخ اپنی پریشانی طبیعت کی ہے

دیکھا ہے جو خواب منتشر آج ۔ مغموم نہ اس سے اتنے ہو تم
ہاتف نے کہا کہ اسکی تاریخ ۔ یہ خواب و خیال ہے کہو تم
۱۲۸۹

ایضا

جن دنوں میں کہ غم ہوا مجھکو ۔ نجم تھا بخت کا مرے مریخ
غیب سے آئی یہ صدا جویا ۔ غم مدار اسکی ہے یہی تاریخ
۱۲۸۹

ایک دوست کا ایک چیرل سے بالا بٹیر لڑانا ہوں تھا اوسکو اوتارا اوسکی تاریخ

وہ نام غم میں بیٹھے تھے مزاجی ۔ چھوٹے مدت میں اوس حیات سے وہ
یہی تاریخ اوسکی ہے جویا ۔ خوب گذری منگے بلا سے وہ
۱۲۸۹

تاریخ حکیم محمد سلیم خان

جب کام خبر کا ہو گیا تو ۔ شادان ہوئی اس سے دوست سب
تاریخ کی فکر کیا ہے جویا ۔ وارد شہر ہوے شفا ہوا اب لکھ
۱۲۸۶

تاریخ وقف و ہبات مولوی محمد غلام یحیی صاحب وکیل ہائی کورٹ ساکنہ کلکتہ

خضر چون فرمود یحیی وقف عام — خوش شگفت گل تحسین زین کلام
آفرین از لب بگو بہر سنش — وقف خلق اللہ شد ہاتف بگفت

۱۲۸۷

ایضا

فیض عالم کو کیون نہو اس سے — وقف کیا ہے کہ عام بخشش ہے
کہا ہاتف نے جب اسے جویا — سال اسکا دوام بخشش ہے

۱۲۸۷

ایضا

کہو سب مولوی صاحب کو حاتم — کیا ہے وقف جس نے خلق پر مال
کہا ہاتف نے جویا فکر کیا ہے — سخاوت گر کہو اسکو ہے سال

۱۲۸۷

ایضا

دو عالم میں ہو کیون نہ یحیی کی عزت — کہ راضی ہے ہر وقت اوسکی رضا مین
یہی سال تاریخ ہے اوسکا جویا — زمین وقف کی جب کی راہ خدا مین

۱۲۸۷

ایضا

چو یحیی ندیدم کسے در جہان — بعہد خودش حاتم امسال گو
بگوشم چنین گفت ہاتف ز غیب — نمود ارض وقف از پے سال گو

۱۲۸۷

ایضا

خجستہ روز جب پکارین گے — سہان کوئی وقف کرنے والا ہے
جب تاریخ شکل نکالا ہے — کہیں واقف غلام یحیی ہے

۱۲۸۷

تاریخ خیابانی غسل صحت

تاریخ غسل صحت خود

بیمار ہوا میں تو مجھے اسنے کہ پوچھا ❊ اک اہل محبت نے کہ جو آج بچ گیا

بیساختہ دی مجھکو صدا سال میں اوسنے ❊ محفوظ رہے منشی محمد علی جویا

۱۸۷۱

تاریخ صحت میر حیدر حسن ذکی شاعر بلگرامی

ہوا آرام جب حیدر حسن کو ❊ سر احباب کا ہے تاج جویا

کہو بیساختہ تاریخ یہ تم ❊ ہوئی صحت ذکی کو آج جویا

۱۲۷۹

تاریخ صحت محبوبہ

جب کیا غسل یار جانی نے ❊ کیا کہوں کسقدر ہوئی فرحت

یہی تاریخ میں نے اوسکی کہی ❊ یار سے مشتوق کو ہوئی صحت

۱۲۸۳

تاریخ غسل صحت سری حضور پرنور مہاراجہ صاحب بہادر والی دار السرور سوائی جیپور

خدا نے اوسکو شفا دی بچار صد شکر ❊ جو سب امیروں کے سر کا ہے تاج اے جویا

ندا یہ آئی مجھے آسمان سے بھر سال ❊ شفا بخار سے پائی ہے آج اے جویا

۱۲۸۶

تاریخ غسل صحت نواب عبید اللہ خان بہادر مدار المہام ریاست ٹونک

چون شنیدم کہ قدر دان من ❊ غسل صحت نمود اے جویا

گفت ہاتف براے تاریخش ❊ چیست صحت مبارک وزیا

۱۲۸۷

ایضا

خدا داد صحت بہ نواب ما ❊ چہ گویم چہ سان این مسرت نمود

بگو بہر تاریخ جویا ہمین ❊ ہمایون کہ ہم غسل صحت نمود

۱۸۷۰

تاریخ غسل صحت جناب حکیم محمد سلیم خان صاحب داروغہ خبر

آرام ہوا ہے اوسکو جو پایا — جو وقت کا اپنے ہے فلاطون

تاریخ لکہون کہ صاف کہدون — ہو غسل جناب کا ہمایون

۱۲۶۶

تاریخ غسل صحت فوجدار صاحب

کہو نواب کی صحت کی تاریخ — کہ اوسکے لطف کے ممنون ہین ہم

ہے سال اوس سے جہکا مہر جو پایا — مبارک غسل صحت کا کہو تم

۱۲۷۲

تاریخہاے انتقال

تاریخ انتقال جناب بیگم صاحبہ مخدومہ نواب امراؤ بیگم متخلص بہ عابد بنت نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رامپور خاتون جناب نواب محمد زین العابدینخان بہادر فوجدار جیپور

الہ اللہ کس حمیدہ صفات عالیہ رجات کی غم کا بیان ہے کہ جسکے الم مین سیاہ پوش آسمان ہے کون ہے جسکو اوسکا غم نہین جگر شق کب قلم نہین اوصاف اوس مرحومہ کے لکہیے تو کیا لکہیے کسکی تاب ہے خامہ کا زہرہ آب ہے عالم مین معروف ہمہ صفت موصوف منطق و حکمت جسکے روبرو بالی ریاضی و فلکیات کہانی نا فہم عدیل ناظم بے مثیل نثر ظہوری و طغری سے بہتر نظم انجبات سے بڑہکر عیان راچہ بیان دیوان اردو و فارسی اوس مغفورہ کی مخفی نہین مخفی کو اصلاح دی ہے یہ تقریر راست ہے نہ مبالغہ کی ہے ہمت و سخاوت کا یہ حال تہا کہ اکثر جیپور کی ہوائین اوسکے فیض سے مالامال ہین مستغنی اہل کمال ہین قدردان سخنوران منتخب دوران عصمت مین مریم سخاوت مین حاتم سچ تو یہ ہے کہ چشم فلک نے بہی ایسی جامع صفات حسن صوری و معنوی کے ساتہ نہین دیکہی ہوگی پارسا ایسی کہ بعد انتقال وقبل

وقبل انتقال کے کئی امر خرق عادت سے ظہور میں آنے پائے بعمر ستّر سال وہ اس جہان فانی سے انتقال فرمائے —— این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد سخی و شاعر و صدر رشک خورشید ؛ امیر و پایہ ساز ہنر تھی ؛ نیکی اور سوئی اب تک نہ ایسی ؛ خدا جانے فرشتہ تھی بشر تھی ؛ اس مختصر رسالہ میں اوس ستودہ صفات کا اوصاف کس طرح سما سکے دریا کوزہ میں کیونکر آسکے لاچار اسی پر اکتفا کرتا ہوں حق احسان ادا کرتا ہوں کہ میں اوسی کے خرمن فیض کا خوشہ چین ہوں اور یہ عقلیتی کلام اوسی کے مطلع سخن کا فیض ہے دیوان اوس جنت ایوان کے طبع ہونے والے ہیں ناظرین دیکھیں اور تصدیق کلام کریں اب تاریخ اوسکی کہ صنعت تعمیہ تاریخ سے ہے ذیل میں لکھی جاتی ہے وہو ہذا

از غم بیگم چہ گویم در جہان ۔ بر زبان ہر کس و ہمہ واے وا
گفت ہاتف تعمیہ سالش بتخمین ۔ بود بیگم مخزن مریم ہاے ہاے
۱۲۸۶

ایضاً

آنکہ سخی بود و کریم جہان ۔ بہر روانش ہمہ در التجا
از پے سالش ز چہارم فلک ۔ بخشش بیگم بود آمد ندا
۱۲۸۶

ایضاً

در قضاے حق رضاے خود شمرد ۔ آنکہ بودش در جہان فردی فلک
تعمیہ تاریخش چہ گویم حسرتا ۔ مرد و زن ہم صورت مردانی فلک
۱۲۸۶

ایضاً

چو رفت امراو بیگم سوی جنت ۔ کہ بود آن گوہری از ملک شاہی

رحمت حق چون نہ گویم سال فوتش	کہ زیر خاک شد گنج آلہی

۱۲۸۹

ایضاً

مرقد بیگم کو دیکھ کر کہتا ہے ہر کوئی	پردہ ظلمات میں کس کا رخ پاک ہے
چرخ سے ہاتف نے دی یہ خبر سن تحقیق سے	دیکھ ذرا آنکھ سے عصمت زیر خاک ہے

۱۲۸۹

ایضاً

تو ازین رنج و الم مغموم نیست	یکجہان مغموم از حال وفات
گشت ہاتف از من جویائے غم	آہ عصمت رفت گو سال وفات

۱۲۸۶

ایضاً

بیگم از دوران ہستی کرد فصل	صبح از صفحہ جہان رخ چیدہ گو
گفت ہاتف بہر سالش این چنین	ختم باب شاعری گردیدہ گو

تاریخ شہادت شیخ بدرالدین پدر جناب مولوی فقیر محمد صاحب کی ایک سپاہیان ۱۲۸۶
شیلان کی تکرار زبانی پر عین مسجد میں اسکو شہید کیا

آن جوان صالح در مسجد نشست	خنجرے زد در شکم طفل یزید
سال تاریخش مرا آمد صدا	شیخ بدرالدین شدہ حق کا شہید

تاریخ وفات مرزا حبیب علی بیگ سرور مولف فسانہ عجائب ۱۲۶۹

چون از دنیا سرور رفت سوئے بہشت	گویا ز جہان شعور رفتہ
ہاتف پئے سال گفت از سر	کز بزم جہان سرور رفتہ

تاریخ وفات نواب مصطفی خان شیفتہ شاعر بے بدل دہلی ۱۲۸۶

شیفتہ شاعر متین ناگہ	جان بجان آفرین سپرد افسوس

بس تاریخ از فلک جویا — گفت ہاتف بلیغ مردا فسوس

تاریخ انتقال نواب عبد الکریم خان مخلص بہ مشرق خلف نواب اسد خان ابن نواب

دنیا سے گیا جنان کو رخصت — کیا ظلم فلک نے یہ کیا ہے
تاریخ وفات کہہ یہ جویا — مشرق آج غروب ہو گیا ہے

۱۲۷۴ تاریخ وفات شیخ عظیم الدین سوداگر

جس دوست مرا چلا جنت کو تو مجکو ہوا — دنیا سے دل یہ ہم ہوا کیجئے
تھا فکر مجکو سال کا جویا کہوں کیا جرح — ہاتف نے یہ آواز دی آخر فنا آخر فنا

۱۲۹۳ تاریخ انتقال حضرت بانکے صاحب مشائخ

جب کیا ایک قضا نے سینے — سرا و حضا کے بھی تھے کبر و جدا
بس تاریخ کہا میں نے مہر — سے دو بانکے گئے حافظ بانکے

۱۲ تاریخ وفات قطب وقت خانصاحب مجذوب

میں کیا کہوں اوس ولی کا احوال — گردون پہ گیا جو شکل مریخ
آواز فلک سے آئی مجکو — خان وقت کا قطب ہے یہ تاریخ

۱۲۸۹ تاریخ وفات مولوی محبوب علی صاحب مرحوم سے راقم

بود در رنجم کہ جویا نا گہان — گفت ہاتف راز حق گویم کہ تو
بس سال رحلت آن اہل دین — جاے محبوب علی خلد است کو

تاریخ وفات مولوی حاجی محمد صاحب کے مر گئے

خبر جب تو نکہ سنی کہ حضرت چلدی یہاں — مسلمان سبھی تھے جو یا تھے سنو ہاتف کل
مسرت سے یوں ہاتف پکارا آج جو جینا — گئے خلد برین کو مولوی حاجی محمد کل

۱۲۷۸

تاریخ وفات مولوی چراغ علی صاحب

ہوا تاریک آنکھوں میں زمانہ — کسوف آفتاب دیں ہوا آج
ہوئی تاریخ کی جب فکر جویا — ندا آئی چراغ دیں بجھا آج

۱۲۸۳

تاریخ وفات سید مقصود علی

چہ گویم کہ شد رنج دل را فراوان — چو شد جانب خلد مقصود ربے
چو دیدم مجدد را پے سال گفتم — بر این قبر رحمت بود یا الٰہی

۱۲۸۳

تاریخ وفات مرزا رجب علی بیگ سرور

سبکو فسانہ گوئی کا انداز یاد تھا — وہ ہائے سب کے پاس سے دور آج چل دیا
آخر سنا زبان سے ہاتف کی یہ سال — افسوس نکتہ داں سے سرور آج چل دیا

۱۸۶۹ء

تاریخ انتقال نواب سکندر بیگم والی بھوپال

نماندہ نماند کسے در جہان — شہنشاہ دوران ولیکن بہشت رفت
ہمیں ہر کسے راست بر زبان — سکندر ز دنیا تہی دست رفت

۱۲۸۵ ۱ ۹ ۵

تاریخ وفات ڈاکٹر حکیم عبد المجید

چو عبد المجید از جہان درگذشت — شدہ از اجل عمر پایش پدید
پے سال ہاتف بگفت از حدیث — بخلد است جاوید عبد المجید

۱۲۸۵

ایضاً

طبیب اجل بود عبد المجید — قضا بین کہ تشخیص او دم نزد
بعہدش معطل حکیمان گشتہ بود — اجل شربت مرگ را در چشید

۱۲۸۵

تاریخ وفات شیر خان

ہوا جب شیر خان کا انتقال آہ لکھی تاریخ اوسکی مین نے جویا	کہ صحرا سے مروت کا وہ تھا شیر اجل سے کے روبرو بکری بنا شیر

تاریخ وفات زنے حیائی نام ۱۲ سو

آن حیائی کہ پارسا بودہ سے تاریخ گفتہ ام جویا	چون ازین دہر راہ خلد گرفت بجہان عدم حیائی رفت

تاریخ وفات بوڑہا طالف کہ واقعی سمرقند تھی ۱۲۸۴

بادصرصر نے جلایا باغ حسن یون لکھی تاریخ اوسکی مین نے میر	کیسے گل کو اسنے پژمردہ کیا خاک وہ بڑہا سا قد جلکے ہوا

تاریخ وفات شیخ جی کہ نہایت بخیل سے ۱۲۸۱

ہکد پاوہ جیکہ کی سےکی بیچ ازسر یاس ایک شہدی نے کہا	زور سے کون زبون شیخ مین کی اجل سے نے پیچ کون شیخ مین

تاریخ وفات زنے کہ بر سر مزار کندہ ہے ۱۲۸۰

مردہ صد افسوس زن پارسا گفت سے سال وفات اینچنین	در الم دریغ ہمہ غمگسار رحمت حق باد سے برقرار

تاریخ وفات بھلوان ۱۲۸۵

جب بھلوان کو آگیا یا توحید ہو تاریخ اوسکی موت کی جو یا ہی لکھو	پیچ آگی موت کے سوئین سو جھا کو لی آر پیچ حلیاف بباز سے وسے بکا اسوس کے

تاریخ وفات برادر زادہ خلف سید خورشید علی ۱۲۸۵

گیا افلاک سے زیر اوسکو تہ خاک	کہ تھا گردون جہان تن کا تیغ

کہا ہاتف نے کیا ہے فکر جویا	چلا لخت جگر ہے سال تاریخ ۱۲۸۷

تاریخ وفات فرزند دوسرا

غم اوسکا ہوا ہے کسقدر آج	کیا تم سے کہوں میں حال جویا
ہاتف نے کہا کہ صاف لکھدے	ہے داغ پسر کا سال جویا

تاریخ انتقال پر ملال حضرت حبیب الرحمان صاحب گروہی کابلی کے ۱۲۸۸

تنگ و تاریک ہو گیا عالم	جب جہاں سے گیا حبیب خدا
کہے یہ تاریخ فوت ہاتف نے	یوں کہا خاتمہ بخیر ہوا ۱۲۸۰

ایضاً

عاشق جلوهٔ دیدار خدا	رفت از دہر حبیب الرحمان
کاسہ جہل پئے تاریخش	گوشہ خلد حبیب الرحمان ۱۲۸۷

ایضاً

جب حبیب حق نے ہجرت یہاں سے کی	ہو گیا تھا حشر اک برپا کہو
یوں کہا ہاتف نے اتنا فکر کیوں	آفتاب معرفت ڈوبا کہو ۱۲۸۰

ایضاً

یا دستہ حبیب سے کارم چلا گیا	ابر الم جو دہر پہ چاروں طرف چھا گیا
سال وفات اوسکا امیری تم لکھو	فلک کو جنبش ہوئی حشر کا روز آگیا

تاریخ رحلت مجذوب کابلی حبیب شاہ ۱۲۹

کیا ہی مجذوب مرگیا جویا	ہے تن مفصل کلمہ ہوش کہو
کہتے تاریخ یہ ندا آئی	واحبیب شاہ ہوئے خموش کہو

۱۲۹۰ ہجری

تاریخ وفات مرزا اسد اللہ خان غالب ملقب بمرزا نوشہ کہ فن شاعری میں یکتا بلکہ عدیم المثال

غالب چو ازین جہان گذران — شد داخل خلد ہر ملک گفت
تاریخ وفات او ز جویا — تاج سر شاعران فلک گفت
۱۲۸۵

تاریخ خسرو کلاونت کہ علم موسیقی میں استاد تھا

چون خیال قضا بسو پیش شد — زیر و بم را شکست تیغ موت
بہر تاریخ گفتہ ام جویا — عالم علم موسیقی شد فوت
۱۲۸۶

تاریخ امیر خان کلاونت

موت سے جب دم کیا اوسکا خیال — کچھ نہ پوچھا جبر کہ کیسا رنگ تھا
سال موت اوسکا سروش غیب نے — میر خان کا خاتمہ ہوا بخیر کہا
۱۲۸۳

تاریخ مرزا منو بیگ

مرگیا میرا غم ہے مجھکو — کیا کہوں دوست میرا کیسا تھا
یہ تاریخ کہا ہاتف نے — داخل خلد ہوا کہہ جویا
۱۲۸۳

تاریخ وفات شیخ امان اللہ کیانی

رفت چون از جہان فانی شیخ — صاحب فقر راز حق آگاہ
بہر تاریخ گفتہ ام جویا — شیخ امان اللہ فی امان اللہ
۱۲۸

یہ تاریخ ایک شخص باجی سرکار نظام کی مرلی کی ہے

آج وہ بدنام دنیا سے اوٹھا — کیا کہوں میں اوسکی کیا تاریخ ہے
میر جویا سے کہا ہاتف نے یہ — آج باجی مرگیا تاریخ ہے
۱۲۸۸

یہ تاریخ اک مجذوب کی ہے

چو رفت سوی جنان مست بادۂ حیرت	ہمہ جہان ز غمش تنگ و تار شد گویا
برای سال وفاتش سروش گفت از غیب	رسید شیفتہ حق بحق بگو جویا

۱۲۸۷

تاریخ مہتاب خان رسالدار

جب دفن وہ بہشت مکان قبر میں ہوا	اور آگیا حجاب میں مہ قد کی روی پاک
تاریخ کا خیال تھا جویا کہ بس وہیں	بولا سروش دیکھئے مہتاب زیر خاک

۱۲۸۶

تاریخ محمد مظفر خان گرم

ہر دو آن پادشاہ ملک سخن	ہر کسی شد ز مرگ او غمناک
بعد تاریخ موت او جویا	گفتہ اسم رحمت خدای پاک

۱۲۸۶

تاریخ وفات برق شاعر

برق شاعر اینکہ روشن طبع بود	سوی عقبی رفت ازین زندان نو برق
سال تاریخ وفاتش ناگہان	گفت ہاتف داخل فردوس برق

تاریخ وفات سید مہدی حسن ذکی ملک الشعرائے لکھنوی ۱۲۸

سیر زمانہ سید مہدی علی ذکی	پہونچے بقا کو دار فنا سے نظر لگی
سال وفات اونکی جو میں ڈھونڈنے لگا	آئی ندا سے غیب کہ جنت میں ہے ذکی

۱۲۸۳

تاریخ وفات بخیل ذلیل

فلک نے اوسکو آتش میں جلایا	نحوست سے فلک کا تھا جو مریخ
کہا ہاتف نے جویا بس یہی کہہ	ہوا خوب اب موا خبیث اوسکی تاریخ

۱۲۸۹

تاریخ انتقال نواب وایسرای گورنر جنرل بہادر کشور ہند یعنی مستر میو صاحب
وزیر اعظم ہندوستان کہ شیر علی خیبری نے مقام رنگون میں جھری

سے قتل کیا یہ واقعہ ہندوستان مین سخت ہوا

جب لارڈ وارل میو ہوے قتل وزنفا	کس ظالم طاغی نے بہادر کو کیا قتل
ہاتف نے کہا مجھے کہ جو یاسن تاریخ	کیا پوچھے ہے باغی نے بہادر کو کیا قتل
	۱۸۷۲

ایضا

خبر جب تار مین آئی کہ جنرل گورنر گئی ہے [illegible]	کہون کیا اوس گھڑی سے حال جو ہوا [illegible]
سنا یہ حادثہ جسدم کہا بیا [illegible]	کہے لاٹ صاحب کو چھری سے مارڈالا [illegible]
	۱۲۸۹

ایضا

غضب ہے آفتاب ہند ڈوبا	کیا قتل اوسکو اک باغی نے ناگاہ
کہا ہاتف نے بہر سال جو یا	چراغ انگلستان گل ہوا آہ
	۱۸۷۲

ایضا

سنکے اس فسانہ غم کو جلد ہوا [illegible]	عرصہ عالم ہوا آنکھون مین [illegible]
یون کہی تاریخ جو یا مجھے ہاتف [illegible]	آخرش نواب سے زنگون [illegible] آج
	۱۸۷۲

تاریخ وفات داروغہ باغات

ناگہان داروغہ باغات بدرالدین [illegible]	صدر گلشن سے بہشت مسکن جلد آمد
بسکہ کارش بود تا گلشن ہمہ جو یا بیا	سال تاریخش بگو در گلشن جنت آمد
	۱۲۸۸

تاریخ نواب مشکور الدولہ متوطن لکھنؤ مصور آئینہ عکسی

مرگیا جب وہ مصور افسوس	دل نے مجھے یہ کہا لکھ تاریخ
کہا ہاتف نے کہ اسین کیا فکر	مثل تصویر ہوا لکھ تاریخ
	۱۲۸۸

تاریخ وفات مسماۃ جمیل النسا

جمیل النسا مرد واے آن عفیفہ — کہ بودی با طوار عفت مجلے
پے سال تاریخ فرمود رضوان — جمیل النسا در بہشت معلے

تاریخ انتقال بیگم صاحبہ بابو صاحبزادہ احمد یار خان صاحب کہ خلیق و عزیز صاحب تمیز تھی اور صعوبات معاملات خانگی سے انتقال کیا تھا

رفت سوے بہشت بیگم حیف — آنکہ در دہر بود فیض لقب
بہر تاریخ گفت ہاتف غیب — جلوہ فیض ازین مزار طلب

۱۲۹۱

ایضاً

عجب فیض بیگم سے تھا دہر کو — گئی وہ بہشت معلے کو ہاے
کہا بہر تاریخ ہاتف نے یہ — ہوا فیض عالم سے معدوم واے

۱۲۹۱

تاریخ پیر جی غلام حسین جاگیردار بچھراون ناجی راقم

جب جہان کو گئے جہان سے وہ — اہل عالم کا غم سے تھا بدحال
جانتے ہیں سب ہی کہوں میں کیا — ہے غلام حسین مالک سال

تاریخ وفات لیق حسین کو با کہ راقم سے سخن میں زہ لیا کرتا تھا ۱۲۹۱

چہ گویم آن مذاق دل کجا شد — کہ بود آرام جان زار جویا
سروش از حسن بہر سال گفتا — بگو تاریخ شد خاموش گویا

۱۲۸۷

تاریخ وفات راجہ مولیور

شدہ تنگ و تاریک ملکش تمامی — بماتم چنانش ہمانش چو خورشید
پے سال جو یا سروش فلک گفت — بگو عدم راجہ مولیور رفت

تاریخ وفات مرزا اکبر علی بیگ کہ تم سے پہلے انتقال کیا ۱۲۹۱

ایضاً

اوسکو تیغ موت سے زخمی کیا | میرزا جو دوست تھا سب کا کہو
حال کیا پوچھو ہو مجھ سے دوستو | آخر اکبر ہو گیا ز نکا کہو

۱۲۸۹

ایضا

رنج و غم عالم کو اوسکا ہے بہت | ایک یار تھا دوست مخفی اور جلی
ہے یہی تاریخ اوسکی میر کہو | مصر جنت میرزا اکبر علی

۱۲۸۹

تاریخ غرقیدگی کی در چاہ

گری وہ چاہ مین بت ہندکی ہے | کہ کرتا تھا ہر اک اوسکو ملامت
کہا ہاتف نے جو یا فکر کیا ہے | کہو سال اسکا تم رنج خجالت

۱۲۹۲

یہ تاریخین مہاراجہ کھانڈی راؤ والی ملک بڑودہ کی ہین کہ سخاوت مین دریا دل تھا اور بعد حاتم کی اسی شخص نے نام پایا ظاہر مین ہندو باطن مین اہل ایمان حالانکہ بعد انتقال آتش اوسپر گلزار خلیل ہو گئی اہل اسلام کو بھی دلیل ہو گئی اوس واجب التعظیم مالک نعیم کا حال اظہر من الشمس ہے محتاج بیان نہین

مردان صاحب کرم امروز | حیف از دہر جہان دہر برفت
بہر تاریخ گفتہ ام جویا | کھانڈے راؤ از میان دہر برفت

۱۲۹۶

ایضا

ہر چند زدہر رفت افسوس | آن راجہ کہ بود مشکل مرتج
چون بود سخی سروش تاریخ | حاتم بگذشت گفت تاریخ

۱۸۶۱

ایضا

ہوا انتقال اوس سخی کا جو جویا | کہون کیا کہ جو غم سے احوال ہے

صدا آئی گردون سے اسے پیر کہہ ... سخاوت شجاعت گئی سال ہے

۱۸۷۱

ایضاً

پس مرگ آتش برو سرد شد ... بناچار زیر زمین او نهفت

سروش از فلک با ہزاران الم ... خلیل خدا بود تاریخ گفت

تاریخ وفات راجہ کھڑی علاقہ ناسٹ اجیپور ۱۲۸۱

راجہ کھڑی چو ناگاہان ... خانمان حیات پاک برفت

سرنگون گشتہ آہ بلبل زار ... راجہ کھڑی فنا شد گفت

تاریخ وفات نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رامپور ۱۲۸۱

شدے نسیم نفس ناظم شعر ... تختہ تختہ ہے چمن کا بےنظم

بہر تاریخ کہو اے جو یا ... ہو گیا ملک سخن کا بےنظم

تاریخ وفات راجہ مدن پال والی کروٹی ۱۸۶۹

مدن پال کرد انتقال از جہان ... زمین اندر ال وصل شد بگو

پئے سال ہاتف بجو یا بگفت ... چراغ شب اوج گل شد بگو

۱۸۶۹

ایضاً

چون مدن پال مرد از ہیضہ ... تیرہ تر شد جہان بچشم جہان

بہر تاریخ گفت ہاتف غیب ... راجہ از ہیضہ مردہ سال بدان

۱۲۸۹

تاریخ وفات مہاراجہ بیکانیر

حیف راجہ بمرد اے جویا ... از غم ملک و مال پاک شدہ

نے سر افسوس گشت بیکانیر ... حاکم بیکانیر خاک شدہ

۱۲۹۹

تاریخ نواب لفٹنٹ صاحب بہادر

آہ اوس قدردان عالم کا ۔۔۔ ہر کسیکو خیال فرقت ہے
مجھسے کیا پوچھتے ہو تم رجوبا ۔۔۔ اوسکی تاریخ صاف رخصت ہے

یہ تاریخ منشی قطب الدین کی ہے کہ منشی خان طوائف سے لگی رسم ۱۲۹۰ھ
اور ہزار بارہ روپیہ طوائف مذکور کو دیا گیا جسکی ہوئی ہین باوجود عہد کیا
رقیب سے ہی حضرت نے زہر کہایا

حیف قطب الدین ازین عالم برفت ۔۔۔ ہر کسے را از غم ور نجش ملال
گفت ہاتف صبر جوبا نجیبین ۔۔۔ مرد از غیرت بگو تاریخ سال
۱۲۹۲

تاریخ وفات میر فیض علی پیرزادہ

گیا فیض علی پیر طریق ۔۔۔ ایسے فیاض کہان ہین پیدا ہو
یہی تاریخ کہو تم جوبا ۔۔۔ اور گیا فیض جہان ہی سے

تاریخ وفات قاضی محتاب علی پدر خسر امجد راقم ۱۲

مر گیا آہ ہمارا دادا ۔۔۔ شہر مین کیسی بلا آئی آج
بہر تاریخ کہا اون سب نے ۔۔۔ ہائے قاضی کو قضا آئی آج
۱۲۹۶

تاریخ وفات مولوی ذوالفقار علی

گئے جنت کو مولوی صاحب ۔۔۔ کچھ نہ دیکھا ہوا اسباب کتاب
ہوا قرآن کے تابع ۔۔۔ سال تاریخ ہے لیجیب
۱۲۸۲

تاریخ بہار ایہ حیدر پور

جو وہ پور ویران ہوا افسوس آج ۔۔۔ ہو گیا برباد سب گویا لہو

یون کہا بلبل نے اپنے لب تو پیر — مر گئے اب بخت سے نگینہ جو یا کہو

١٩٧٢ء

تاریخ الٰہی بخش سوداگر

حیف سوداگر گرامی نے سفر — بر فلک رفت صورت ہیچ

گفت ہاتف زسبب جو یا سال — آہ بر بست رخت گو تاریخ

١٨٧٠ء

تاریخ محبوب میان

قطب زمانہ عارف کامل ولی حق — چون انتقال کرد سوی جنت از زمین

ہاتف زغیب کرد ندا آہ شد زبون — از ملک ہند رفت ولایت بگو یقین

تاریخ منشی حاجی محمد خان صاحب مدار المہام جودھپور ١٢٩٦

کریم ایسے ہوئے کہاں ہیں جہاں میں — جو تھا ایک بیان وہ سفر کر گیا

کہا ہے تاریخ ہاتف نے جو یا — صد افسوس آدم سخی مر گیا

١٢٨٧

تاریخ خواجہ احمد سردار دولہ

ہائے اب سردار دولہ مر گئے — جو کہ تھے اولاد میں وس شاہ کی

پہنچے ہو بہ کیا حضرت حال — خواجہ احمد مالک جنت ہیں جی

١٢٩٠

تاریخ قتل عثمان خان مدار المہام رامپور

چونکہ عثمان خان کو نادر شاہ نے — قتل جب قوت کیا تھا ہمرزہ بد

یون کہا ہاتف نے سال قتل — قاتل و مقتول سے لکھ سے عدد

قاتل و مقتول کے نام کے عدد لکھ کو کاٹ ... تاریخ ہوا ١٢٩٠

تاریخ وفات منشی نظام الدین صاحب فیض آبادی

حیف کیا شخص مر گیا اچھا — گیا کون مجھکو کیا ملال ہوا

ہے جو رنج عظیم اس غم سے — وا رے رنج عظیم سال کہا
۱۲۹۱

تاریخ وفات حکیم نثار علی سکنہ اغر ہیہ

وہ مر گیا اب طبیب افسوس — لقمان کا خطاب جسے تھا صادق
باختہ سال میں لکھ کے — افسوس مرا طبیب حاذق

تاریخ وفات حکیم احسن اللہ خان دہلوی

ہوا افسوس جان احسن اللہ — طبیب نامی ہی بکمال
برای سال ہاتف گفت چہ پا — سبے رفت بر گردون بکمال

تاریخ وفات مہاراجہ بڑودہ

رفت از دہر کہاندے راو جی — صاحب ملک شد تباہ افسوس
سبحہ تاریخ گفت ملہم غیب — رفت راجہ ملک شاہ افسوس
۱۲۸۷

ایضا

مر گئے اہل طلب بے موت آہ — انتقال اوسنے کیا عالم ہی جیبا
یون کہا حاتم نے مجھ سے بہر سال — کیا سخی ہے او ٹھہ گیا دنیا سے اب
۱۲۸۷

ایضا

کیا کہون راجہ کا غم کتنا ہوا — وہ مرے باب سخاوت اور تہہ گیا
یون پکارا لا کہہ حسرت سے سروش — مر گیا لو آج حاتم وقت کا
۱۲۸۷

ایضا

جہان سے کوچ کیا کہاندے راو جو نیک نام — الم سے آدمی رو رہے تھے سب بر جستجو
کہی سروش نے جو یاد وفات کی تاریخ — خراب راج بڑودہ کا ہو گیا کہہ کے

تاریخ میر ببر علی انیس مرثیہ گو

انیس مرثیہ گو چون ازین مزار فنا رفت — شدہ داخل بفردوس آنچنین یار انداد
چو جستم سال او جو یاز رضوان این ندا آمد کہ — بگو ہی خلد مداح شہ کرب و بلا آمد

۱۲۹۱

دیگر

جو شد از جہان آن انیس خلیل — بفردوس نزدیک شبیر گو
پے سال ہاتف ز افلاک گفت — بفردوس داخل شدا میر گو

۱۲۹۱

ایضا

کیا کہوں جو انیس کا غم ہے — انیس سے خالی سخن گاہ کوئی
آئی بلبل کے منہ سے یہ آواز — ہو گئی ختم مرثیہ گوئی

۱۲۹۱

ایضا

گیا جہان سے مداح شاہ کرب و بلا — رہا نہ مرثیہ گوئی کا لطف اب کچھ آہ
کہا سروش نے جو پایہ سال وصال — ببیر علی کا بیابان خلد ہے گھر ہائے

تاریخ انتقال پرملال مہاراجہ سیشیودان سنگھ والی الور ۱۲۹۱

ہوا جاتے فزون غم مجکو جو با — مہاراجہ ہوئے جب سے [illegible]
پے تاریخ غم ہاتف یہ بولا — کہ شیودان سنگھ بیکنٹھ باسی

۱۲۹۱

تاریخ انتقال مہارانا سے اودے پور

درین عالم نماند شاہ و درویش — بہ پیش ما نرست این آہ صد حیف
پے تاریخ جو پا گفت ہاتف — مہارانا شدہ فوت آہ صد حیف

تاریخ انتقال صاحبزادہ شاہ نواز خان خلف الصدق حضور [illegible] ۱۲۹۱

فیاض زمان حضور امیر کبیر میر علی مراد خان صاحب بہادر والی خیرپور سندھ

ایک عالم کو غم ہوا اسکا — جب ارم کو سدھارے وہ یہاں سے
سال تاریخ صاف صاف امیر — مر گئے شاہ نواز خان لکھدے

١٢٩١

تاریخ رستم خان کلاونت

خیال اب وہیں کا لنگرا اسکا بگڑا — کہ رستم خان نے لی وہیں کی راہ
سے تاریخ یوں آواز آئی — ترانہ سنج ہیں فردوس میں آہ

١٢٩١

دیگر

چل بسے وہ لیس سنج معاش سلطان کے — دیکھ کر کہہ اک عالم کا یہاں سے وہ ان گئے

١٢٩١

دیگر

باندھا ہے گھر سے اپنے کہیں — گانے کو گئے ہیں جنت پر دیر

١٢٩١

دیگر

ہائے لکھنؤ ہو گیا بے لطف آہ — کہہ کہ رستم خان ہوا بیجان آہ

١٢٩١ تاریخ منشی گنیدا لعل سررشتہ دار راج کونسل ١٢٩١

ناگہاں منشی گنیدا لعل ہو کے — بار عصیاں سے بھرے ہا لکھت
بلبل نالاں کہیں تھی نعرہ زن — رہ گیا گنیدا لال کہہ کے بہت

تاریخ انتقال حمید خان ساکن ٹونک ١٢٩١

تھا دوست مرا وحید خان ہا — وہ یہاں سے گیا سوئے جنان آہ
کہہ میر ہر اسے سال تاریخ — ہے ویں غم وحید خان آہ

تاریخ وفات مسماۃ کریمن کہ شعلہ عشق سے بھڑک گئی گھر کو آگ لگا کر جل گئی

کرمین جلی آہ آتش لگا کر — زلیخا اوسے وقت کی سب کہو
سپے سال تاریخ ہاتف پکارا — جلی آتش عشق سے اب کہو
۱۲۸۷

تاریخہاے کتاب

تاریخ کتاب مولفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کہ راقم کے
بڑے کرمفرما ہین اللہ سلامت رکھے

خوش کتابے رقم زدہ تسلیم — در جہان بی نظیر شد تاریخ
بہر سالش بہ سے گر جویا — رقم دلپذیر شد تاریخ
۱۲۸۶

تاریخ کتاب ثانی

کیا کہون کیا لکھی اونہون نے کتاب — وہ جو تسلیم میرے قبلہ ہین
ہین بلاغت کے آسمان کی مہر — کیون نہ سمجھے بلیغ اوسکو کہین
۱۲۸۷

تاریخ اخبار میو گزٹ دہلی

چھپا میو اخبار دہلی عجب — ہوا دیکھ کر اوسکو دل خوش ہوا
سنے سال تاریخ ہاتف نے میر — زہے تازہ اخبار دہلی کہا
۱۲۸۸

تاریخ قیامت نامہ مطبوعہ راقم

رسالہ حشر کا کیا خوب لکھا — خبر خوف اجل سے عام کو دے
بقا کا لطف آیا اسی سے جویا — مذاق موت ہے تاریخ اسکی
۱۲۸۲

تاریخ دا سوخت مولفہ راقم

طرز واسوخت اور شکایت چرخ — سوز و غم جس سے اک ہویدا ہے
واہ جویا تمہارا کیا کہنا — خوب استغاثہ چرخ لکھا ہے
۱۲۸۵

تاریخ رسالہ گلزار فیض کہ حسب الارشاد حضور مسٹر مسو صاحب بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اخلاق مین منظوم کیا تھا اور صاحب ممدوح نے پسند فرما کر خوشنودی مزاج کا پروانہ مرحمت فرمایا

اندرین نظم دلپذیر لطیف
سیر جو یا بیان ہر فن گفت
فکر سال اسکا کس نے لیے جویا
بے خزان در جہاد گلشن گفت
۱۲۸۲

الضاً

جو پڑہے اسکو راہ راست یہ آئے
امتحان کر اگر نہ آئے یقین
فکر سال اسکا کس لیے جویا
کہہ نہ سے صاف خضر راہ مین
۱۲۸۲

الضاً

خلق مین یہ کتاب لکھی ہے
شام غربت کی یہ شفق ہے کہہ
سال تاریخ اسکا اے جویا
موج دریاے فیض حق ہے کہہ

تاریخ کتاب گلشن دانش مولفہ مولوی سلطان احمد خان

لکھی کتاب مولوی صاحب نے وہ خوب
جسکی نظیر ہے نہ جہان مین مثال ہے
جویا عبث ہے فکر تجھے کچھ بھی کیون
یہ گلشن فضا ہے یہی اسکا سال ہے
۱۲۸۴

یہ تاریخ رسالہ مفید عام کی ہے کہ ریاضی مین راقم نے تالیف کیا اور طبع ہوا

کیا رسالہ لکھا ریاضی مین
قاعدہ اسمین ہین عجیب عجیب
شکر اتنا کرو تو اے جویا
اسکی تاریخ ہے حساب غریب
۱۲ ۸ ۳

تاریخ رسالہ ہذا

لکھا یہ رسالہ نے اچھا
سب دوست ہین اسکو دیکھ خوشحال

یہ فیض جو غیب سے ہے جو پایا ۔ الہام غیب اسکا ہی سال

تاریخ تضمین دیوان حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کی ہے کہ راقم نے کیا ہے

امروز تمام گشت تضمین ۔ تاریخ بگو زروے اتمام
جویا سے سال گفت ہاتف ۔ الحال شدہ بخیر انجام
۱۲۸۴

تاریخ جلد پنجم ذخیرہ خوارزم شاہی

لکھوں شاعرانہ اگر مادہ ۔ تعلی کہیں یا کہیں اسکو لاف
پس اب صاف تاریخ لکھتا ہوں میں ۔ جیسی جلد پنجم ذخیرہ کی صاف

تاریخ کتاب مؤلفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب سلیم

کیا ہی لکھنا ہے انکا حضرت ۔ خوب ہی آپ نے ہے لکھی یہ
اسکی تاریخ یوں کہو گا میں ۔ ہے کتاب نادر اچھی یہ

تاریخ مثنوی جناب نواب امراؤ بیگم صاحبہ کہ گلشن نگار سے بنائی لکھی تھی
۱۲۸۳

مثنوی نواب ورد گلشن نگار گفت ۔ لفظ طاؤس جو ہماسے معنی او فرشتہ
بہر تاریخش رقم کرد ایں چنیں جویای سال ۔ طائر معنی گلشن نگار رہا زاوج فکر بلند

تاریخ کتاب حکمت ملخص الصحت
۱۲۹۲

مولفہ جناب حکیم محمد سلیم خان صاحب داروغہ خبر کہ ملخص راقم نے بیان

عجب یہ رسالہ ہے طب میں ملخص ۔ کرے کیوں نہ تعریف ہر شخص اسکی
کہا مجھ سے ہاتف نے دیکھ اسکو جویا ۔ ہے باب شفا بخش تاریخ اسکی
۱۲۸۹

تاریخ کمال التعبیر مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب

کیا ہی تعبیر نامہ لکھا ہے	بخدا لاجواب ہے جویا
مصطفیٰ تاریخ یون کہا دل نے	سال تعبیر خواب ہے جویا

۱۲۹۱

ایضاً

ہیچ بحر فیض خلق است این کتاب	خوش نوشت آنرا سلیم خوش نفس
فکر چہ می کردم کہ گویم سال او	صحت سلک خلق آمد سنش

۱۲۸۸

ایضاً

خوب لکھا ہے رسالہ واللہ	پوچھتی مجھ سے ہے خلقت تاریخ
میرزا تم سے کہوں کیا سنلو	سہ ہے عجب نسخہ صحت تاریخ

۱۲۸۸

ایضاً

عجب گلدستہ گلزار طب ست	کتاب خوش نوشتہ آنخوش دل
پے تاریخ ہاتف گفت جویا	نسیم گلشن صحت بگو سال

تاریخ دیوان جناب نواب احمد علیخان صاحب بہادر رونق کہ اسم با مسمی ہیں اور ۱۲۸۸
خویش گو خوش سخن نواب امیر خان مرحوم والی ملک ٹونک کے فرزند ہیں

کیا چھپا دیوان جسکا شغل عالم میں ہے	دیکھکر حیران ہو جسکو جہان میں خاص و عام
بعد فکر سال ہاتف نے کہا جویا یہی	رونق گلزار معنی ہے گا رونق کا کلام

۱۲۸۸

ایضاً

چھپا دیوان رنگین کس ادا سے	ہر اک عالم میں ہے اسکا مشتاق
کہا ہاتف نے جویا ہے سر آمد	ہے رنگین نامہ عشاق آفاق

۱۲۸۸

ایضاً

چھپا آج دیوان نواب رونق	ہوے دہر مین دیکھکر خوش عجب سب
ہے سال ہاتف نے جو پایا کہا یون	کلام عجیبہ چھپا منتخب اب
	۱۲۸۸

ایضاً

طبع شد دیوان رشک صد بہار	ہر ورق از معنی رنگین چمن
گفت ہاتف بہر سال طبع او	رونق از دیوان صد بزم سخن
	۱۲۸۸

ایضا

چو شد طبع دیوان رونق کہ سیر	شدی بہر تاریخ آن سال جو
پی سال ہاتف ز گردون بگفت	کہ مطبوع مخلوق شد طبع گو

تاریخ گلزار راقم کہ حال شہر جی پور او مین مندرج ہے

لکھا تاریخ مین مین نے رسالہ	تمنا کرتا ہے خود مریخ جسکی
گلکدہ ن تاریخ کیا مین اوسکی جو یا	عجب تاریخ ہے تاریخ اوسکی
	۱۲۸۶

تاریخہای تعمیر مکانات

جب مہاراج نے بنایا باغ	لکھی یارون نے سب نے پہلے تاریخ
ہم بھی جو یا کہو خوش کیون ہو	گلشن فیض اوسکی ہے تاریخ
	۱۲۹۰

ایضاً

بنایا مہاراج نے خوب باغ	کہ عالم مین ہے آج جنت نظیر
کہا مجھسے رضوان نے افلاک سے	ہے باغ مہارام سال اوسکا ہے

۱۲۹۰

تاریخ راقم کی مکان کی ہے کہ جی پور مین خریدا اور دروازہ اوسکا خوب قطع کا بنوایا

دروازہ جب مکان کا بنوایا دوستو	دروازہ بہشت کی دنیا مین ہے نظیر

ہاتف نے یون کہا کہ کر جہانہ صاف صاف / باب غریب خانہ سے تاریخ اوسکی میم

تاریخ تعمیر مکان منشی ابا الفضل صاحب سررشتہ دار محکمہ اپیل حسب فرمایش منشی صاحب موصوف ہر چہار مصرعہ تاریخی اور نام مکین بھی اوسمین داخل اور نام مکان بھی شامل

کرد تعمیر مبارک محل / رشک خیابان چمن با ادب
سال چنین گفت ابو الفضل ابد ۱۲۸۷ / بیت زبان بست مکان طرب ۱۲۸۷

تاریخ جامع مسجد ٹونک

خلیل عہد بنا کرد مسجدے چو بیا / کہ در شرف بجہان شد نظیر صحن حریم
براے سال نگارم چرا کہ مشہور ست / بناے خانہ کعبہ زدود ابراہیم

یہ تاریخ اوسکی ہے کہ شیخ صاحب نے مجمر دنشکل برج بنوایا اور اوسمین حضرت نے رخت ادبار رکھا

یون بنا کر برج بیٹھے ہین جناب / جس طرح کاغذ کا کھیوہ برج ہین
شیخ جی بیٹھے ہین بھر سال ھ / جیم کے نقطہ کی صورت برج ہین

تاریخ مسجد اصالت خان بازدار ۱۲۷۸

اصالت خان والا چون بنا کرد / ہمایون مسجدے با رونق و جاہ
پے تاریخ او چو باز ہاتف / شنیدستم کہ ہذا کعبۃ اللہ
۱۲۸۹

ایضاً

اصالت خان بنا فرمود مسجد / کہ آن جاے معظم جاے حق ست
پے تاریخ چو یا گفت ہاتف / عبادت خانہ والاے حق ست

تاریخ حوض

سلسبیل و کوثر و تسنیم خلد ۔ سیر این حوض ست یا دریائی فیض
فکر می کردم سروش از چرخ غیب ۔ گفت سالش چشمۂ والای فیض
١٢٨٦

تاریخ مسجد پیر جی

خوب مسجد پیر جی تیار کی ۔ سجدہ گاہ عام یہ مقبول ہے
یوں کہا ہاتف نے بہر سال ختم ۔ کعبۂ اہل نظر جویا کہو
١٢٨٣

دیگر

بنائی خوب مسجد اہل دین نے ۔ نماز اس میں پڑھیں سب مرد و زن دیندار
کہو تاریخ اسکی یہی جویا ۔ ہوا بیت المقدس آج تیار
١٢٨

تاریخ مسجد درگاہ حق آگاہ حضرت غلام محمد شاہ صاحب مرحوم

چہ خوش تیار شد مسجد بدرگہ ۔ مراد خاطر دیوانۂ حق
پے تاریخ جویا گفت ہاتف ۔ زہے زیب عبادت خانۂ حق
١٢٨٢

تاریخ گڑھ سکندر شاہ

بنا ہے خوب گڑھ شہر میں یہ ۔ ہوا ہر شخص اسکو دیکھ کے خوشحال
کہا ہاتف نے جویا صاف کہہ دے ۔ سکندر شاہ کا گڑھ ہے یہ بہ سال

تاریخ مکان محمد افضل خلف قاضی نثار علی صاحب سلمہ ١٢٨

چون کرد بنا مکان افضل ۔ از صدمہ اکمل ست تاریخ
جویا پے سال گفت ہاتف ۔ کاشانۂ افضل ست تاریخ
١٢٨٨

نظر محمد خان کے مکان کی تاریخ

مکان کو دیکھکر میں نے کہا یوں
کہا ہاتف نے جو پایا مجھے کھید

عجب ادیل ہوئی تاریخ اسکی
نظر منزل ہوئی تاریخ اسکی

تاریخ مزار بیگم صاحبہ مرحومہ

١٢

سرد چو شاہ رضوان بیگم
گفت ہاتف بگو بہشت جا

چون نگو حرم عالی سند
سال او مسیح محل شد ١٢٨٩

دوسری ہے یہ تاریخ اک پل کی ہے کہ جسپر لکھی تھی

مسجد کہا ہے کیا ان جہان
کہا ہاتف اے عجب خوب جا

عجب فلک عمارت میں بنا
جہان نیست کامل نقش برآب

١٢٨٧

تاریخ مسجد

شد چو بنا ایں [illegible] نماز
[illegible] تاریخ گفتم جا

مسجد یاد خلوت حق پرست
خاص جای عباد حق پرست

١٢٩٠

تاریخ پل دریاے کانکن

پل بنایا ہے یہ کانکن پر
کہ یہ ہندوستان میں ہے بنا

کہا مجھے ہاتف نے اسکی ہے تاریخ
[illegible] اسکی ہے تاریخ

١٢٨

تاریخ ہای پل حسب الحکم والا نواب شاہجہان بیگم صاحبہ [illegible] بھوپال
کہ بیگم صاحبہ نے اپنی ریاست میں ایک پل بنوایا تھا

پل بست برائے فیض عالم
پل بست بگفت ہاتف از غیب

صیت کرم [illegible] جہان شد
در آب روان [illegible] شد

١٢

ایضا

شد چو پل از شہ جہان بیگم بنا | بخشش و حسن و خلوص و زیادہ قویم
ہست تاریخش چو طبع آرزو | سال گفتم شد صراط المستقیم

۱۲۸۵

ایضا

ہست عالم جو ہے آب چنین | پر سے آب پل ہو بنا
پے سر آسمان سخن گفتم | عالم آباد گشت ہر دو بنا

۱۲۸۵

ایضا

صاحب خیر ایسے دست نگر | فیض بیگم کا آج ایسا ہے
پل کی تاریخ ہے یہی ہو یا | فیض جاری ہے آج ایسا ہے

۱۲۸۵

ایضا

چنین پل ہست کہ باشد گذرگاہ خلق | ہمیشہ سر سرا این راہ فیض عام
برائے سال تمام آسمان چو یا گفت | بگو پل گذرگاہ خاص عام

۱۲۸۸

ایضا

بیگم کے حکم خاص سے تیار جب ہوا | وہ پل کہ ہے مقام خوش راہ خاص عام
جو یا سے فی البدیہہ یہ سال [illegible] لکھا | پل ہے جہان آباد گذرگاہ خاص عام

۱۲۸۸

تاریخ چاہ

کھدوایا ایک مدت سو رعیت کو | سو اسکو صاحب خیر نے بنایا
کہا ہاتف نے گل لا آب چہ دم | خدا کی [illegible] نے الدارین خیر

تاریخ [illegible] دو شعر کی ہے کہ حضور پر نور [illegible] صاحب بہادر [illegible]

[illegible] دو [illegible] احمد [illegible] | [illegible]

سوچ کر یہ بھی ہے بالکل تاریخ

گفت ہاتف کہ سن اے جوانا | سخت بنیاد یہ ہوا شد کوچہ

تاریخ مسجد بیگم صاحبہ

کیا بچا مسجد کی وسعت کی بین | با خرم یکہ میں لکھا یا [illegible]
یوں کہا ہاتف نے یہ سال [illegible] | [illegible] اکبر [illegible]

۱۲۶۹

تاریخ مکان سری حضرت پیر و مرشد ام اقبالہ

سال تعمیر [illegible] قصر عالی الایق | کہ بنا ہ ہمیشہ حصین بود
گفت ہاتف بر لب تاریخ [illegible] | داد گاہ ہمیشہ فیض بود

۱۲۸۴

یہ تاریخ اپنے مکان کی ہے کہ راقم نے خرید کیا

مکان میں نے لیا وہ کہ حسین [illegible] | شب برات ہے ہر شب اور روز عید [illegible]
جو پوچھے کوئی تو کہدینا [illegible] | غریب خانہ ہے اسکا [illegible] سال

۱۲۸۹

تاریخ مسجد ٹونک

ہوئی جب یہ تیار مسجد یہاں | عجب شور برپا ہوا ٹونک میں
زبان پر تھا سب کے یہی سال | ہے بیت المقدس بنا ٹونک میں

۱۲۹۱

بیان صنائع بدائع

یہ تاریخیں متاخرین کے واسطے اقسام وار لکھی گئیں تاکہ [illegible] اونکو ابتدا اونکا ذہن نشین خاطر ہو اب صنائع بدائع کو بیان کیا جاتا ہے کہ متقدمین میں متاخرین کی تاریخیں کمتر پائی جاتی ہیں اور [illegible] جن حضرات کو کسی صنعت میں کوئی تاریخ اتفاق سے کہی ہو [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] خود نمائی دیا جاتا ہے اور کیونکہ [illegible] اکا [illegible] ممکن [illegible]

آدمی کو جامہ سے باہر کر دینے والا ہے چنانچہ صنعت زر و بینات کی تاریخ کا صحیح
صاحب لکھنوی نے اودھ اخبار میں اشتہار دیا کسی گزین نقطہ شعری تو اند کہ گفتہ
شاگردی اور بابی اوس کے سکھ و اللہ بہ اور وہ تاریخ غسل صحت کی تھی اور غسل صحت سے کچھ
تعلق نہ رکھتے تھے اس قسم کے الفاظ تھے — سرور و سردار و حاکم عادل و کامل کلام بان
تاریخ صحیح اور صنعت مطلع بھی سہی اتفاق منشی جی نے کام کیا تھا مگر اشتہار سے کیا حاصل تھا
انسا لکھو نہ اس طرح لکھو نہیں چاہیے فضلا فضلکم ایک بعض پہ بھی نظر پہ ہے آخر منشی
ہاتف نے اوسکے جواب سے لکھے شاید دیا یہ کہ مصداق اکبر نجاست اور مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ
عطار گوید غرض یہ ہے کہ تاریخ میں صنع کا ہونا مستحسن ہے اور اوسکی تلاش میں
زیادہ سرگرم بھی نہونا چاہیے ورنہ تاریخ گوئی بھی دل سرد ہو جاویگا ہاں مزاولت کو
بڑا دخل ہے غیر ممکن بھی نہیں ہے الا اوقات زیادہ صرف ہوتی ہے اب
جداگانہ بیان کیا جاتا ہے کچھ صنعتیں تو معروف ہیں اور بہت سی ایجاد طبیعت ہیں
اور ہر صنعت کو اوسکے رنگ کی موافق نظر کرنا چاہیے اور اوسپر محنت بھی کرنا ضرور ہے
ع مشکلے نیست کہ آسان نشود * اس مختصر رسالہ میں زیادہ گنجایش نہ تھی ایک ایک دو دو
تاریخ تمثیلاً لکھدی ہیں ورنہ یہ رسالہ دفتر ہو جاتا اور وہ مفید عام نہیں خاص کے
اور یہ خاص و عام کے لیے

صنعت صوری و معنوی

صوری یعنی ظاہر اور معنوی یعنی باطن اور اصطلاح تاریخ میں الفاظ سے عدد
موافق اوسکے ہوسکے کو کہتے ہیں خواہ الفاظ سے عیسوی ہوں اور عدد اوسکے
مطابق سنہ ہجری کے ہوں خواہ برخلاف اوسکے یا دونو مطابق ہوں اور یہ صنعت

اس ترکیب استخراج یہ ہے کہ سنہ مطلوبہ کو خواہ فارسی خواہ زبان اردو میں لکھکر عدد لیں اگر اپنا جاوین تو منظور ورنہ کمی بیشی کی جگہ اسکے ملتے ہوئے الفاظ داخل کریں جسطرح تاریخ ہذا میں کہ نواب امراؤ بیگم صاحبہ مرحومہ کی انتقال کی لکھی

زنانہ شگفتہ تاریخ زدنیاش گشتہ افسوس ... مہ راشد در غم والاامر او فلک سفش چو یا
برای سال تاریخش سروش از آسمان گفتہ ... بود ہجری ہزار و دو صد و ہشتاد و شش خوبا
۱۲۸۶

دیکھو ہزار و دو صد و ہشتاد و شش کو مطابق ہجری ہوا ہیں اور جب عدد و سکے لیے تو ہجری سنہ ۱۸۶۹ ہیسوی پیدا ہوئے کہ ۶ ۸ ہر سے مطابق ہیں

رسالہ ہذا کی ترتیب کی تاریخ

لکھا تاریخ کا اچھا رسالہ ... ہوئے سب دیکھہ اسکو دل سے خوشحال
سبق تاریخ عشق کی ہے ایک ... اشارہ سے بہتر اسکا ہے سال
۱۲۸۹

تاریخ تولد فرزند سید بخش

شد چو فرزند اسد امیر گو ... زین مسرت جملہ یاران شاد و خرم
صورت وصف بگو تاریخ آن ماہ ... یکہزار و دو صد و ہشتاد و شش
۱۸۶۹

صنعت تجنیس

تجنیس ایک جنس ہو لکو کہتے ہیں کہ مشابہ ہو دوسرے سے خواہ باعتبار الفاظ خواہ باعتبار اعداد اور اس صنعت میں حضرت کریم نے تاریخ اچھی لکھی ہے اور وہ یہی ہے سکو جواب

تاریخ کریم اسدکی

پہلا گمشتہ بیچارہ یار کو ... ہوا رہ میں ایک ہی دو چار
وہاں سنگ دلی سون گمان ہیں ... اشارہ سے تیر و بار میں یار

اس مادہ مین یہ صنعت ہے کہ سنہ اٹھارہ سے بتر بھی پڑھے جاتے ہین اور اخیر دو
اعداد و سنہ ہجری نکلتے ہین اور اصل مین یہ مطلب ہے کہ راہ سو تیرہ پڑھا گیا الغرض [illegible]
لکھتے ہین و دیگر

ایک دوست نی رسید سے یعنی بتاسہ کلان تین عدد بھیجے اوسکی رسید کی تاریخ

نمایان کیون تاریخ اوسکی	کہ سمجھو وہ بین تم اوسکی سنئی
دگر تاریخ کی لکھے تو سنئے	سنہ تارہ سو تیتا سے لیجئے

اگر مادہ مین نقطہ شمول تو سنہ بارہ سو بیاسی بھی پڑھ سکتی ہین اور عدد بھی مطابق ہین

تاریخ جدا مجد راقم

پیدا ہوا تھا یہین کہ دادا	دنیا سے گئے ادھر [illegible]
اب مجکو ہوا خیال تاریخ	کی اہین [illegible]
پوچھا جو سر گئین کس سال	وہ یہان ہوئے [illegible]
تب [illegible] شکستہ حال	ایک غم بھی ہوا الم ملا ہے

تجنیس ناقص ہے الم ملا کو اگر جلدی مین لکھین تو سنہ بارہ سو اکتالیس پڑھے جاتے ہین
اور تمام مصرعہ کی عدد بھی مطابق ہین لیکن اسکو خیالی مادہ کہتے ہین

تاریخ جنگ لشکر نواب ٹونک اور قلعہ لادہ کی ہے

جب بادہ جو لشکر نواب ٹونک لادہ پہ	پھر اگر [illegible] تھا اور [illegible]
[illegible] تجنیس اسلئے ہین تاریخ	[illegible] اور [illegible]

[illegible] کی صورت پانچ کی سی اور تیر کی شکل دو کی سی اور گرز کی طرح [illegible] اور تیر [illegible]
[illegible] ایک کی سی الف کی سی اسکے مجموعہ سے سنہ مطلوب حاصل ہوتے ہین

سر ورقی ... تاریخ

مصرعہ کے عدد بھی مطابق اس تاریخ کے ہیں یہ نئی ترکیب کی تاریخ ہے

یہ تاریخ اصالت خان بازدار کی مسجد کی ہے

چو خان اصالت بنا کرد مسجد — که در ملک هند ست دار الاسلام
بشکل و با عدد تاریخ گفت — اذان سجده با در رکوع و قیام

سکا نون یہ ہاتھ سے کھنچے سے الٹا کی شکل عدد نو کے مشابہ ہوتی ہے ۱۲۹۱ اور سجدہ میں الف کی صورت اور رکوع میں دو کا مانند اور قیام میں ایک کی طرح اور اس ترتیب سے ۱۲۹۱ حاصل ہوتی ہیں اور عدد مصرعہ کے بھی مطابق ہیں

صنعت مرصع

یہ وہ صنعت ہے کہ اس میں ایک حرف منقوطہ اور دوسرا مہملہ ہو

تاریخ سالگرہ فوجدار صاحب

نواب کی عمر کیا بتاؤں — اکتیس برس ہیں ابھی سن
جویا نے کہا کہ سیر نواب — تو خوب برس ہیں ابھی سن

مہاراجہ الور کی فرزندی کی تاریخ ۱۲۸۴

جس کو فرزند دیا حق نے — سب کے چہرے پہ ہے عیاں گلشن
اے مہاراجہ مجھے کہہ گیا — سال اس کا ملک بہشت

۱۲۸۶

صنعت منقوطہ

یہ وہ صنعت ہے کہ جملہ حرف مادہ کے منقوطہ ہوں اور اس قسم کی تاریخ نایاب ہے

یہ تاریخ عطائے شمشیر کی ہے کہ نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار کو دربار مہاراج ادہیراج سری حضور پر نور سے عنایت ہوئی تھی

لکھی جس نے شعر میں نقش عجائب — وہ اب نواب کو راجہ نے بخشی
ہے تاریخ میں نے یوں کہا سر — کہ منقوطہ میں سب تاریخ نقشی

تاریخ انتقال الٰہی بخش خان صاحب کہ وقت شب بیماری سکتہ ہو گیا ۱۸

چون شد ز دار الٰہی بخش خان حیف — از ریخ رنجش شده ز بود نال
جو یا تو پرس از فلک ابن — شب جنت شفیق گو بہر سال
۱۸۷۴

تاریخ شادی حکیم حسین علی

کرد شادی آن محب دل نواز — خویش و بیگانہ شده زان خورسند
چون بہ ہاتف سال او در یافتم — زیب شب جنت شفیق آمد بگوش
۱۸۸۳

تاریخ مہاراجہ جودہ پور

جب مر گئے تخت سنگھ تو جو پایا — اور لال جی بیٹھے مہاراج
منقوطہ میں میں نے سال لکھا — کہ جنت نشین ہے مہاراج
۱۸۷۳

صنعت مہملہ یعنی غیر منقوطہ

یہ وہ صنعت ہے کہ اس میں حرف سادہ بے نقطہ ہوں یعنے مہملہ جیسے تاریخ مذکور کہ تولد فرزند ارجمند مہاراجہ بھرت پور کی ہے

چو شد فرزند و برشکستہ راجہ — ور خشندہ شد سال مہر او
بگو در مہملہ تاریخ جی را — کہ گردد مالک و [illegible]
۸۲

تاریخ شہادت منشی حاجی محمد رضا صاحب مدار المہام ریاست جودہ پور
کہ تمام او در [illegible] ہے

آن حجی را ظالمے بے رحم کرد شہید — در جہان شد شور حسرت [illegible]

دل شکستہ گفت ہاتف بہر تاریخش ز سیر	عالم و سردار سالک عامل عمدہ کام مرد

۱۲۸۷

صنعت رعنا

رعنا گل دو رنگ کو کہتے ہیں اور بیان رعنا سے مراد منقوط اور غیر منقوط ہیں کہ کہ اس صنعت میں معجمہ اور مہملہ دونو سے تاریخ نکلتی ہیں یعنے منقوط سے علیحدہ اور غیر منقوط سے الگ اور یہ ترکیب عجیب ہے

مثال

یہ تاریخ بنای مسجد درگاہ حق آگاہ حضرت غلام محمد شاہ صاحب مرحوم مغفور کی ہے کہ حسب فرمایش میر جیون علی صاحب کپتان کی کہی تھی اور اسمین یہ شرط تھی کہ مادہ مین بسم اللہ کا نام آجاوے اور کعبہ کا بھی مذکور ہو اور دو تاریخ نکلتی ہون اور قطعہ مین نام بانی اور محرک بنا کا درج کیا جاوے

بنا ے مسجد از جیون علی فیض محمد خان	شد از حکم جناب فیض علی جان سخا باب
بگفتم سال ہجری عیسوی سندی نو چو یابد	ز بسم اللہ شد تعمیر اوج کعبہ تا سنہ

سنہ ۱۹۹۶ از مصرعہ سالم و سنہ ۱۲۸۲ از منقوط و ۱۹۲۲ سمت از تعمیہ لو منقوط سے ہجری کل مصرعہ سے عیسوی اور اگر لو یعنے ۵۶ کا تعمیہ اخل کرین تو سمت پیدا ہون اور سب شروط بھی اسمین آگئی ہیں

تاریخ تذکرہ موزان شاعر بلند شہیر جنکا تخلص آپ بیداغ ہے

گلشن نازک سخن ہست این با بوع سخن	ہم کلام سہل و ہم مضمون نازک ہم ادق
از حروف معجمہ و مہملہ تاریخ گفت	روضہ فردوس شبک سد حال نہ شفق

اس تاریخ مین منقوط سے جدا تاریخ نکلتی ہے اور غیر منقوط یعنے مہملہ سے الگ تاریخ نکلتے ہے اور دونو مطابق

صنعت موصل و غیر موصل

یہ وہ صنعت ہے کہ حروف شاملہ سے علحدہ تاریخ نکلے اور غیر شاملہ سے جدا تاریخ نکلے جیسے طرح تاریخ میمنت

یہ تاریخ نواب محمد ابراہیم علی خان والی سچین کی مسند نشینی کی ہے

آن مہ تابان عدل و داد چون نواب شد	گشت شادی در جہان شاد و شد عالم تمام
گفت جویا سال او در انفصال و اتصال	شعلۂ اقبال روشن باد فروغ اتمام ۱۲۸۵

دیگر

یہ تاریخ شادی لیہد بہادر والی رام پور کی ہے

مثال شمس درخشندہ ہر کل سحر	ریاض جلوۂ نازہ عجب ار باغ ادا
چو دید گوہر او گفت ہمچو تاریخش	مثال نور چہ تابان عجب چراغ ادا ۱۲۸۶ ۱۲۸۶

اسمیں حروف شاملہ یعنے مثال کی میم اور تا اور الف اور نور کا نون اور واو وغیرہ ہم کا جدا مادہ ہے اور غیر شاملہ یعنے مثال کی لام اور نور کی را اور تابان کا نون اور چراغ کا غین وغیرہ ہم سے جدا تاریخ نکلتی ہے

صنعت مقلوب

یہ وہ صنعت کہلاتی ہے کہ اگر مادہ کو الٹ کر پڑہیں تو وہی صحت پیدا ہو

مثال

یہ تاریخ غسل صحت حضور پرنور مہاراجہ صاحب بہادر والی الور سولی جیپور کی صحت کا ہے

آنکہ بدخواہ او شود در دہر	باد یارب ہمیشہ سینہ شق
سر خود ز انتظار خالی آن	ہر ادب و بہ صحت بد وقت ۱۲۸۴

اس تاریخ میں جس لفظ کو مقلوب کرینگے وہی پڑہا جاویگا جیسے ہرادب کو الٹا تو ہرادب

بھی ہوا اور وہ یہ کہ دیدہ نظر آیا تخت کا تخت ہو گیا علیٰ ہذا القیاس اور یہ مصرع تاریخ ہے

دیگر

یہ تاریخ ایک دوست کی مکان کی ہے کہ بارش سے منہدم ہو گیا تھا

کس محل کو منہدم تو نے کیا	کیوں نہ غم سے ہو جگر چاک اے فلک
لاکھ حسرت سے کہوں میں سال بھی	کاخ ہو جاے آج وہ خاک اے فلک

اس تاریخ میں کل مادہ مقلوب ہوتا ہے یعنی خاک کا کاخ ہو جاتا ہے [illegible] ہو جاتا ہے دوسرا لطیفہ

دیگر

یہ تاریخ مرزا اکبر علی بیگ کی انتقال کی ہے کہ زخم قلب سے رحلت کی

چو اکبر علی بیگ رحلت نمود	کہ داغ الم برد از زخم قلب
پے سال ہاتف زجویا بگفت	بگو میرزا مرد از زخم قلب

اس تاریخ میں یہ ترکیب ہے کہ قلب میرزا سے ازریم ہوتا ہے کہ ریم سے ۱۲۸۰ کے نکلنے سے انتقال کیا اور صنعت ثانی یہ ہے کہ الفاظ موافق واقع کے داخل ہوا ور مصرعہ تاریخ ہے

یہ تاریخ غرق ہونے کی سہراب خان ولد رحمت خان کی ہے

جبکہ ڈوبا بحر میں وہ مہر چرخ تھا	کیا کہوں اس حادثہ کا غم ایک عالم کو ہوا
صنعت مقلوب میں ہاتف نے کہا رو رو کے	حیف ماہی سار تو سہراب پانی میں گیا

اسکے معکوس کرنے سے یہ عبارت نکلتی جاتی ہے [illegible] گئیں اب بار و معود اسی کی خواہ سیدھی طرح پڑھو خواہ [illegible] ہوتا ہے کہ سال پہ دلالت کرتا ہے اور تمام مصرعہ تاریخ ہے

تاریخ مثنوی درد دل مؤلفہ راقم

درد دلم فزون شد اظہار آن نمودم	کردم دعا کہ یارب این نظم جا بجا باشد

چون ختم مثنوی شد در ساعت ہمایون	گفتم برای سالش شاباش کلک سلطان

اس مادہ کو بھی جسطرف سے چاہین پڑہین اور یہ تاریخ فصلی ہے

یہ تاریخ زیارت درگاہ عرش پایگاہ بادشاہ دوجہان دستگیر درماندگان سند الاولیا آل نبی اولاد علی خواجہ خواجگان فخر اولین و آخرین حضرت خواجہ بامعین الملت والدین چشتی حسن سنجری نور اللہ مرقدہ کی ہے

چون باجمیر آمدم از راہ شوق	شوق دیدار مزارش شد زیادہ
خادمان چون از سر تربیت غلاف	برکشیدند و نگاہم اوفتاد
از تمامے لعل حسن و تلثث را	دیدم و گفتم کہ نورش کم مباد
کردم از دل دو شش و گفتمش	تلثث دیدیم لعل باب داد

یعنی تلثث لعل کہ دروازہ دوکا سبز دیکھا اور اس مادہ مین ہر لفظ مقلوب ہوتا ہے

صنعت تقسیم

یہ وہ صنعت ہے کہ عدد کی حصہ دو چند یا سہ چند سکے جاوین جیسے اس تاریخ کے کہ یہ تاریخ دیوانی شمس الدین دیوان کی ہے

دیوانجی کو کام ملا جب حضور سے	اس مژدہ سے بساط فلک ہوگئی زمین
ہاتف نے نصف سال کہا دو چند [illegible]	لے دال گرد و چند سہ چند اوسکو [illegible]

دال کے چار عدد لکھے اوسکے دو چند اٹھ لکھے اوسکے سہ چند بارہ لکھے [illegible] اور عدد دونوں مصرعہ کے برابر ہین

دیگر

یہ تاریخ حیدر خان کی ہے کہ اللہ تعالی نے دو فرزند تواَم اوسکو [illegible]

داد فرزندان توام حق تعالیٰ مہربان	یا الٰہی آن پسر باشند بہرہ و بہرہ مند
گفت ہاتف بہر تاریخش ز جو یا تخمین	جیم جیون خان گہ و کن و چندان را

اول جیم کے تین عدد گھٹے پھر اسکے دو چند جگہہ گھٹے پھر اسکو دو چند بارہ ... ہو گئے یہ تاریخ مفصل ہے ١٢٩٣ ١٢٩٣

صنعت اوائل

یہ وہ صنعت ہے کہ ہر ہر لفظ سے تاریخ نکلے جس طرح اس تاریخ میں ہے

والی ٹونک

انچہ خوش گفتیم جو یا از خبرہای جو	از مسرت ہای شادی شاد شو خوشحال گو
سال تاریخش ہر ہر لفظ ز کل یادہ	از وفور حشمت و بہبودی اقبال گو

١٢٨٦

اسمیں ہر ہر لفظ سے نوح سال بھی نکلتی ہے اور کل مصرعہ کے عدد سے بھی سال ...

یہ تاریخ جناب حکیم محمد سلیم خان صاحب کے رسالہ کی ہے

حرف حرف اسکا گر اب بقا کی موج ہے	بحر حکمت سے ہے بیشک یہ رسالہ مثل در
یوں کہا ہاتف نے جو یا جب بہر سال طبع	معنی حکمت میں لکھی دل سے کیا بے بہا

١٢٨٨

اس تاریخ میں ہر ہر لفظ سے مصنف کا نام نکلتا ہے اور ہر مصرعہ کے عدد ١٢٨٨ ہیں

مخزن حکمت میں دل سے لکھی پاک ... مطبوعہ ... یہ تاریخ ایجاد خامہ جویا

یہ تاریخ نواب محمد عثمان خان کی عہدہ حاکمی محکمہ اپیل کی ہے

فکر تھی مجھکو کہ تاریخ لکھوں میں جو یا	بولا ہاتف دہیں آواز سے اقبال ہیں
اسکی تاریخ جو پوچھو تو ہے بس یہ شعر	ہمت و حشمت و بہبودی و اقبال ہیں

١٢٨٥

یہ تاریخ ایک دوست اندکی ہے

چون بہ پیچی پور رسید آن مستحق	فیروم از دل جدا با غم گفت
از زبان خود دستش این سال سعید	باقت و حور و پری آدم گفت

صنعت فال

یہ وہ صنعت ہے کہ کسی سانحہ کی تاریخ بطور فال دیکھی جاوے اور کسی کتاب میں یا مطابق تخلص اوسکے یا جس شخص کی تاریخ دیکھی جاوے اور اوسکے کلام میں سے حاصل ہو اوسکو فال کہتے ہیں جسطرح اس تاریخ میں کہ مرزا اسد اللہ خان غالب کی انتقال کی ہے

حادثہ وہ ہوا ہے غالب کا	جس سے مغموم خاص و عام ہوئے
پس غالب یہ سال ہاتف نے آہ کیا	اسد اللہ خان تمام ہوئے
	۱۲۸۶

اسمین البتہ یہ تکلف ہے کہ پس غالب لفظ آیا ہے اوسکا تعمیہ کیا ہے
تاریخ وفات محمد مظفر خان کرم کے دیوان حافظ سے نکالی تھی اور اس مصرعہ سے اخذ کیا تھا کہ مستحق کرامت گناہگارانند

کرم کو لیا فلک نے قدر سے	کہہ زبان سے اپنے جو یا سال فوت
حافظ شیراز کا ارشاد ہے	مستحق بد کرامت فال موت

اس قطعہ میں مصرع اول بھی تاریخ ہے اور کرم کی قلب کرنے سے مرک پیدا ہوا اور یہ بات زائد ہوئی

دیگر

ایک روز میں دیوان صائب دیکھ رہا تھا ناگاہ دل میں خیال آیا کہ صائب کی تاریخ لکھنی چاہیے جسوقت دیوان میں غور کیا تو اول مصرعہ یہی نکلا عدد نکالے تو ایک کم وہ سنہ تاریخ تھی صائب کے بزرگ اور حق آگاہ تھے میں کسطرح کا قائل نہیں ہوں اوسکا کلام شاہد ہے سبحان اللہ واقعی بلبل ایران

تھا کامل حسابدان تھا

ہر چہ کردیم خیالش گردید	این کرامت ز سر شوریست
سال جو با کمال فسقش بنگر	حسابش از گلشن ثنا پیداست
	۱۰۸۰

دیگر

یہ تاریخ اپنے چچا کی ہے کہ جب راقم یہان آیا اور جو کچھ لکھا ہے دیکھا اور سب مصرعہ یاد رہا و آیا جب عدد لیے تو بلا کم و کاست تھی

درین آبادی نا قدرشناس و ہم	نزد ہر خورد و کلان گوہر زر نیم
بہر تاریخ نگفتیم ز کلام حافظ	طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم
	۱۲۶۱

یہ تاریخ جناب حکیم صاحب مغفور جنت مآب نواب امام بخش خان فوجدار صاحب کی کہ راقم نے بعد انتقال انکو دیوان اونکا دیکھ رہا تھا جس وقت یہ شعر کہ لکھا ہے نظر پڑا ایسا خوشخیال آیا کہ یہ تاریخ ہے عدد لیے تو بلا کم و کاست تاریخ تھی

یہ کرامت اوسکی ہے جو با لاغری ہم رنگ	تا قیامت رحمت خلاق باری قبر کو
کس طرح سے با لاغری ہم رنگ گندم کو ہو	ہے شکن گندم کی لب کافی ہماری قبر پر
	۱۲۸۶

مصرعہ آخر تاریخ انتقال ہے اور مصرعہ اول مین لاغری ہم بھی تاریخ ہے لیکن ۱۲۸۶ تکلف کے ساتھ ہے اور وہ صاف صاف

تاریخ نیرنگی زمانہ

بگو تو از سر نیرنگ سال انجا را	جہان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند
	۱۲۹۰

صنعت ریاضی

ریاضی صنعت معروف ہے یعنی جسقدر قاعدہ ریاضی کی مشہور ہیں سب انہیں سے

تاریخ نکل سکتی ہے مثلاً جمع تفریق ضرب تقسیم اربعہ متناسبہ کسور اعشاریہ خطائین سلسلہ جبر ومقابلہ وغیرہ کے کل قاعدون مین تاریخ نکلتی ہے مگر مقدمہ طویل ہے اور اس مختصر رسالہ مین اسقدر گنجائش نہین اگر رسالہ اس فن کا مشہور ہین انکو دیکھنا چاہیے یہان دو ایک تاریخ پر اکتفا کیا گیا

یہ تاریخ ایک دوست کی ہے کہ غیب سے اوسکو دولت ملی جو باعث فرحت ہوئی

جبکہ قسمت سے سن حال مین پائی دولت	اک ہر ایک دوست اوسکا ہوگئی بانشاط
بہر تاریخ ریاضی مین کہا ہاتف نے	جماعہ مقسوم علیہ اور مجسم خارج

۱۲۸۷

۹ + ۱۴۳ = ۱۲۸۷

دیگر

یہ تاریخ ایک ریاضی دان کو رسید چارا بنہ مین بھیجی تھی

جو اول کو ہو نسبت دوسرے سے تیسرے کو وہ چوتھے سے	وہی پہلے کو نسبت تیسرے سے اور وہ ہے نصف اول کا

۱۲۸۳

دیگر

یہ تاریخ محمد جمال شاہ کی ہے

دال با جیم کو جمع دو ہی ضرب بادال	ساز با حق کریم این ہمہ ابجد سال

۱۲۸۰

۴ + ۳ + ۴ + ۴ = ۱۰۰۰ ۱۲۸۰

اور جس قاعدہ مین منظور ہو اسپر قیاس کرکے تاریخ نکالین

بیگم صاحبہ کی تاریخ

اسم غفور کی اس ترکیب کو اوسکے مطابق سنہ ۱۲۹۶ مین ہر شے کے نام مین اتفاقاً عدد ریاضی نکالا ہے یعنے ہر چیز کے نام مین سے غفور نکلتا ہے اس ترکیب سے کہ اسکے عدد ۱۲۸۶ کو دوسری شے کے نام کے عدد مین شامل کرو اگر اوس شے کے

عدد ان اعداد سے زیادہ ہین تو دونونکو جمع کرو اور حاصل تفریق دونون کا اوسمین سے نکالو باقی سنہ مطلوب ہے یعنے ۱۲۸۶ کو گھٹا دو اسم غفور کی عدد ہویدا ہونگے اور اگر اسم غفور سے دوسرے عدد کم ہین تو دونونکی حاصل جمع مین اونکی حاصل تفریق کو بھی جمع کرو اور اوس مجموعہ سے غفور کے عدد منہا کرو تو غفور کے عدد پیدا ہونگے جسطرح مثال ہذا مین ہے اسم غفور ۱۲۸۶ پیغمبر خدا ۱۸۵۷ انکو جمع کیا ۳۱۴۳ ہوئی انکی حاصل تفریق ۵۷۱ کو انکی جمع سے منہا کیا تو ۲۵۷۲ رہی انہین سے اوسی ۱۲۸۶ کو منہا کیا تو ۱۲۸۶ نکلے غرض ان دونون شکلون پر قیاس کرکے وہ جہان کے اشیا اور انسان و درخت چرند پرند ارضی و سماوی کی ہر شے سے نام غفور نکالین لاتعد و لاتحصی تاریخین نکلتی ہین

صنعت ملفوظی

یہ وہ صنعت ہے کہ اسمین حروف ملفوظی کے عدد لیے جاتے ہین یعنی زبر اور بینات دونونکی ملکر تاریخ ہوتی ہے یہ تاریخ تولد فرزند ارجمند فوجدار صاحب موصوف کی ہے

دیا حق نے فرزند نواب کو	کرے کیون نہ تعریف مریخ اسکی
کہا مجھسے ہاتف نے صنعت مین جو یا	سراج سعادت ہے تاریخ اسکی ۱۲۸۶

ترکیب

سین	را	الف	جیم	سین	عین	الف	دال	تا
۱۲۰	۲۰۱	۱۱۱	۵۳	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۱	۳۵	۴۰۱

یہ تاریخ برخوردار عبد العلی برادرزادہ راقم کی ہے

جب دیا حق نے پسر بھائی کو	سب نے یہ مجھسے کہا سال کہو

سنت سے یہ مین نے کہا اسکا سن ‏ ‏ ہے گل گلشن اقبال کہو

یہ تاریخ بنائے مکان نواب ممتاز الدولہ بہادر کی ہے ۱۲۸۶

خوشی کی بہت اوسکی نواب نے ‏ ‏ رکھی جگہ بنیاد دیوان فیض

کہا مجھسے ہاتف نے جو پایا سال ‏ ‏ ہوئی اوسکی تاریخ ایوان فیض

یہ تاریخ تولد فرزند ارجمند رئیس ... کی ہے ۱۲۷۶

دیا حق نے فرزند مہتاب صورت ‏ ‏ درخشندہ جسکی جبین سے اقبال ہے

یہ سال ہاتف نے مجھسے کہا ‏ ‏ زہے نجم اوج شجا سال ہے

صنعت نادر ۱۲۹۴

یہہ وہ صنعت ہے کہ اسمین شمار حروف کی عدد لیتے ہین جیسے لفظ الف اور سکا شمار کرتے ہین اب ایک عدد نقش لینگی اسیطرح سب مادہ کی عدد لیے جاوینگے اور یہ صنعت بہت دشوار ہے مومن خانصاحب مرحوم اسمین جب فکر کی تو یہ ایک تاریخ اونکی ہاتھہ لگی اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص کی شادی کی لکھی تھی اسی صنعت اور ایک تاریخ مظفر خان گرم کی دیکھی اوسکی تاریخ اس صنعت مین لفظ ... سے نکالی اور وجہ سمجھی صاحب نے فکر کی وہ تکلف کی ساختہ تھی کہ چند حروف تلاش کرکے مطابق سن مطلوب کے کر لیتے تھے اونکو ترتیب دی تو ترتیب وہ درست نہ آئی لاچار اونکے واسطے وہ الفاظ تجویز کیے کہ جنکے سر لفظ حرف تھے راقم اسکا قائل نہین اور پھر یہ دعوی کہ مین اسکا موجد ہون موجد اس صنعت کے مظفر خان گرم مغفور اور پھر مومن خانصاحب مرحوم ہین راقم نے بھی اس صنعت مین ہی لکھا کہ کہ لوگ اسکو دشوار لکھتے ہین فکر کی اور چند مادہ سے تاریخات کے نکالے

تاریخ نستعلیق مسمی خیابان تاریخ

یہ تاریخ رئیس اسم لیرکے فرزند کی شادی کی ہے

تا جہان ماند بزیر آسمان	بہر فرزندش ہمہ روز و شب باد خوشی
آنچہ خوش در صنعت اہل فلک	گفتہ ام تاریخ او باشد خوشی

۱۸ ... ۰

ب ا شش و خ و شش ی

دو یک سہ صد چہار شش صد شش سہ صد دو

۱۰ ۳۰ ۱۵۹ ۴۹ ۶۹۴ ۴۰۰ ۱۵۹ ۱۰ ۱۸۷۰ عیسوی

مادہ کو حرف حرف لکھکر اونکے ذیل میں اونکا شمار لکھا اوس شمار کے عدد اوسکے نیچے لکھے پھر سب کو جمع کیا اسیطرح سے تاریخیں ہیں اور یہی طریق تاریخ کو بر تقریب کے مادہ کو دیکھنا چاہیے کہ موافق اوسکے ہے یا نہیں اور الفاظ مادہ کو جیسے ہیں ویسا ہی کر کے فکر کریں تاریخ والی لوگ

ایضا

این چنین در خلق غوغای خوشی است	آنکہ شد از فیض او خوشحال گفت
اے فلک آن بادشاہ دہر را	صد خوشی شما را سال گشت

۱۸ ...

ایضا

تا جہان ہست و جہان را صورتے	ملک و مالک با خدا آباد و خوش
این مسرت از فلک پیدا ہل در	ہم بتاریخ گردد و کن شاد و خوش
آنکہ مصرعہ میں ہے مادہ ہیں	۱۲۸۷

دیگر

یہ تاریخ نواب محمد زین العابدین خان بہادر کی عطائے جاگیری ہے کہ سہری یا

حضور سے عنایت فرمائی اور نسلاً بعد نسل کا پٹہ ہو گیا

شد چو جاگیرِ بہبر نوابم	در دلم شد خیالِ تاریخش
گفت جویا بصنعتِ نادر	لا زوال است سالِ تاریخش

یہ تاریخ وقفِ دیہات کی ہے کہ مولوی غلام یحییٰ کو علاقہ حضور سے وقف کیا

اگرچہ سالہا تقسیم کردم	از پیِ تاریخ دل خوشحال گشتہ
ہشت حرفت راہ دو چون کرد	دو بخشش بصنعت سال گشتہ

ایضاً

آن سخی را آفرین و مرحبا	آنکہ شد زین مژدہ خوشحالش بگفت
چون بصنعت فکرِ جویا شد بلند	وقف ہر آدم بسالش گفت

ایضاً

بہر وقفِ غلام یحییٰ را	بہر جویا ز غیب جو تاریخ
گفت ہاتف بصنعتِ نادر	وقف انام دائم گو تاریخ

یہ تاریخ کتابِ حکمت حکیم محمد سلیم خان صاحب کی ہے

کیا ہی نادر کتاب ہے واللہ	رشک ہی جسکے فراغ کا مرجع
کہا ہاتف نے مجھے اے جویا	صحت حال ہے اوسکی تاریخ

۱۲۸۸

یہ تاریخ نواب ممتاز الدولہ کی عطائے خلعت کی ہے کہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر سے عنایت ہوا

میں کہوں تم سے سنو جویا ذرا	چاہتے ہو اسکی جو تاریخ تم
اس عطائے نعمت افزا کی اب	دولت عظمیٰ لکھو تاریخ تم

یہ تاریخ ولادت برادرزادہ راقم کی ہے

داد فرزند حق برادر را	گوہرے از نہال سعد آمد
گفت ہاتف برائے تاریخش	اختر جان سال سعد آمد

یہ تاریخ نواب ابراہیم خان والی سچین کے حلف کی ہے

کیوں نہ عالم میں ہو درخشندہ	برج شوکت کا ہے وہی مریخ
کہا ہاتف نے مجھ سے جو یا	وارث تاج اوسکی ہے تاریخ ۱۲۹۱

یہ تاریخ صاحبزادہ بلند ارادہ دوستہ صاحب کے تولد کی ہے

جبکہ پیدا ہوا فرزند بہ شہنشاہ والا جاہ	فکر ہوئی تاریخ کی مجکو اسے کہا ہاتف نے
ہاتف غیبی نے مجکو صدا دی فکر کیا ہے	سال تولد اسکا چہرا مظہر نور الٰہی ہے

یہ تاریخ کتاب گنج ظلمات کی تالیف کی ہے کہ راقم کی تالیف سے ہے

وہ نام رکھو کہ جسمیں ہو یا	ہے وہ اصل صنعت اسکی تاریخ
ہاتف نے کہا کہ فکر کیا ہے	آئینہ حیرت اوسکی تاریخ ۱۲۸۵

یہ تاریخ انگریزی میں مسٹر الفرڈ فانشو صاحب کی ملاقات کی ہے

جبکہ گیا میں وطن دوست مرا الفرڈ	شاد ہوا دل کہ مجھے ملا آخر
مجکو اسکا ہر سال محبوب عیسی	الفرڈ کم ہے یا فانشو کم ۱۸۶۵ع

یہ تاریخ والی سچین کی فرزند کی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ نواب صاحب کئی فرزند ہوئے ہیں ہر اک کی جداگانہ تاریخ ہے

جبکہ نواب کے ہوا بیٹا	برج ثروت کا ہے وہ مہک اختر
کہا ہاتف نے مجھے جو یا	بہر تاریخ گرامی گوہر

١٨ ٦٨

دسہرہ کی تاریخ

جہاں میں ہر طرف عشرت کی ہے دھوم	عجب رنگ طرب لایا دسہرہ
ہے تاریخ جو یا فکر مت کر	خوشی کے ساتھ کھہ آیا دسہرہ

یہ تاریخ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کے رسالہ کی ہے ۱۲۸۶ ہجری

کہا ہے حضرت تسلیم نے خوب	رسالہ جسکا ہے مسمّی کا اصول
ہے تاریخ ہاتف نے کہا یہ	کتاب بنا دار اسکا کہو سال

۱۲۸۷

یہ تاریخ شتر مرغ کی ہے

جانور ایک بنا یہاں آیا	جسکے تواریخ کی ورزش میں تاریخ
آئی آواز فلک سے ناگہہ	کہیں جو یا عجیب تاریخ

۱۲۸۰

یہ تاریخ جناب مرزا غلام احمد بیگ صاحب کے دیوان ہونے کی ہے

یہ ستودہ صفات جامع کمالات انسان کیا فرشتہ ہے اس شہرت پر تحریر نہیں کسی طرح کا تکبر نہیں خلیق حلیم عادل خیر خواہ راج خیر اندیش مہاراج سلطنت ایسا کہ ریاست کو آج تک بنا دیا بتحریر تکو دکھا دیا اونکے محسن تعریف اونکی میں کیا لکھوں عموماً وہر ریت ہے سب جانتے ہیں لوگ مانتے ہیں

جو دیوان ہیں چھپور کے مرزا	کہ ہستند ناظم و عادل ملک
جو جستند کشتم ثنا ونیش جو یا	ہے سال گفتم مبارک مبارک

۱۲۸۸

یہ تاریخ ولادت فرزند نواب علی خان بہادر والی ملک چھپور سندھ کی

ہے جس طلعت کا یہ فرزند ماہ	نہ دیکھی ہیں ایک صورت ایسی
کہا ہاتف نے ایکبار دیکھ یہ	چراغ خانہ ہے تاریخ اسکی

۱۲۸۴

ایضاً

اس تاریخ پر حضور نواب صاحب بہادر سے خلعت مرحمت ہوا تھا

دیا نواب کو جو حق نے ایسپر
درجہ کمال سے جو پایا
کہا ہاتف نے تو نکر تشویش
تو کہہ اوسکا سال آہ جو پایا
۱۲۹۲

یہ تاریخ ظہیر الدین شاہ صاحب کی مکان کی ہے

شاہ صاحب نے بنایا جب مکان
خوبصورت خوش قرین زیبا بنا
یوں کہا ہاتف نے جو پایا چرخ سے
اسکی ہے تاریخ بیت پارسا

یہ تاریخ رسالہ شہادت نامہ فرزند بتول دلبند رسول نور دیدۂ مصطفیٰ لخت جگر مرتضیٰ مالک کونین حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے کہ راقم الحروف نے لکھا ہے

شہادت کا لکھا رسالہ جو سکے
کرے کیونکہ تعریف ہیچ اوسکی
پہ سال ہاتف نے جو پایا کہا یوں
بیاض ماتم ہے تاریخ اسکی

یہ تاریخ میاں صادق علی سوزان مداح کے تذکرہ کی ہے

جمع کیا تذکرہ سوزاں نے خوب
ہو گئی کچھ روز دن کو قدر سخن
نظم کے افلاک کا جو پایا تو کہہ
مادہ سال ہے در سخن
۱۲۸۸

یہ تاریخ حضور ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی تشریف آوری کی ہے کہ بعد رحلت مسٹر میو صاحب بہادر کے رونق افروز کرسی وزارت ہند ہوئے ہیں

گھر کے کھلے امیر کے صاحب
اور وزارت کو کام ہے کے بحال
آئے جب ہند میں کہا سب نے
لاٹ صاحب سے کچھ ہم سال
۱۲۸۸

مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر والی جودہ پور کی مسند نشینی کی تاریخ ہے

خوش ہو کہ راجہ ہوئے جسونت سنگھ | جسکی خوشی سے جہان خوشحال ہے
پوچھتے تم مجھسے ہو کیا میرزا جی | کوکب اقبال یہی سال ہے
۱۲۹۱

صنعت ایجاد

یہ وہ صنعت ہے کہ مادہ کے سوا زیر و زبر یعنی حرکات سے بھی عدد لیتے ہیں جس طرح تاریخ ہذا ہیں کہ شہاب ثاقب کے گرنے کی ہے

آسمان سے گرا ہے آج شہاب | ایک عالم پہ آشکارا ہے
فکر کرتے ہو کیسے جویا | اوسکی تاریخ صاف تارہ ہے
۱۲۹۶

تارہ شرح اوسکی زبر ساکن زبر ساکن تارہ

دیگر تاریخ رسالہ مفید عام ریاضی مولفہ راقم کی ہے

قطعہ

رسالہ خوب لکھا تمنے جویا | ہوا ہر ایک اوسکو دیکھکر خوش
نہ پوچھو ہم سے تم تاریخ اسکی | زمانہ کہہ رہا ہے تحفہ شائستہ
۱۲۹۳

صنعت بلیغ

یہ وہ صنعت ہے کہ شمار حروف کو بھی حرف تصور کرکے پھر اوسکے عدد لیں اور یہ صنعت محالات سے ہے اور اس صنعت کی تاریخ آج تک نظر سے نہیں گذری خامہ جویا کی ایجاد ہے

تاریخ

ایک ہاتھی سرکار جی پور میں آیا ایسا کلان اور خوشنما دوسرا دیکھا نہ سنا سے
کہا اسکی تاریخ لکھو منہ سے نکلا یہ پیل ہے اسکی تاریخ بھی پیل ہے پھر غور کیا تو اسی

صنعت بین الکلم وکاست تاریخ نهی

ایسا یا کہی کہان سے کوہ مثال — دہر مین سب سے عدیل ہے جو یا
سال پوچھو تو مین کہون تم سے — اسکی تاریخ پیل ہے جو یا

پیل ۱۸۷۲

پ ی ل
دو وہ سی
چہار ششش چہار چہ ششت وہ
۸۰۹ ۲۶۴ ۷۹۹ ۱۸۷۲

یہ تاریخ مسماۃ آمنہ کے انتقال کی ہے

یہ کرامت ہے کہ ہے یہ یا وہ — ہے بشارت غیب یا فال ہے
یون صدا آئی فلک سے بعد فوت — آمنہ ہے نام یہ ہی سال ہے

۱۸۷۲

صنعت عجیب

یہ وہ صنعت ہے کہ عدد حروف کے بحسب مراتب سے لکھے جاتے ہین جس طرح اس تاریخ مین کہ سید حیدر حسن کی یکتا شاعر کے بزم مشاعرہ کی ہے

اوسنے یارون کا کیا ہے جلسہ — جو مرا یار ہے یکتا جو یا
کہا ہاتف نے کہ کیا پوچھے ہے — حل تاریخ احبا جو یا

۱۲۸۱

اول تو کل مصرعہ تاریخ ہے اور لفظ احبا کے عدد ترتیب وار لکھنے سے بھی سن حاصل ہوتی ہین یعنے الف کا ایک اور حا کے آٹھ اور با کے دو اور پھر الف کا ایک اسطرح سے ۱۸۱۲ ہوے

صنعت کمال

یہ وہ صنعت ہے کہ اگر مادہ کے اول حرف سے ایک چھوڑ کر دوسرا حرف لین اور اسیطرح آخر مادہ تک عمل کرین تو تاریخ حاصل ہو اور پھر دوسرے حرف سے اسیطرح شروع کرین تو دوسری تاریخ نکلے

یہ تاریخ رئیس ٹونک کی دوسری شادی کی ہے

چون شادی نواب گشت از شادیش خوش گشت دہر	اہل جہان از فلک آمد خوشی مد بہی
بجہ پانی تاریخ او بالف زکر دون و او صوت	فرخندہ و فرخ شود شادی مبارک آمدی
	١٢٨٧ ١٢٨٧

حرف اول ف ر خ د و ر ش د ا ی ک ی ب ی سنہ ١٢٨٧

حرف دوم ر ن ہ ف خ و ش د ب ل ا و ہ سنہ ١٢٨٧

حکیم صاحب کی کتاب کی تاریخ

کہون کیا کیسی لکھی ہے بیان جسکا نہین ہوتا	بھلا تاریخ اوسکی ہو مرا مقصود رہتا کب
لکھی حکمت مین لاثانی کتاب آ میر لکھ تاریخ	کتاب فیض ما در خوب ما در طاق رب حبیب
	١٢٨٨ ١٢٨٨

صنعت زبر و بینات

یہ صنعت معروف ہے لیکن تاریخین اوس صنعت مین کم دیکھی ہین اتفاقیہ کوئی مادہ ہاتھ آگیا اوسکو کمال فخر ہوا اور اوسنے عمداً شعلی کی ہی

نیا نکتہ سنہ کو اوده اخبار مین لکھا تھا کہ منشی محمد حسین مورخ نے حضرت

واجد علی شاہ بادشاہ کے غسل صحت کی تاریخ اس صنعت مین لکھی تھی اونکی

طرف سے اشتہار دیا جاتا ہے اور اشتہار کے عنوان پر یہ شعر لکھا تھا

اے گزین لفظ شعرے تواند گفت لفظ اللہ	بتا کر دہی او سری بنم بر یاچی ورد اللہ

اور مادہ تاریخ سے الفاظ غسل صحت پر دال نہ تھے بلکہ توصیفانہ تھے اب غور کرنا چاہیے کہ ایک صاحب نے مدت مدید مین تاریخ لکھی اور اوسکا اشتہار دیا اور تمام ہندوستان سے کیسے اوسکا جواب ندیا ورنہ ایک شاعر ایسا دعوے کرے اور تمام ولایت والے اوسکو جواب ندے یہ صنعت مذکورہ کی دشواری کا سبب ہے مورخ صاحب نے تاریخ اچھی لکھی تھی لیکن دعوی کرنا کلام پر یہ مناسب نہ تھا آخر اس طرف سے دو ایک قطعہ بھیجے گئے تو صداے برنخاست کا معاملہ ہوا یہ خداداد ہے اسپر دعوی کرنا بیجا ہے اب اوس صنعت کی چند تاریخین لکھی جاتی ہین اور اس صنعت مین زبر اور بینات دونوکی علیحدہ علیحدہ تاریخ مطابق نکلتی ہے

یہ تاریخ حضرت قطب الاولیا سید الاصفیا غوث وقت پیر طریقت واقف حقیقت حق آگاہ حضرت حبیب الرحمن شاہ کی رحلت کی ہے

درارم کردہ محل روح امام اہل دل	داد عالم را الم الا ام درد و ہم ملال
درد و الم آمد سر سال ملک الماس داد	کرد حاصل ہر ارام ارم عمدہ کمال

زبر سر حرف کو کہتے ہین جسطرح جیم کا سر حرف جیم ہے اور بینات ما بقی حرف کو کہتے ہین جسطرح جیم مین یا اور میم ہے غرض کہ مادہ مین جو سر حرف سے عدد جمع کیے جاوین تو تاریخ حاصل ہو اور بینات یعنی ما بقی حرف کے اعداد جمع کیے جاوین تو بھی تاریخ نکلے خواہ دونون تاریخ ایک سن مین ہون یا سن مختلف یعنی دونون سنہ ہجری ہون یا ایک ہجری اور دوسرا سنہ عیسوی مطابق سنہ ہجری کے اب شرح اوسکی کی جاتی ہے

زبرکہ روح اص ل ام را ام ارم ع م د ہ ک م ال = ۱۲۸۷

مبایات اقسا ال الف او ام لف الف یم لف یم ابن یم ال الف یم اقام
مورخ صاحب نے ایک مادہ ورنہ بھی عقل صحت پر دلالت نہ کرتا لکھا اور فخر کیا
مقام غور ہے کہ اس قطعہ میں ہر چہار مصرعہ صنعت مہملہ میں اور مصرعہ چہارم
تاریخی اور کل صنعت زبینات ناظرین سے اضافت درکار ہے اور شائقین کے
واسطے صنعت کا اظہار

ایضاً

یہ تاریخ مہارانا سروپ سنگھ والی اودی پور کے انتقال کی ہے

اودی پور کے مہارانا نے جہاں کو چھوڑا — ایک عالم نے کیا رنج کا اونکا اظہار
فکر تاریخ ہوئی جب تو کہا ذہن نے کر — دل آزاد مصرعہ سال اے سدا بار سرا
۱۲۷۸

یہ تاریخ ریاست جی پور کی ہے ۱۲۷۸

چون گشت کار راج از دست سعید و شد — اہلکاران ریاست گفتہ امین سال جو
چون جستم سال جو بگفت ہاتف آنکہ — فتح کام راج با یاران مبارک باد گو

نواب صاحب والی رام پور کی جشن کی تاریخ ہے ۱۲۸۹

قسمت مرا بہ خوشی گشت جہان ہمہ کسے — مست زبادہ عیش خوش خوش سر خوش بحال
گفت فکر ز آسمان بہر سنش بعالی — مالک ملک رام پور داد سرور سال سال

یہ تاریخ وفات مسماۃ عمدہ کی ہے کہ راقم کی پاس تھی اور ہر چہار مصرعہ
تاریخی ہیں اور مصرعہ آخر صنعت مذکور میں

مردم مرد عالم در کمال الام او — سار دل سرا دل ماہ مہ ہل محمد مر
۱۲۸۷
مصرعہ سال رحم سال الہ داد اہل مر — حاصل کار مرا رام کامل عمدہ مرد
۱۲۸۷ ۱۲۸۷ ۱۲۸۷

یہ تاریخ مہربان علی خان کی شادی کی ہے

جملہ احباب وا قارب مجتمع آمدہ شدند
بہر تاریخ شان بصحبت میر جو یا گفتہ ام
چون عروس از شوہر کاشانہ ہم رفت صباح
ای مبارک سلک زوج و شادی عقد نکاح

یہ تاریخ جناب مولانا محمد سلیم الدین صاحب تسلیم کی کتاب کی ہے ۱۲۸۴

چیدہ چون گل زباغ سخن نسخہ ای شگفتہ
بہر تاریخ میر جو یا بگو بصنعت کہ خوش نگارم
شگفت ورق گلہای کس نسخہ کتاب بہشت
کلام لسان تسلیم آنکہ بود کہ باب جد لقہ باد

یہ تاریخ حضرت سید شاہ صاحب رسم کے شعر یا کی ہے ۱۲۸۶

چو رحلت کرد سید شاہ صبحی رفت بعد فضل
ہے تاریخ جو یا از فلک آمد ندا بارا
رسیدم در رحم والا مرادار تاریخ سال اول
مرام پیر کامل و مرام حاصل کمال اول

نواب صاحب والی ٹونک کی مسند نشینی کی تاریخ ۱۲۸۶

جلسہ مسند نشینی کی سند شادی مبارک ہو
سر پر آرا آراستہ کن آبادی مبارک ہو

دونوں مصرع تاریخی ہیں اور صنعت مذکورہ بیان ہیں لیکن ترکیب ہندی سے نکلتی ہیں ۱۲۸۶

صنعت کامل

یہ وہ صنعت ہے کہ ایک یا دو ہیں چند تاریخیں نکلیں اور چند باوصلے صد ہا تاریخیں حاصل ہوں اس صنعت میں سید محمد علیخان زکی مرحوم ملک الشعرای لکھنو نے بارہ شعر والی حیدرآباد کے مدح میں تالیف کیے تھے کہ اوسکے صلہ میں بیش بہا مند زنجیر فیل و جاگیر سے ممتاز ہوئے واقعی میر صاحب نے کام کیا ہے میدان سخن میں نام کیا ہے راقم نے بھی دس شعر اوسی صنعت میں بمدحت حضور فیض گنجور خداوند نعمت فیاض زمان حاتم دوران حضور نواب میر علی مراد خان صاحب

بہادر دام اقبالہم والی خیرپور سندھ کی تالیف کیے ہین سبحان اللہ نواب صاحب
ممدوح کے وصف کا بیان اور میری زبان جو چاہیے عالی ہمت کے تعریف کا قصد
کرتا ہے تیری کیا مجال ہے مجال ہے میرزا کی حیدرآباد سے گئے خیرپور تشریف لیگئے اگر
یہ جانتے کہ آج جو ہندوستان میں سے در تو یہی ہے در کبھی خیرپور چھوڑ کر وہاں کا
قصد نکرتے تھوڑی امید پر یہ ہمت اپنے ذمہ نہ دہرتے جو پایا پھر جو پایا تھا اکسیر کو ڈھونڈہ لیا
اب بھی جو سن آئندہ میں یہی ہے سمجھا و تو طالع کا قصور ہے عقل سے دور ہے **قطعہ**
شکر صد شکر بعد مدت کے ؛ مجکو آقا سے قدردان ملا ؛ اب برآئی امید جو باقی ؛ جسکا جویا
تھا اوس سے آن ملا تاریخ یہ ہے کہ حضور کی شان مین جلوہ شان رحمان ہے اونکی سا بیان ہجر تخ
کرم جم بنید ونان برقرار میدارد ؛ سخاوت کا حال اظہر من الشمس ہے اسپر یہی دلیل کافی ہے
کہ اگر اور بھی کوئی قدردان ہوتا تو جویا مانند آفتاب کے مشرق سے مغرب کو پہنچا
کیا اس اطراف مین امیر نہین ہین نہین ہین مگر اوسکے نظیر نہین ہین عضد کا نام
نہین سوائے داد و دہش اور کچھہ کام نہین والی ٹونک سے حسب الارشاد یہ محنت
ظہور مین آئی تھی بلکہ کمال درجہ تاکید فرمائی تھی لیکن پھر کارکنان ریاست سرکار
صاحب کی رای مقتضی اسکی ہنوئی التوا نے قوت پائی آخر یہ جوہر بے بہا سے دور آن
باعث نام و نشان جسکے قابل تھا اوسکے نام نامی زد ہوا اللہ تعالے اوسکی
اعمالی ہمم کو تا دیرگاہ دنیا خوش و خرم رکھے اور عمر خضر عطا فرمائے امین ثم امین + اب
اون اشعار کا بیان کیا جاتا ہے کہ حضور موصوف کی تعریف مین لکھے ہین اور ہر شعر سے
بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہے حضور ممدوح کی مدحت مین ایک قصیدہ تاریخی لکھا تھا
اوسمین تو دو سو شعر اسی صنعت سے تھے سب قصیدہ کا لکھنا تو بسبب طوالت

موقوف رکھا صرف اشعار مذکور سے ہی اکتفا کیا

نکہت صورت نہیں قالب با شکیب ہے ادا	والی زیب وہ بہر جا ہے ہمیشہ یمن فیل عکار
اسکا باعث ہے قائم ہی رکھا اول کی طرح	دل ہے دیکھو تو سہ اقبال کو ہے ہی قرار
کسطرح بل طلائی اسکی خاطر پہ آے	سیم سے الماس ہر خط و کتب آسیم ار
کل سخی کے پاس ہو تو ال سیم و ام کے	گو فزون ہو زر لٹانے و صفات ہو وہ اہل کار
کون ہے وہ تو ملقب ہے کریم ابن کریم	تو ہے اک اقبال کے قابل امیر و کامگار
ہے گل گلزار رونق زینت سیما لہو	سو ملک حور آپ پہ ہو فدا و نثار
ہے جب ترے حکم قوی سے حسن سا و اعتدال کب	اسکے گلزار کب جا و سے نسیم مشکبار
ہو بہار روی گل وادی فا مشل صبا	خار سے او تجھے سزا پانی جہاں ہو گل بہار
بلبل وادی کر سے تعریف قائم آگے کیا	ہو چکی گلزار ہیں باد صبا گلشن نثار
بارہ سو ہیں اور اٹھاسی گو یہاں سن تک	ہیں مسیحا لی بھرا سا قابل کامگار

۱۲۸۸

یہ دس شعر ہیں انسے بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہے اس حساب سے کہ اول تو ہر ہر شعر تاریخ ہے اور پھر مصرع اول کے منقوطہ اور مصرع ثانی کے حروف منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر مصرع اول کے غیر منقوطہ اور مصرع ثانی کے غیر منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر مصرع اول کے منقوطہ اور دوسرے مصرع کے غیر منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر مصرع اول کے غیر منقوطہ اور مصرع ثانی کے منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر برخلاف اسکے اور اسیطرح جو مصرع اول کی نسبت مصرع دوم سے ہے وہی ثانی و ثالث سے اور کل مصاریع سے اور پھر مصرع دوم کو اسیطرح نسبت اور مصاریع سے ہے علی ہذا القیاس باہم کل مصاریع کی اس نسبت سے بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہیں ناظرین بھرتی پر نظر نکریں ذا دکھنت بھی دیکھیں

دیگر

تاریخ انتقال مہاراجہ کھانڈی راو والی بڑودہ کہ صنعت بالا سے بھی زیادہ تر دشوار ہے

ز انتقال مہاراجہ ملیشود تاریخ	برائے سال غم بنوا کہ [illegible]
ہزار ہشت صد ہفتاد مرگ آقا آہ	ہزار و دو صد و ہشتاد و ہشت آہ و غم
۱۸۷۰ عیسوی ۱۲۸۸ ہجری	۱۲۷۸ فصلی ۱۸۷۰ عیسوی

یہ ترکیب اوپر کی ترکیب سے بھی دشوار تر ہے شعر آخر کے ہر دو مصرعہ میں دو تاریخ اور صوری کہ اول میں سنہ عیسوی اور ثانی میں فصلی نکلتی ہیں دو تاریخ اور منقوطہ دو تاریخ اور غیر منقوطہ دو تاریخ اور تعمیہ ہو کر [illegible] اوسکا اشارہ ہے سمت نکلتی ہیں پس ایک شعر میں دس تاریخیں ہیں پنج تاریخ بر بنا پنج تاریخ بر بنا یہ ہے کوہ کندن و کاہ برآوردن ہست

صنعت مسلسل

یہ وہ صنعت ہے کہ سارا و [illegible] ترکیب پڑھا جاوے اور جس طرف سے پڑھیں سب کلم و کلمات بحر میں آجاوے اور اوسکو سجع بھی کہتے ہیں جس طرح قطعہ مندرجہ ذیل ہیں

کہ مسجع پر نور مہاراجہ صاحب بہادر والی بڑودہ اوم اقبالہم کی صحت غسل میں لکھا تھا

مہر سما ماہ کرم در عجب سرو قد ما	[illegible] عالی الشنیا [illegible]
روح وفا ثابت قدم اہل ادب القاب حق	وصف ترا جوید قلم اوج طریا آیدہ
۱۲۷۴	۱۲۷۸

اول مصرعہ تاریخ عیسوی میں اور دوسرا تاریخ ہجری میں اور تیسرا بسمت میں اور چوتھا
فصلی میں اور یہ قطعہ ۹۶ مرتبہ ترکیب سے پڑھا جاتا ہے گویا ایک قطعہ سے قطعے
۹۶ ہیں اور مقدم موخر کرنے سے ہر شکل جداگانہ پیدا ہوتی ہے اسکے ثبوت کے
واسطے نقشہ ذیل میں لکھا جاتا ہے اوسیپر قیاس کر لینا چاہیے
دیکھو خانہ اول کے قطعہ میں اول کو کہ اصل قطعہ ہے اور خانہ دوم میں دوسری
شکل ہے اور خانہ سوم تیسری شکل ہے علی ہذا القیاس ہر خانہ میں نئی صورت کے
ساتھ ہر ایک قطعہ ہے اور قطعہ کی بندش اور صنعت پر بھی غور کرنا چاہیے ؁

صنعت مربع

یہ وہ صنعت ہے کہ ایک مصرعہ چونسٹھ مرتبہ پڑھا جاوے اور نقشہ میں لکھنے سے
مہرہ ہاے شطرنج کی چال پر آ جاوے جو لفظ جس خانہ میں ہے اوسی مہرہ کی چال سے مصرعہ
اور ہم تاریخ برابر بیٹھے چنانچہ رخ اپنی چال سے اور فرزین اور بادشاہ وغیرہ اپنی اپنی
چال سے مصرعہ اور تاریخ پوری کرتے ہیں الا پیل دونوں ملکر ایک مصرعہ
پورا کرینگے یہ نقشہ بھی حضور پر نور کی صحت چشم مبارک کی تہنیت میں لکھا تھا
نقشہ میں مراتب اوسکے ادا ہونگے اور مصرعہ یہ ہے حاکم عادل با کمالی غنا قابل
۱۲۸۸

نقشہ ہاے نادر شطرنج

	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	
۱۲۸۸	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	۱۲۸۸
۱۲۸۸	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	۱۲۸۸
۱۲۸۸	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	۱۲۸۸
۱۲۸۸	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	۱۲۸۸
۱۲۸۸	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	۱۲۸۸
۱۲۸۸	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	۱۲۸۸
۱۲۸۸	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	۱۲۸۸
۱۲۸۸	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	۱۲۸۸
	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	

صنعت نو

یہ وہ صنعت ہے کہ ایک مادہ مین لاکھہ تاریخین حاصل ہون اور اس قسم کی بھی اور تاریخ نظر نہین پڑی ایجاد خامہ حقیر ہے

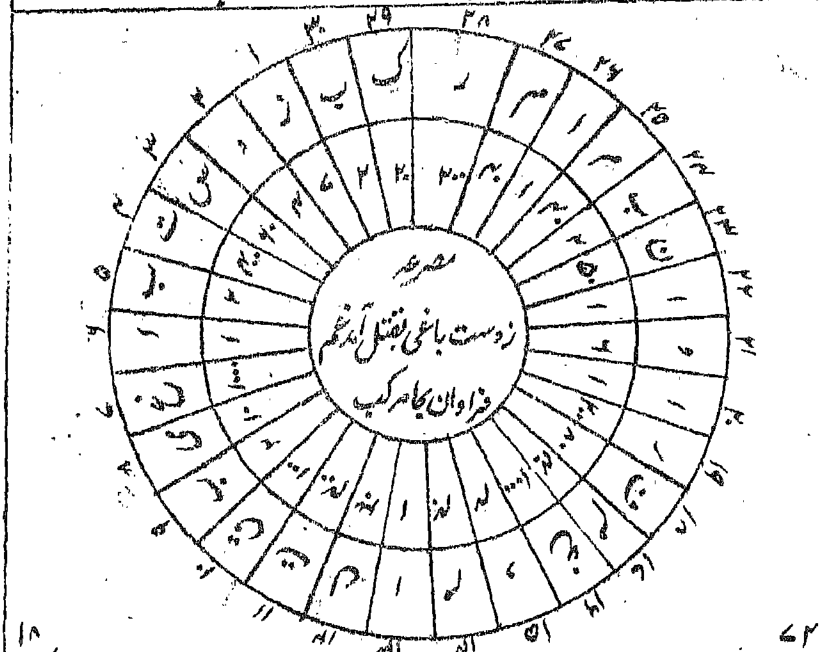
یہ تاریخ حضور میو صاحب ویسرای گورنر جنرل بہادر کی انتقال کی ہے

خبر بیاید کہ نائب شاہ ازین جہان فنا گذشتہ
بگفت ہاتف کہ جان احمد صد الم شد ہزار غم گو

ہزار گریہ بچشم عالم تمام شور نشور بر لب
ز دست باغی لقتل آمد غم فراوان بجام کب

اس مادہ مین ایک لاکھہ بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہے اسطرح سے کہ حرف اول کو شمار مین لا کر حرف ثانی کو چھوڑتے جاو اور تا آخر مصرعہ یہی عمل کرو اور پھر دوسرے حرف سے یہ عمل جاری کرو اور اسیطرح تیسرے اور چوتھے وغیرہ سے اور پھر آخر مصرعہ سے

پلٹ کر شروع کرو اور پھر درمیان سے کسی حرف کو فرض کر کے اوسکو اول تصور کرو اسیطرح اس دور تسلسل سے ایک لاکھ بارہ ہزار تاریخ حاصل ہوگی سمجھنے کے واسطے ذیل مین نقشہ بنا دیا ہے اوسمین امتحان کر لینا چاہیے



اس نقشہ مین کسی مقام پر کوئی حرف تجویز کرنا چاہیے اور اوس سے عمل مذکور کا معائنہ کرنا چاہیے مثلاً خانہ چہارم سے حرف تا کو لکھا اور پھر خانہ پنجم سے با کو چھوڑ کر خانہ ششم سے الف کو لکھا اسیطرح ایک خانہ کو چھوڑ کر دوسرے کو تا خانہ دوم حسب تفصیل ذیل لکھتے گئے ایک تاریخ حاصل ہوگی علیٰ ہذا القیاس اسیطرح ہر تاریخ کی تشخیص کرنا چاہیے

ت ای ق ل م غ ف اا ب ا ر ب د ۱۸۷۴

دیگر تاریخ نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر والی ٹونک کی مسند نشینی کی

والی ٹونک یعنی آن قدردان کامل	گردید چون بعشرت بر ملک خویش مالک

تاریخ آن ز ہاتف جستم صدا برآمد — شد بر سریر شوکت جم شہریار سالک
۱۲۸۹

دیگر

تاریخ جناب بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات کی ہے

بیگم مغفورہ گئین جب بہشت — رنج و الم اہل جہانکو ہوا
یہہ ہی سے سال کہا چرخ نے — ظلم شدہ ظلم شدہ واہ وا
۱۲۸۷

یہانتک تاریخہاے سادہ و مادہ ہاے صنائع بدائع ذکر ہوا اور بطور مثال دو دو چار چار تاریخ پر اکتفا کیا گیا جس شائق کو شوق اس سے بھی بڑہکر ہو تو وہ رسالہ گنج اسرار مین کہ راقم نے تالیف کیا ہے ملاحظہ کرین اس مختصر مین گنجایش نہ تھی تھوڑے قاعدہ اور کمتر تاریخون پر اختتام کیا اب اکثر بزرگان دین اور ہم اون سے ہین کی مادہ بطور تاریخ اور نیز یادگار گذشتہ اور الفاظ اعدادی کہ مبتدیونکے واسطے مفید ہین لکھے جاتے ہین اکثر وقت تلاش تاریخ بکار آمد ہونگی اور اکثر مورخون کے پاس ہوتی ہین

الفاظ تاریخی

۱ ا ۲ اا ۳ ااا اب اب با با ام ابا جا اج ۵ آب باب جب بابا جبا اجا بج اد — احاد
۶ بجا بجا ہا ۱۰ او ابد باج بابا ۷ ابد باد ادب واب جد بہ باجا دا اد دبا
ابا ۸ جدا اباد از اداب جبہ باد اجا دبا بوباہ ۹ واد دہ جو جو جاہ جباہ
ابو ہجا جبا دبا ۱۰ باز حب اوج جز جا بجا ہدا ابجہ باد با جیب — ابجد — عشرات
اچبا جا ۲۰ جبا ہادی احیا بازی بیاز جیز سے بہا وبو دابہ بدیدہ دو
وجوہ آوارہ بدیدہ زیبا جہا یا ۳۰ بک کی کو زیبائی بہا جوبائی جاکو

چیزے طلبیدہ جابا سے کدوآہ کجا بے ادلی سے بنہے ماک باد چوکا ہم حالا
طلاپل دڑول ولد کی حلب تجل حبل دلہا بدول دلو ہ کل کل مئی تیم حالہا نادہ
حوالہ کودک امداد محبہ ہمہ آمدہ مولج جولاہہ ڈدلی لیپادہ حلبی حسنہم ۶۰
جوان زبان وہان دون ثوکم نہادہ داشہ ودیم ہم آواز بادبان ہمہ زکیل موی
کلباز کی مواجہہ طوطیہ بادپیما منزلیہ بازآمدہ ادنی سے لیک جا تو جانہا ولکہ
ہہ سلک کی اہل دل جلوہ گاہ لیل سادہ جوانی زبانی اومیہ سود کن
بلبلس کام جو نوید یا زیب حسب الحال یکم کی احکام حسب ل جلپانچہ کم
دوئی باندازہ تا امیدہ عطا چوگان نیک سگ کس عجز کودن چہ گنا عدو حام
سیل بدید دیونہاد امداد سیدہا حسیب جنج بے نیاز گنی کین جانگاہ
مولد لیلی کنہ و من فی کانجا ملک نیل گوشید دلبند جولان ومیدم محمد اللہ شکی
دیکھو سے وعید عطای کسے یکزبان داعیہ عددی عجز سگ بچہ لیبا بلان طا
میم اعداد بے عدد بجلی وازگون جوکاسے گنگ سبانیازی عجیبہ دانا دل امجو
البواب حکم سل عائدہ یاد فانیم لوند میگوید جو سے مال
کلیم صحب بادصبا والانزاد اطلس آئینہ دل بکل لنگ تیج الا باشہ متیم میمک
کوہ لمو بین سین سم مس نیلی مملکہ سخینم زندہ دل کیسی ماہ امید غدو کی
ماحم جو اہل دین لیکن ہمدان من فائدہ طائفہ ملل مکوہید ہ ملکی سیل لیوم آگاہ
سودلی داہم امید فوطہ بہ صنم قسم عقل جان فانی فتنم فقنع فصل مدفوع
اعجاز مسیح سفیل نفیس بہ فکر صراط سم کفہ کرم کجہان لطب یکرنگ
ختم اطلس ندود وسیلہ امن وامان منبر بہ مشتی گلشن قفس پیش افزا

جامع علم و عمل فیج فاہرہ شمس عجم وفا مبارک منزل شق ۱۰۰۵ گلِ صحبت گل عوذ
صحبت شیفت امتحان شہرت سست حیث گشت گفت تسلی عقدہ کشا کار کردہ
ستم علت سمت دولت گم فتح بود ۱۰۰۵ ہمت عصمت ترشرق شگوفہ شش
رسم کفر اسیر گسستہ جلوہ ستانہ نقش شمس عقل ۱۰۰ بے مسرت گرفت رستم گلشن
مسخ شرر دست بدل تفکر گفتہ فکرت شکل فردوس حمس کرامت شمشیر
۸۰۰ شگفت مستقر یخ خرگلشن ہوش افزا تقصیر قسم تسبیح کرامت گنج خانہ الم
طریق عداوت سیر تعلیم ۹۰ آ فیضی مردان خدا تق دست افشاند ملک خاطر گل خورشید
ترش شتر ۱۰۰ آ خلق کریم دامن شہرت خرمین سے گلشن شرق رسم مسرت
تعیش شگفت فیض بے عدد تقصیر عقل شمس مشرق امتحان ستم
اسقدر الفاظ تاریخی منظر شوق لکھے گئے اسپر قیاس کریں اور انکو کام میں
لاویں یا اس ترکیب سے اور سنوات کی بھی بناویں بہت بکار آمد ہیں
اب تاریخہائے قدیم لکھی جاتی ہیں انسے بھی ایک طرح کا فائدہ متصور ہے

	تاریخہائے قدیم مطابق ۱۳۰۰ ہجری	

نام تاریخ	حروف اعداد	اعداد سن
تاریخ ابتدائے عالم از حکما	فظ و ھطا	۱۹۵۵۴۹۸۰
تاریخ منجم	نط و ہا	۱۵۴۵۰
تاریخ آدم علیہ السلام	زاب ر	۶۳۱۲
تاریخ طوفان نوح علیہ السلام	بزطہ	۳۹۰۶۵

تاریخ ابراہیم علیہ السلام	زهجد	۴۳۵۷
تاریخ داود علیہ السلام	طحهج	۳۵۸۹
تاریخ موسیٰ علیہ السلام	وحاج	۳۱۸۶
تاریخ راجہ جدھشٹر	هوطد	۴۹۶۵
تاریخ سکندر شاہ بادشاہ	هحاب	۲۱۸۵
تاریخ ترکی از بادشاہ عالم	زواد	۴۱۶۷
تاریخ بخت نصر بادشاہ	کوب	۳ ۶ ۲۰
سمت بکرماجیت	لطا	۱ ۹ ۳۰
ساکا بکرماجیت	دطزا	۱ ۷ ۹ ۴
تاریخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	جزحا	۱ ۸ ۷ ۳
تاریخ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	سبا	۱ ۲ ۶۰
تاریخ فصلی	نبا	۱ ۲ ۵۰
تاریخ فارسی یزدجردی	جدبا	۱ ۲ ۴ ۳
تاریخ جلالی یعنی ملک شاہی	زطز	۷ ۹ ۷
تاریخ الٰہی یعنی اکبر شاہی	حلج	۳ ۱ ۸

مادہ ہائے تاریخ بزرگان اسلام

اسامی	مادہ	اعداد سن
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	احد اور احمد کی میم و الف	۱۱
حضرت ابوبکر خلیفہ اول	جاہد	۱۳

حضرت عمر خلیفہ ثانی	جاوید	۲۴
حضرت عثمان خلیفہ سوم	از ابوحیا	۳۵
حضرت مولی علی شیر خدا	از لب مہر سال طہران	۴۰
حضرت امام حسن	از دل پنج سال غم ہویدا	۵۰
حضرت امام حسین شہید اکبر	آہ واویلا بود تاریخ غم	۶۰
حضرت امام زین العابدین	آہ عابد بود سال غم نگر	۹۵
حضرت امام محمد باقر	باز جنان	۱۱۴
حضرت امام موسی کاظم	موسے ہادی ابد	۱۸۳
حضرت امام محمد جعفر صادق	از عالم	۱۴۹
حضرت امام اعظم	علیم	۱۵۰
حضرت حسن بصری	مطلب	۱۱۱
حضرت امام مالک	آہ امام مالک	۱۷۹
حضرت امام ابو یوسف	ہادی ابویوسف	۱۸۲
حضرت امام علی موسی رضا	مالک اوج جنان	۲۰۵
حضرت امام شافعی	مالک جاہ جنان	۲۰۴
حضرت امام محمد	فوق	۱۸۶
حضرت امام محمد تقی	ہادی اہل عدن	۲۲۰
حضرت امام محمد نقی	زاہد واصل بحق	۲۵۴
حضرت امام حسن عسکری	ہادی ارم	۲۶۱

حضرت معروف کرخی	زاویہ تقیین دوام	۲۰۰
حضرت کتبمہ حاتمی	صاحب عدن	۲۲۵
حضرت امام احمد حنبل	ارم	۲۴۱
حضرت جنید بغدادی	قرب	۳۰۲
حضرت بایزید بسطامی	بزرگ	۲۲۹
حضرت اویس قرنی	با اہل	۳۹
حضرت ابراہیم ادہم	طالب بارحمہ بود	۲۶۷
حضرت شیخ شبلی	شبلی	۳۴۲
حضرت منصور حلاج	آہ انا الحق	۳۰۵
حضرت عبداللہ انصاری	جنت آگاہ	۴۸۱
حضرت ذوالنون مصری	مرد	۲۴۴
حضرت خواجہ حبیب عجمی	حبیب اہل امن	۱۲۴
حضرت شیخ ابوالفتح	شاہ عدن	۴۰۳۰
حضرت سالار مسعود غازی	آہ فردوس ایوان	۴۲۴
حضرت مرشد غزالی	رہبر کامل ابد	۵۰۵
حضرت پیر دستگیر غوث الاعظم قطب عالم حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی	الا بادست	۵۶۱
حضرت شیخ فریدالدین عطار	شاہ شہدا	۶۲۶
حضرت مولانا نظامی	فردوس آرام	۵۹۲

سرور قلبی سے بہ خیابان تاریخ

حضرت خواجہ خواجگان بادشاہ بادشاہ ہندوستان خواجہ معین الدین	حبیب خدا ابد بگو سال او	۶۳۳
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی	۱۵ خواجہ بود	۶۳۳
حضرت شمس الدین تبریز	شمس ہزاو	۶۴۵
حضرت شہاب الدین	خلد	۶۳۴
حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج	اہل خلد	۶۷۰
حضرت شیخ سعدی شیرازی	دو طوطی گلشن ارم	۶۹۱
حضرت مولانا جامی	شہنشاہ ہادی	۶۷۱
حضرت شاہ بو علی قلندر	از جام وصال مست آمد	۷۲۴
حضرت امیر خسرو دہلوی	میر جاوداں جنت بود	۷۲۵
حضرت نظام الدین اولیا	شاہ حق شدہ	۷۲۵
حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی	شمع دوران گل امید	۷۵۷
حضرت سلیم چشتی	[illegible] شد	۹۸۱
حضرت مخدوم جہانیان جہانگشت	مخدوم اہل جہان	۷۸۵
حضرت خواجہ حافظ شیرازی	بلبل بہشت زیبا	۷۹۱
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند	خواجہ نقشبندان [illegible]	۷۹۱
سالار مسعود غازی	[illegible] سالار شہید گزید	۸۶۶
بدیع الدین شاہ مدار	ہادی مکان بہشت	۸۳۸
مولانا سے روم	طوطی گلشن چشتیہ ابد	۸۹۹

سید محمد گیسو دراز	گہر شگرف	۸۲۵
شاہ نعمت اللہ ولی	ولایت شاہ اوج دنیا	۸۳۴
سید جلال بخاری	شمس پاک خلد	۱۰۵۷
حکیم سرمد	مجذوب شہید	۱۰۷۰
مرزا مظہر جان جاناں	گل مطہر	۱۱۹۵
شاہ باقی باللہ	باقی برہ خدا فانی	۱۰۶۶
مولانا عبد الحق دہلوی	محدث متین	۱۰۵۲
مجدد الف ثانی	مجدد الف ثانی الفردوس	۱۰۷۵
	تاریخہای نام آوران جہان	
خلیفہ ہارون رشید	کام جوی اوج تقیا	۱۹۳
سلطان محمود غزنوی	شاہ عدم	۴۲۰
چنگیز خان ہلاکو	بہ دوزخ	۶۲۴
فردوسی طوسی	گل فردوس بودہ	۴۱۷
حکیم شیخ بو علی سینا	اجل داد آب شفا	۴۲۷
حکیم ناصر خسرو	سکی شفا	۴۳۱
خاقانی شاعر	شاعر جاوید	۵۹۵
انوری شاعر	شاعر نازبود	۵۹۱
محمد غوث گوالیاری	آن حاکم مہیج	۹۷۰
عرفی شاعر	ابو المطلم	۹۹۹

شیخ فیضی فیاضی	فیض عدم	۱۰۰۴
[illegible] شاعر ہند	بلبل گلشن ہندوستان	۱۰۳۴
نواب خان خانان	ہائے حاتم ثانی	۱۰۳۶
غنی کشمیری شاعر	بہبود غنی	۱۰۷۹
مرزا محمد علی بیگ صائب	مالک نظم	۱۰۸۱
شیخ علی حزین	بلبل نازک دماغ	۱۱۸۷
شیخ ناصر علی شاعر	ناظم باد بقا	۱۱۰۹
نواب [illegible] بانی جہان سرائے	آرام جان ہا رفت	۱۱۸۵
[illegible] سرکار انگریز بہادر در ہندوستان	جا گیر ہندوستان [illegible]	۱۱۷۵
نواب نجیب خان نواب بجنور	شمس شجاعت بود	۱۱۸۶
نواب رحمت خان والی بریلی	بروح پاک آب رحمت رحمان	۱۱۸۸
ٹیپو سلطان	باز باغ جہان شد فنا	۱۲۱۳
رنجیت سنگھ والی لاہور	شجاعت ساکت	۱۲۵۸
	تاریخہای خاندان تیموریہ	
امیر تیمور صاحب قران بادشاہ	مالک جاہ بہشت	۸۰۷
جلال الدین میران شاہ	خدیو بزم فنا	۸۱۰
سلطان شاہرخ مرزا	شاہنشاہ ملک بقا	۸۵۵
سلطان ابو سعید مرزا	خسرو آباد	۸۷۳
سلطان عمر شیخ مرزا	عمر سلطان عمر ابدیان رفت	۸۹۹

بابر بادشاہ	جنت کبیر	۹۳۷
شیر شاہ بادشاہ	شہ بہشت	۹۵۲
ہمایوں بادشاہ	ہمایوں ہوا گر سکے گرھی سی لواج	۹۶۰
شاہ طہماسپ بادشاہ	شہنشاہ بدیوان فردوس	۹۸۴
سلیم شاہ بادشاہ	وے داخل محل ارم	۹۶۰
جلال الدین اکبر بادشاہ غازی	بغیب	۱۰۱۴
جہانگیر بادشاہ	خلوت	۱۰۳۶
شاہجہان بادشاہ	اہل خسم	۱۰۷۶
عالمگیر بادشاہ	شہنشاہ جا جنت	۱۱۱۸
محمد معظم شاہ	معظم جلیل	۱۱۲۴
محمد فخر الدین جہاندار شاہ	جہاندار شہ سو جہان و اہ جیبو	۱۱۲۵
فرخ سیر بادشاہ	فرخ باز ارم	۱۱۳۱
رفیع الدرجات بادشاہ	آہ رفیع الدرجات بعدن	۱۱۳۱
شمس الدین رفیع الدولہ بادشاہ	شمس الدین بجلد	۱۱۳۱
محمد شاہ بادشاہ	از دل ہند عیش رفت	۱۱۶۱
نادر شاہ بادشاہ	خوب شد مرد	۱۱۶۰
احمد شاہ بادشاہ	داخل جنت بود	۱۱۸۸
عالمگیر ثانی بادشاہ	عالمگیر ثانی مرا	۱۱۷۳
احمد شاہ درانی بادشاہ	احمد درانی فانی گشتہ	۱۱۸۴

تیمور شاه بادشاه	شد تیمور بمرد	۱۲۰۷
محی الملة شاه عالم	ها دے آخرت	۱۲۲۱
بیدار شاه	سویا زمین کی اندر بیدار شاه المشهور	۱۲۰۴
اکبر شاه ثانی	اکبر شاه ثانی بعدل اول	۱۲۵۳
ابو ظفر بهادر شاه بادشاه	داخل ارج خلد	۱۲۷۹
حضور ملکه معظمه کوئن وکٹوریه	شاهنشاه هندستان هے	۱۲۵۳
	تاریخهای وزرای لکهنو	
نواب سعادت خان برهان الملک	از زمین رفت سعادت هیهات	۱۷۵۱ع
نواب منصور خان صفدر جنگ	رفت منصور بخلد با دے	۱۷۵۹ع
نواب شجاع الدوله	ها دے شجاعت گم شد	۱۱۸۸ هجری
نواب آصف الدوله	سخاوت نماند	۱۲۱۲
نواب وزیر علیخان	هاے وزیر علیخان بهادر	۱۲۱۲
نواب سعادت علیخان	واے ناظم دهر بود	۱۲۲۹
نواب غازی الدین حیدر	شد ششم خلد	۱۲۴۳
نواب نصیر الدین حیدر	شاه جم رفت بملک عدم	۱۲۴۵
نواب منا جان	مرگ بخت	۱۲۶۲
نواب محمد علی شاه	شاه رحمت شد	۱۲۵۸
امجد علی شاه	خسرو بفردوس آمد	۱۲۶۳
واجد علی شاه	شاه ما از لکهنو خارج شده	۱۲۷۰

خاتمہ

الحمد للہ والمنت کہ رسالہ اسرار غیب بساعت سعید و اوقات حمید روز جمعہ ۱۵ ماہ
جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری مقدس اختتام کو پہنچا **باب مراد** ختم تاریخ ہے
ناظرین کرام حق کی خدمت میں التماس ہے کہ سہو و خطا پر کہ خاصہ بشری ہے ۱۲۹۰
نگاہ نہ فرمائیں اور الفاظ یا اعداد راقم کی غلطی سے کم و بیش ہوگئی ہوں تو درست
کر دیں کس واسطے کہ اس رسالہ میں اعداد سے بحث ہے اور اعداد میں اکثر
غلطی رہ جاتی ہے اصل مادہ کو ملاحظہ فرماویں کہ تاریخ کی جو تعریف ہے
کہ وقوع واقعہ پر دلالت کرتی ہو اور الفاظ مناسب حال مادہ کے ہوں اور کنایہ
و اشارات کو غور کریں اور راقم کی جانفشانی پر خیال فرماویں کہ کسقدر اوقات
صرف کی ہے اور صنائع بدائع ملحوظ خاطر ہوں کہ نئی نئی صنعتیں درج کی ہیں ہرچند
کہ ایک مدت سے شوق تاریخ ہے اور ہزارہا تاریخ سوانحات کی لکھیں مگر اس مختصر رسالہ
میں بلحاظ طوالت درج نہیں کیں اکثر رسالہ نثر کہ فقرات جنکے تاریخی ہیں لکھے ہیں اور
نظم میں کہی ہیں رسالہ گنج اسرار میں کہ بڑی ضخامت رکھتا ہے داخل ہیں اور اکثر
جگہہ ضرورت تاریخ سے الفاظ تکلفانہ آگئے ہیں اونپر نظر نہو بلکہ اونکے مدعا کو ملاحظہ
کیا جاوے اور اکثر اوقات ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ راقم نے کسی واقعہ کی تاریخ لکھی ہے
اور اوسی سانحہ کی تاریخ اس ہیچمدان کے شاگردوں نے انھیں الفاظ کے ساتھ یعنے
وہی مادہ لاکر سنایا ہے اور اکثر احباب سے بھی ایسا اتفاق ہوا ہے یہ توارد
کھلا ہے اسکا مضائقہ نہیں یہ عذر اسواسطہ ہے کہ شاید کوئی تاریخ اس رسالہ
کی کسی صاحب کی مشابہ نکل آوے تو اوسکو سرقہ پر محمول نکریں اگر وہ ہی ایک دو تاریخ

سرقہ قرار پائین تو اسقدر محنت برباد گئی اور بعید یہ تمام رسالہ کے کلام کا سرقہ ہو اگر یہ سب سرقہ نہین تو ایک دو تاریخ بھی نہونگی اور جس عالی فہم کو کوئی تاریخ راقم کی پسند آوے تو وہ بہت مردانہ سے دعاے خیر مین یاد فرماوے کہ عاصی کی اس تمام جانفشانی کا نتیجہ وہی ہے اور جہان خامہ زبان بریدہ سے کچھ چوک ہوگئی ہو تو وہ اپنی عفو مین چھپا دین یا بنا دین اور زبان طعن دراز نکرین بقول شیخ علی حزین رحمۃ اللہ علیہ شعر رسی آنگہ مدد یا کہ چو ما خامہ گیری بدست نیکار اب دعا پر اسکو تمام کرتا ہون اور دعا ہی اپنے حق مین چاہتا ہون السلام ہر رسولان بلاغ گرد و بس ؛ کر تمام اب اسکو چو پایا تا کجا طول سخن ؛ تا ابد لکے حق سے دعا یہ قاعدہ مشہور ہو ؛

جو پڑھے ہے اسکو بر آوا دہنی دلکا دعا
چون گل خندان ہمیشہ
دہر مین سرسبز ہو
نوشتہ بماند سیاہ بر سفید

۱۲۹۰

تقریظ

دلپذیر از نتائج افکار وحید العصر یکتای روزگار عالم باعمل فاضل
بے بدل واقف رموز عقلی خازن کنوز نقلی مقبول احد الصمد
جناب مولوی سید محمد نیاز احمد صاحب سلمہ اللہ الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسن الہیئة التی تصورہا الناطقة عرائس الکلام حمد اللہ تعالی وتقدس النسب الحرکة
التی تجدہا المدرکة نفائس المرام تدویر نتیج الفکر فی خلق الارض الاغبر والفلک
الاطلس ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب
الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم فی الآفاق الاستوائیة والرحویة و
المائلة ویتفکرون فیہا قائلین ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار
واحفظنا عن الورود علی الموارد المائلة ویدل علی وجودہ وجود الاشیاء الافلاک
فانہا تدل دلالة واضحة ساطعة لائحة علی حضرت الوجود الازلی الابدی الواجب تقدیم
السرمدی لا یتطرق الیہ کونہ الفنا والصلا ولا یطرء علی وجودہ الضرورة العدم قطعا
حتی البلہ الصبیان یستدلون بوجودہا علی وجود الخالق کما سئل عن البدوی
ای شیء یدل علی وجودہ فاجاب متعجبا متحیرا قائلا ایہا الحاکمون علی الضمائر بالرسوخ
والاصرار وایہا العالمون بالخبایا والاسرار البعرة تدل علی البعیر واثر الاقدام
علی المسیر افسماء ذات ابراج والارض ذات فجاج ما تدلان علی اللطیف الخبیر
والرب القدیر بلی ونصلی صلوة لا غایة لہا ولا انتہاء ونسلم تسلیمات لا امد لہا و
لا انقضاء علی رسولہ الذی محق رسم الکفر والرذائم والضلال واوضح لنا

طرق الحق والكمال ونهانا ذهابا في سبل الفساد والعناد وامرنا مشيا منهاج الرشاد
والسداد وعلى آله واصحابه مصابيح الامم ومفاتيح الكرم وكنوز العلم ورموز الحكم قد فازوا
على الذين يكشفوا عنه القوارع والكرب وساروا الى اليقين وصرفوا عنه العوارض
والخطوب اما بعد فيقول العبد الحقير المشتاق الى رحمة ربه القدير السيد
النياز احمد صانه الله تعالى من شر حاسد اذا حسد ان العلم في هذا العصر قد خفيت
ناره وولت الادبار انصاره لا سيما علم استخراج التواريخ الذي هو اشكل العلوم
والفنون وكان الطالبون مشتاقين الى تحصيله وتعليمه فلا فادتهم و افاضتهم كلفت
بعضا من الاحبة والاعزة والاشفقة والارفقة من هو سهنسائه وسلطانه الادب
المفلق ذو اللسان المطلق نبراس الادباء افصح الفصحاء تاج الماهرين سند الراسخين
الشعراء لا يدرك الواصف المطري خصائصه وان يكب ساقا في كل ما وصف
السيد محمد على المراد ابادي سلمه الله تعالى بكرمه المتمادي وطول الله بقائه
الى يوم ياتيا وسط المنادي حتى سلم وانصف ما كلفنا اللهم اعط الاجر العظيم
لجاه الكريم الفخيم للمصنف الرصف والمقرظ المكلف واوقعه في درجة القبول امين

غاية المامول والمسئول تاريخه

خيرت الخيال

۱۲۹۰

تقریظ

تقریظ ریختۂ قلم فیض توام شاعر نامی فاضل گرامی عرفی زبان شیوا بیان
ناثر یکتا ناظم بے ہمتا عالم متین احب التعظیم مولانا مولوی سلیم الدین تسلیم
نارنولی مدرس مدرسہ تعظیمی سجے پور کہ فصاحت و بلاغت کی کان ہین ایمان کی
جان ہین خلیق و شفیق فقیر دوست با ہمہ اوست کی تالیف ہے راقم کے عنایت فرما
کرم افزا ہین حضرت رسالہ دیکھکر مسرور ہوے تقریظ معہ تاریخ رقم فرمائی
الحمد للہ جامع الاخلاق لامع الآفاق شعر کے خضر تاریخ کے ہادی منشی سید
محمد علی صاحب جویا مرادابادی سلمہ اللہ بالا یادی نے کام کیا ہے
فن تاریخ گوئی مین نام کیا ہے کتاب سے کتاب تالیف کی ہے نئی قسم کی تصنیف
کی ہے بے جواب انتخاب ان غذا لشئ عجاب اصناف تاریخ وقائع انواع
صنائع بدائع اختراعات بدیعہ ابتداعات رفیعہ شگرفیہا سے بے انداز تازگیہا تازہ پر
مشتمل ہے کتاب کیا ہے نسخہ روح ہے ہیکل دماغ حرز دل ہے فقیر تسلیم نے حسب الامر
حضرت مولف اس نسخہ شگرف کو دیکھا تمام کمال پڑھا واللہ بہت خوب پایا نہایت
مرغوب پایا لکھ سکتا تو کہان کوئی دیکھے تو جانے کہ میر جویا صاحب نے کیا کیا ہے
لطف طبیعت سے سحر کا رنگ دکھایا ہے کیون نہو ایسے سرو مرد نیک نہاد سراپا جوہر داد
کو مبدا فیاض سے اس فن کا حصہ ملگیا ہے یون تو طبیعت اصناف سخن پر قادر رہتی ہے
اور جو کلام ہے نادر ہے سبحان اللہ ہر چہ از باغ بروید گل روی سبد است
مگر اس صنعت خاص مین حضرت کو وہ ید طولی حاصل ہے کہ کسی کو دیکھا نہ سنا قوت استعداد
کی بات ہے بلکہ خداوند کا بیحال ہے کہ جو آیا تاریخ کو تاریخ طلب کرنے مین جسقدر وقت صرف ہوتی ہے

گویا تاریخ گوئی کہ حضرت جویا ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ نے تاریخ نکالنے میں ہوئی اور پھر وہ تاریخیں کہ سراپا صنائع اور بدائع سے مشحون ہیں اور با ایں ہمہ ہر طرح سے صاف و دلکش و موزون ہیں حساد کو رشک ہو تو ہو ہاں ہاں تسلیم ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم — این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند و ہیچکارہ آوارہ روسیاہ سراپا گناہ از ہوس تعلیم ہیچمیرز تسلیم تو نے اس شگرف نامۂ نادر نگار کو دیکھا اور حظ اٹھایا کوئی قطعہ تاریخ بھی لکھا نام تاریخی بھی یا بخشش حاضر لایا

	نو سے ہدہ	
رسالہ میر جویا سے نو وہ لکھا ہوا ہیں نام تاریخی کا جویا		کہ پیدا اوس سے ہیں اسمائے تاریخ لکھا تسلیم نے اہم التواریخ ۱۲۸۹

تقریظ

تقریظ از منشی منارام صاحب ہوس تخلص ہاتفی وکیل سررشتہ عمارت کہ شاعر خوش بیان ناثر یکتا بزبان سخندان و سخن سنج از ہمہ اعلیٰ سلمہ اللہ تعالیٰ

ای بی خبر ز تو خرد راز دان وہم		ورک تو نیست کار من ناتوان وہم
استغفر اللہ شان خداوند شان وہم		ای برتر از خیال و قیاس و گمان وہم
	وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم	
کی واندت خیال دل از وداں وہم		کی یابدت قیاس من ناتوان وہم
کی سنجدت گمان تراز روی شان وہم		ای برتر از خیال و قیاس و گمان وہم

در هرچه گفته اند شنیدیم خوانده ایم

هر چند تا ابد بدرازی کشید عمر — بگرفت سر لقا به بقای مزید عمر
اما گلی ز باغ تمنا نچید عمر — دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر

ما همچنان در اول وصف تو مانده ایم

اے بلاغت گم کردہ ہوش خموش یہ صحرا ہے بے پایان اور دریا ہے ناپیدا کنار اور یہ بے دست و پا ہے گفتار جیسے رہ لغت نبوی میں جو کچھ کہنا ہو سو کہہ

تخمیس

ای نور حق ز پرتو نور تو جلوه گر — وی طالع دو کون ز خور شید چهر تو
از حسن تو کسی نه رہا از راه حق بشر — تا چند گویمت که چه ای آدم البشر

بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اے دل گم کردہ راہ ذرا خیال کر کہ ہر بات نظر سے حمد کا کہنا اگر محال ہے
تو نعت نبی کا بھی یہی حال ہے

در حمد خدا و نعت جہان توان گرفتن — نیست که هم خاکی در حمد توان ثنا
خود از ابتدای گلشن غنچه اسپار شگفتن — زلال حمد و نعت و لیست بر خاک

چو فوقی نمی توان بردن از رہ منزل لاہوت

عقدہ کشایان اسرار سخن کو مژدہ اور نکتہ سنجان تاریخ دانی کو نوید کہ سید ... اپنے تلمیذ خاص کی وساطت سے ایک بزم اپنے کارخانہ کی مطبع سے جلوہ گری کے لیے آراستہ کی ہے اور نظارگیان باغ سخن سرائی کو ندا ہے صلائے عام ... کہ آئیں اور حظ دیدہ و دل اٹھائیں

مژدہ ای عقدہ کشایان ورمعنی رست / ہلہ ای نکتہ سرایان سخن بی کم وکاست
گوش دارید وبپایید کہ غالب گویاست / درو شش زعالم معنی کہ زصوت بالاست

عقل فعال سراپردہ زد و بزم آراست

ہمہ زان بزم ازان بعد کہ از فرط نشاط / باد اے کہ بہ بیرنگ گذشت از افراط
گل بیفشاند دران انجمن فیض بساط / خواند ازدیدہ ور دیدہ وران بہ انبساط

تا ببینند کہ اسرار نہانی پیداست

اور وہ متاع کیا ہے ایک شاہد دلربا ہے کہ ہر ناز اوسکا رہزن آفاق ہے اور ہر عشوہ دلربای عشاق سراپا جلوہ گاہ ان ہے گویا ہمہ تن جان ہے شعر

تا ببینند گہر زراز سفتن / باید ہمہ آشکار گفتن

ہان اے ہاتف مژدہ گو یہ کیا گفتار ہے کیسا ہنجار ہے اسی گو نگوین مژدہ جو کچھ کہنا ہے صاف کہہ یہ جو کچھ تو نے کہا اگرچہ خوب کہا پر یہ تو کہہ تلمیذ سدید وفیاض کون ہے اور بزم کیا ہے شاہد کس سے عبارت ہے ناز وعشوہ کس کی طرف اشارت ہے

مژدہ یاران راز خود آشکارا می کنم

تلمیذ خاص سدید وفیاض کون عقدہ کشائی کے مظہر عجون نکتہ سرائی کے مصدر گلشن سخن کے باد صبا اسرار غیب کے گویا میر محمد علی صاحب جویا کہ تاریخ کے پشت وپناہ ہین اور سماکی امیدگاہ

ہم گردش سپہر چنو نے نیافرید / ہم چشم مہر و ماہ چنو نے دگر ندید

اور وہ بزم کیا ہے اونکی طبع عقدہ کشا اور شاہد کی تو نہ پوچھ کیا ہے قلم اوسکے وصف مین انگشت بدندان ہے اور ناطقہ سر در گریبان نہ اوسکو

تاب تحریر نہ اسکو مجال تقریر وسیع ما مال لغات

خامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھیے	ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہیے

ہر نقطہ اسمین دہان محبوب ہے اور ہر تاریخ نایاب میان محبوب اور ناز انداز عبارت ہے اوسکی حسینی عبارت وشوخی اشارت و نغز ہی ترکیب وشستگی ترکیب بندش موزون و اوسکے ناز مضمون سے اسمین داد تصنیف وہی ہے کہ گویا یہ طرز خاص اعجاز کی ہے کہان تک بیان کرون زبان بیکار ہے اور ناطقہ زبون شعر

داماں وصف تنگ گل حسن بیشمار	صد گویم وصف نشود ہم ز صد ہزار

مثنوی

کیا رسالہ ہے لکھا جو یا ہے
وصف اسکا کوئی کیا کر جائے

نقطہ نقطہ ہے وہ رنگین اسلوب
کہ ہے آرایش خال محبوب

یا یہ دفع نظر بد کے لیے
حوریان چمن جنت سے

خال رخسار بہم کرکے چند
بھیجے ہین اسکے لئے جا بجا سپند

اور سطرونکا بیان کیا کیجیے
کہ اسطرح سے کچھ لکھ دیجیے

کارخانہ مین قضا کی جو تھی
زلف خوبان سے سیاہی باقی

اوسکو صناع ازل نے لیکر
صرف سطرون مین کیا ہے تحریر

اور دوائر کا بیان کیجیے کیا
انجم چرخ مین اونکا خاکا

اور بہات کا ہے وہ عالم
طول کیسہ ہے بہت جس سے کم

الغرض وہ رسالہ ہر طرح کے صنائع و بدائع فن تاریخ پر مشتمل ہے اور تعلیم قواعد استخراج تاریخ مین مستقل

گر سخن یک چند در وصفش رود	تا ابد عمر خضر ہم کم بود

مثنوی ہفتاد من کاغذ شود

اب کوئی قطعۂ تاریخ ارقام کر اور اسکو بہ تنہا قبول عام تمام کر قطعۂ تاریخ

تالیف چو کرد میر جویا	مجموعۂ نو لطیف تاریخ
ہاتف پے نام و سال تامش	فرمود کہ اسوۂ تواریخ

۱۲۸۹

دیگر

میر جویا خوش گفت کتاب عجیب	ہر کہ بخواند آنرا ستود و احسنت بند
گفت بمن ہاتف غیب آفرین	منتخب سال بدل پسند

۱۲۹۰

ایضاً

خوش کتابے نوشت میر جویا	آنکہ سرتاج جملہ احباب است
سال اتمام او ز گوش سروش	گفت تاریخہای نایاب است

۱۲۹۰

تقریظ

از شاعر یکتا سخن گوی بے ہمتا لالہ کندن لعل صاحب متخلص بہ اشتی ریو بجا نویس محکمہ تجارت حمد بیحد
رب العالمین کو سجود اور رحمۃ العالمین پر درود و آل کی ستایش اصحاب کی ستایش
ما بعد سامعہ سے باصرہ کو مژدہ اور باصرہ سے دل کو نوید کہ نسیم بہاری نے تاریخ شاہد
نوخاستہ گلزاری سے نقاب اوٹھایا ہے اور پیر مغان نے در میکدۂ فرخاری کو
وا کیا ہے یعنی سر آمد سخنوران معنی گستر برگزیدہ کاملان ہنر پرور سخن گوے گرامی نہاد
فن تاریخ مین استاد جناب منشی محمد علی صاحب جویا متوطن مرادآباد دام
اقبالہم سلمہ اللہ تعالی کی طبع رسائی شاہدان سخن یعنے تاریخہاے نو و کہن سے کہ خود

ذاتی طبع زاد ہین اور نتیجہ ایجاد ایک رسالہ مرتب کرکے جلوہ نما کیا ہے اور معشوقان معا
ینے قواعد تاریخ دانی کو ایجاد کرکے بصد زیب و زین جلوہ دیا ہے سبحان اللہ
کیا کیا نغز نغز تاریخین ہین کہ حیرت حرف رشک دہ خط خوبان ہے اور نقطہ نقطہ داغ
خال محبوبان جو مادہ ہے شستہ و دلپسند ہے طبع بلند کا جگر بند کیا خود اوس سے
کسکی مرتبہ بلند ہے ہر ایک قاعدہ نغز و دلربا ہے کہ دلفریبی معشوق کا نمونہ کیا
رخ شاہد اور معشوقی کا گلگونہ ہے ہر جگہہ کی زبان ہر شہر کے روزمرہ مین وہ خوبی
ادا کیا ہے کہ خود محاورہ اوسکی ثناگستری مین ہمہ تن ثنا ہے بے تکلف ہر طرح کی تاریخین
نکالی ہین کہ اونکو سنکر بیخواست بھی زبان سے واہ واہ نکلتی ہے اور اونکو
کچھ ایسے بیساختہ پن مین ادا کیا ہے بیساختگی محبوب بھی کف افسوس ملتی ہے
حسن صنائع و بدائع کہ ہرچند حسن عارضی ہے فی نفسہ حسن ذاتی سے کم ہوتا ہے لیکن یہان
بخیرت افزاے حسن ذاتی ہے اور زیور استعارہ ہرچند مستعار کہلاتا ہے الا یہان نمکدان وہ
زینت صفات ہے واہ ان دونونکی کیا بات ہے وہ قالب شعر کیلیے جان ہے تو یہ آب حیات ہے

سیر جو ہانے لکھی ہے وہ کتاب ‌ ‌ آج تک جسکا نہین دیکھا جواب
جسمین ہے تاریخ ہر اک قسم کی ‌ ‌ شستہ و صاف و تکلف سے بری
مادہ وہ شستہ ہین اور پاک صاف ‌ ‌ جسکو کہئے دریکتا بی گزاف
مادون ہے ہو عیان برجستگی ‌ ‌ لفظ و معنی مین عجب وابستگی
تہنیت کی اوسمین جو تاریخ ہے ‌ ‌ لفظ سب آئے ہین اوسمین برجستہ
فرحت افزا غم زدا و دلکشا ‌ ‌ راحت انگیز و لطیف و ذوق زا
جان جسم نغمہ ناہید ہے ‌ ‌ نشہ افزا ساغر جمشید ہے

اور جو اوسمین ہے تاریخ وفات — گرچہ نثر میں ہے وہ آب حیات
لکھی ہے ازرہ طرز شاعری — رقت انگیزی میں اوسکو ساحری
الغرض جسطرح کی تاریخ ہے — التزام اوسکا ہے اوسمین یے

میں نے جو اوسکو دیکھا دل سے خیابان نے اوسکی حسن و خوبی سے فرمایا کہ حق ستائش کچھ ادا ہو تاریخ اختتام کا جلوا ہو چند قطعات تاریخ دل نے مجھے دیے میں نے تحریر کیے وہی ہذہ

تاریخ ترتیب رسالہ

شاعرے نام آور سے در سلک نظم — گوہر تاریخ گونا گون بسفت
من بلوذم فکراے منشی سرورش — سبحہ التاریخ تاریخش بگفت

۱۲ ۸۹

دیگر

بہ طبع شاعر کامل بشفقت فکرت — بسلک نظم تواریخ را گہر سفتہ
بصنعت زبر و بینات ہاتف غیب — زہے رسالہ تواریخ سال و گفتہ

۶۱۸ ۶۷

تاریخ اختتام

برآمد عندلیب کلک سنا و — برنگینی نوا سنج تواریخ
بمنشی فکر تاریخش چو فرمود — بگفتا ہاتف گنج تواریخ

۱۲۹۰

دیگر

چو جویاے مورخ نکتہ پرداز — زطبعش آمدہ کان تواریخ
کتابے داد در تاریخ ترتیب — شدہ سالش بہارستان تاریخ

سنہ ۱۹ ۳

تقریظ

از نتیجہ افکار شاعر خوش بیان رعنا جوان عطاء اسد خان عطا مخلص عزیز جناب خان

شاگرد جناب شیخ غلام رسول صاحب تخلص [illegible]

دشوار بہت ہے کچھ ہے حمد باری — اور نعت نبی سے بھی ہے خود عاری

دشوار گزار دونوں راہیں ہیں مگر — کچھ عجز سے ہو تو سہل ہو دشواری

اللہ اللہ اے عطا تو اور فکر حمد کردگار تو اور اندیشہ نعت احمد مختار یہ دونوں راہیں ہیں بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز تو بیان سے [illegible] کا بھی حل نہیں سکتا مصرعہ تا تیرا اے [illegible] اللہ کی حمد مصطفیٰ کی تعظیم ہو کیا کوئی کرے قلم کا سلیقہ [illegible] مشکل سخت ہو [illegible] تعظیم [illegible] کیا کوئی کرے بھی یا بقول [illegible]

رہ بردم شیخ رفتن آسان نہ بود — سر رشتہ حق گرفتن آسان نہ بود

آل و اصحاب کی ستائش کا بھی یہی حال ہے [illegible] سے محال ہے

بیچارا سا کیا ہاتھ لگے گا جیسے — خدارا [illegible]

خدارا [illegible] — بآل [illegible]

اور ان راہوں سے بچا کر جب ہی سخن کی عیار گری [illegible] اور وہ کیا سمجھے [illegible] دیکھو تو منشی میر محمد علی صاحب [illegible] کیا نو طرز رسالہ لکھا ہے واللہ کام کیا ہے رسالہ کیا ہے سحر سامری ہے [illegible] طلسم ساحری ہے اگر ایسا ہی شوق تماشا گستری ہے تو بیان [illegible] وہاں تماشا [illegible] کتاب ہے کہ مدح کے لیے [illegible] ہے اور

شائقین تواریخ کے واسطے گنج نایاب

من تاریخ مین جو پائی لکھی جب یہ کتاب
کہ ہے ایک گنج افکار کا در نایاب

دیکھکر اوسکو ہوے حضرت محسن بیتاب
اور یہ کہنے لگے جو یاسے کہ او الفت حباب

حل کیے غنچہ خورشید سے نکتے کتنے
عقدہ پروین سے کھلے تیری سعی سے کتنے

غرض ہر نقطہ اوسکا گوہر بے بہا ہے اور ہر سطر رشک و وطرہ لیلا ہر لفظ جو ہر ناوہ ہر سطر نوز نگاہ ہے ہر طرح کی تاریخین موجود ہین اور اوس شستگی کے ساتھہ ہین کہ گویا سلکہا ے در منضود ہین اسکے لیے جو مرے ذہن مین ماوہ گزرا ہے وہ اسم اکبر کتاب کے لئے اسم بامسمے ہے اور یہ چیز بھی کہاں ظاہر و آشکار ہے چنانچہ اوسکا

گواہ قطعہ دل آرا ہے قطعہ تاریخ

چون حضرت جو یا آن موحد لبن تاریخ
نو دولت کتاب کرد الیت زہی جاہ و حشم

تاریخ ہمین جستم ناگاہ عطا این
گفتا چہ ثواب تاریخ نایاب بگو محتشم

۱۲۸۹

اے عطا تا سے کہین تاب سخن
تیرے سخن ور ہے کیمہ وزن سخن

بس کراب دم مارنا بہتر نہین
فنگو ہے شاعری بہر کہین

میر جو یا نے لکھی ہے وہ کتاب
جسکا ممکن ہے نہین ہونا جواب

از نظم ایضا

از نتائج افکار شاعر خوش بیان سخن گو سخندان محمد امداد علی صاحب تخلص بہ امداد ساکن سندیلہ

گلشن حمد اوس باغبان حقیقی کو سزاوار کہ جسکی تختہ بندی گلہا ے بوقلمونی خیابان جہان مین رونق و زینت افزا اور چمن چمن نعت اوس سرور کائنات کو شایان کہ جسکی خاطر ظہور با جلوہ خلقت سے سبحان اللہ سنبل شانہ کیسی کیسے گل اس گلستان عالم مین شگفتہ ہین اوراق بہ لت بہت شگفتہ

ماجی پور کو دیکھیے اور منشی محمد علی صاحب جو یا گویا سبزہ زار ہیں بلبل غزلخوان ہیں یعنی
حضرت نامی عالی خاندان ہیں علم و قبول کی جگہ پارہ ہیں حضرت کا ہر روز رنگ سخن تازہ
حسن معنی بی اندازہ ہے کھینچے کسنے اسد تک تاریخ گوئی میں رسالہ لکھا ہے حضرت نے
تالیف کردہ کھایا دیا کیا رسالہ ہے شاعری کا قبالہ ہے تاریخیں لکھی ہیں یا جادو کیا ہے کوزہ میں
بند دریا کو کیا ہے نئی نئی صنعتیں قائم کیں ہیں یا بر آراستہ قناعت و اہتمام لکھی ہیں جناب
مشتہر صاحب لکھنوی کو ایک یا دو ہر نازیبا ان اس کثرت پر ناز کیوں نہو مصرع
ہند شاخ پر میوہ سر برزمین ۔ ایسے استاد زمانہ کو خط شاگردی لکھنا
بیجا ہے مدعی صاحب کی طرف خامہ انگشت نما ہے حضرت استاد خط شاگردی لکھیے
تاریخیں سن لیجیے سبحان اللہ یہ دعوی اگر اسکے قدرت ہوتا تو مناسب تھا قول صاحب
تھا کہ استاد جو یائی ایک تاریخ کا جواب نہیں اور تاریخ کا حساب نہیں جن میں
صنعتیں ہیں استاد کی بادہ نکالی دوسرا نیا لے تو جانیں [illegible] ان میں اس سے
بھائی بیان کیا کہیں انکا نظیر نہیں بچا تقریر نہیں جسکو دعوی ہو سکے نہ کچھ تو
کیا ہے جو امر ظاہر ہے ظاہر ہے شخص ہر ہے عیاں راچہ بیان زبان نہیں محتاج بیان
نہیں حضرت کی رو برو تاریخ پانی پانی ہے روزمرہ کی کہانی نثر دیکھو تو تاریخ نظم دیکھو
تو وہ بھی خالی نہیں کس پر یہ حال خالی نہیں جو منہ سے نکلا وہ تھا ایسے
کا نشانہ کا زور ہے جادو تھا سخنوریں انکے لیے اور وہ اس فن کے لیو فداللہ کہ ہے
جسطرح لقمان مشہور دوران حکمت میں شو طالب تاریخ ہنوز [illegible] تمام کیجیے کہ حضرت
مادہ کھٹکنا دین کرامت دکھا دین الہام کا ہر وقت نزول ہے یہ شخص اس نام کا
رسول ہے کیون [illegible] اور شیخی بات کہاں ان تو وہ کہاں ان وہ جامع کمالات

اونکی اوصاف کو دفتر چاہیے یہ مختصر طول ہو جاویگی اسپر اسی پر اکتفا کر حاسد
طرز صاف کہدو کہ اس گنجینہ کو دیکھے اوسکے بعد وہ کچھ کہے تو جانیں ہندوستان
بھر میں کس کلام پر اعتراض نہیں کسی انصاف دل کا اسکے واسطے اعتراض نہیں حاسد کے
دماغ میں رگ بیہوشی ہے اسیو کا جواب خاموشی ہے محض نشۂ غفلت و عجب میں
حاسدین اوسکو اس طرز خاص سے حضرت جو یا موجد ہیں بس لیں آؤ
کوئی تاریخ لکھے گر تو بھی خوشہ چیں اوسی خرمن فیض کا ہے کیا تاریخ سے لکھے
سنا دے حاسد کو جلا دے وہ ہے پڑا

قطعہ

سیر عجیبا چہ عجب موجد طرز گشتہ — اندر این نامہ بلبلش گل بو و گلشن ...
بہر تاریخ چو رفتم ... امداد — گفت ہاتف زدہ قلم این گہر ... ۱۲

۱۲۸۰ ھ

قطعہ

از طبع اودو الانہاد غالب دستگاہ سید احمد مرزا خان صاحب تخلص ... سلمہ اللہ
شاگرد رشید مرزا اسد اللہ خان غالب

سیر جو یادہ لکھی ہے کتاب — ... ہے ...
کہو انکا مقام ... تاریخ — ... کیا ...

قطعہ

از نتیجہ طبع بلند شاعر ارجمند یکتا بلکہ ... تخلص یکتا ... محمد ...

عجب کتاب لکھی ہے ... کہ آج تلک — نظر سے گذری ... نامہ ... سیر ...
کہا سروش نے یکتا کہ سیر ... — ... کتاب ... تاریخ ... لکھی ... ۲

۱۲۸۰ ھ